Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

شمارہ 14

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

8/رجب 1438 ہجری قمری   6/شہادت 1396 ہجری شمسی   6/اپریل 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 31/مارچ 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدّوس اور غیّور ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 12)

ہمیں ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ جو اپنے لئے چاہتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے چاہو

اگر اپنے لئے پردہ پوشی پسند ہے تو دوسروں کے لئے بھی وہی احساسات ہونے چاہئیں

اور یہی وہ سنہری اصول ہے جو معاشرے کے امن کے لئے بھی ضروری ہے

زبان کے مزے اور خوشی کا ماحول پیدا کرنے کیلئے دوسروں کی برائیوں کی تشہیر انتہائی بڑا گناہ ہے جس سے ہر احمدی کو بچنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 31/مارچ 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں کوئی انسان نہیں جو ہر عیب سے ہر لحاظ سے پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ستار ہے جو ہماری پردہ پوشی کرتی ہے۔ اگر انسان کی غلطیوں کی، کوتاہیوں کی، گناہوں کی، پردہ دری ہونے لگے تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ جو ستار العیوب ہے اور غفار الذنوب ہے اس نے ہم پر احسان کرتے ہوئے ہمیں استغفار کی دُعا سکھائی کہ تم جہاں اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں سے بچنے کی کوشش کرو وہاں استغفار بھی کیا کرو تو میں تمہارے گناہوں کو بھی معاف کروں گا تمہاری پردہ پوشی کروں گا۔ جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے لیکن دنیا، والے اگر کوئی شخص گناہ اور کسی عیب کو چھوڑ بھی دے، تب بھی اسے عیبی اور شک کی نظر سے دیکھنے والے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کیسا کریم ہے کہ انسان ہزاروں عیب کر کے بھی رجوع کرتا ہے تو بخش دیتا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو اس قدر چشم پوشی کرے جتنی خدا تعالیٰ کرتا ہے سوائے نبیوں کے۔ خدا تعالیٰ کے بعد نبی ہیں جو اتنا کر سکتے ہیں اور اس کے علاوہ کوئی نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی خطا کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گزر جاوے ڈھانپتا ہے لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں پس غور کرو کہ اس کے کرم اور رحم کی کیسی عظیم الشان صفت ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ اگر مؤاخذہ پر آئے تو سب کو تباہ کر دے لیکن اس کا کرم اور رحم بہت ہی وسیع ہے اور اس کے غضب پر سبقت رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر اس بات کو ہم سمجھ لیں اور اپنے ساتھیوں، اپنے بھائیوں، اپنے سے واسطہ پڑنے والوں کے معاملات میں ہر وقت ٹوہ نہ لگاتے پھریں تجسس نہ کریں، ان کی کمزوریوں کو تلاش کرتے نہ پھریں تو ایک پیار اور محبت کرنے والا اور پُرامن معاشرہ قائم ہوسکتا ہے۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو پردہ پوشی کی بجائے دوسروں کے عیب ظاہر کرنے کی کوشش میں ہوتے ہیں اور جب ان کے اپنے متعلق کوئی بات کر دے یا کسی ذریعہ سے ان کو یہ پتا چل جائے کہ فلاں شخص نے میرے متعلق اس طرح بات کی تھی تو سیخ پا ہو جاتے ہیں، انتہائی غصہ میں آ کر مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ہمیں ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ جو اپنے لئے چاہتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے چاہو۔ پس اگر اپنے لئے پردہ پوشی پسند ہے تو دوسروں کے لئے بھی وہی احساسات ہونے چاہئیں اور یہی وہ سنہری اصول ہے جو معاشرے کے امن کے لئے بھی ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس عیب دیکھ کر بجائے اس عیب کو پھیلانے کے ہر ایک کو استغفار کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ہمارے اندر بھی جو بے شمار عیب ہیں وہ کہیں ظاہر نہ ہو جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کے کسی عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو ڈھانپ دے گا اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو کسی اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری کرتا ہے ان کی برائیاں کرتا ہے اس کی برائی کو دیکھ کر لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عیب اور ننگ کو اسی طرح ظاہر کرے گا کہ اس کے گھر میں اس کو رسوا کر دے گا۔ پس یہ بڑا سخت انذار ہے خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کیلئے ہمیشہ دوسروں کے عیب دیکھنے کی بجائے اپنے پر نظر رکھنی چاہئے تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کر سکتے ہیں۔ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہم کسی کی برائی ظاہر نہیں کریں گے تو اصلاح کس طرح ہوگی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کسی کی کوئی برائی نظام جماعت کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ بن رہی ہے یا معاشرے کے ایک طبقہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے کر خراب کر رہی ہے تو پھر اصلاح کیلئے جو لوگ مقرر ہیں، امیر جماعت ہے، صدر جماعت ہے، ان تک بات پہنچا دیں یا مجھے لکھ دیں تا کہ اصلاح کی طرف توجہ ہو۔ لیکن کسی کی برائی دیکھ کر اس کی تشہیر کرنا اس کو پھیلانا بہرحال منع ہے کیونکہ اس سے برائیاں بجائے ختم ہونے کے پھیلتی ہیں اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تُو لوگوں کی کمزوریوں کے پیچھے پڑے گا تو انہیں بگاڑ دے گا کمزوریوں کے پیچھے پڑنے کا

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30/دسمبر 2016 بطرز سوال وجواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال دنیا میں عام طور پر کون سا کیلنڈر رائج ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، دنیا میں عام طور پر یہ گریگورئین کیلنڈر رائج ہے۔ ہر جگہ اس کے حساب سے یکم جنوری سے سال شروع ہوتا ہے اور 31/دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔

سوال نئے سال کے آغاز پر دنیا والے کیا کرتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، مغربی ممالک میں خاص طور پر اور باقی دنیا میں بھی 31/دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی رات کو کیا کچھ شور وغل نہیں ہوتا۔ ساری ساری رات صرف شور شرابے کے لئے، شراب کباب کے لئے، ناچ گانے کے لئے جاگتے ہیں۔ گویا گزشتہ سال کا اختتام بھی لغویات اور بیہودگیوں کے ساتھ ہوتا ہے اور نئے سال کا آغاز بھی لغویات کے ساتھ ہوتا ہے۔

سوال ایک مومن کو حضور انور نے اس حوالے سے کیا جائزہ لینے کی تلقین فرمائی؟

جواب ایک مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس سال میں اس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کیا جائزہ لینے کی توقع کی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے ہمارے سامنے اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے ہر مہینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔

سوال اگر اس جائزے کے بعد بھی کمزوریاں رہ جائیں تو پھر ہمیں کیا دعا کرنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوہ رسولؐ پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعودؑ سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توحید کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب آپؑ فرماتے ہیں، توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے سچائی کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

جواب آپؑ فرماتے ہیں، جب تک انسان اُن نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا۔ سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو۔“

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے آپ سے کیا سوال کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا ★ کیا ہم نے اپنے آپ کو ایسی تقریبوں سے دُور رکھا ہے جن سے گندے خیالات دل میں پیدا ہوتے ہیں ★ کیا ہم نے بدنظری سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی ہے ★ کیا ہم نے فسق وفجور کی ہر بات سے بچنے کی کوشش کی ہے ★ کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر ظلم سے بچا کر رکھا ہے ★ کیا ہم نے ہر قسم کی خیانت سے اپنے آپ کو پاک رکھا ہے ★ کیا ہم نے ہر قسم کے فساد سے بچنے کی کوشش کی ہے ★ کیا ہر قسم کے باغیانہ رویّے سے پرہیز کرنے والے ہم ہیں ★ کیا ہم نفسانی جوشوں سے مغلوب تو نہیں ہو جاتے ★ کیا ہم پانچ وقت نمازوں کا التزام کرتے رہے ہیں ★ کیا نماز تہجد پڑھنے کی طرف ہماری توجہ رہی ★ کیا ہم باقاعدگی سے استغفار کرتے رہے ہیں ★ کیا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہی ★ کیا ہم اپنوں اور غیروں کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے رہے ہیں ★ کیا ہر قسم کی رسوم اور ہوا و ہوس کی باتوں سے ہم نے بچنے کی کوشش کی ہے ★ کیا قرآن کریم اور آنحضرتؐ کے احکامات کو ہم نے مکمل طور پر اختیار کرنے کی کوشش کی ★ کیا تکبر اور نخوت کو ہم نے مکمل طور پر چھوڑا ہے ★ کیا ہم نے خوش خُلقی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ★ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں ★ کیا ہم مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں ★ کیا یہ دعا کرتے رہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اطاعت کے معیار ہمیشہ ہم میں قائم رہیں ★ کیا ہم خلیفۂ وقت اور جماعت کے لئے باقاعدگی سے دعا کرتے رہے؟

سوال ان سوالوں کے مثبت یا منفی جوابوں کی صورت میں حضور انور نے ہمیں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اگر تو اکثر سوالوں کے مثبت جواب کے ساتھ یہ سال گزرا ہے تو کچھ کمزوریاں رہنے کے باوجود ہم نے بہت کچھ پایا۔ جتنے سوال مَیں نے اٹھائے ہیں اگر زیادہ جواب نفی میں ہے تو پھر قابل فکر حالت ہے۔ نئے سال کے آغاز میں یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری گزشتہ کوتاہیوں اور کمیوں کو معاف فرمائے اور نئے سال میں ہمیں زیادہ سے زیادہ پانے کی توفیق دے۔

سوال قبولیت دعا کیلئے حضور انور نے کس چیز کو ضروری قرار دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اگر تم نے درود نہیں پڑھا اور تم دعائیں کر رہے ہو تو زمین سے دعائیں اٹھیں گی آسمان تک نہیں پہنچیں گی۔ آسمان تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ دعاؤں کے ساتھ درود بھی ہو۔

سوال جو شخص ہر وقت استغفار کو چمٹا رہتا ہے، آنحضرتؐ نے اسے کیا بشارت عطا فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور ہر مشکل سے کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔

سوال شرک کے بعد سب سے بڑی بلا کون سی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، شرک کے بعد سب سے بڑی بلا تکبر اور نخوت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ متکبر جنت میں داخل نہیں ہوگا اور تکبر یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے۔ لوگوں کو ذلیل سمجھے۔ ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔

سوال مسکینوں کا آنحضرتؐ کی نظر میں کیا مقام ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ۔ مجھے مسکینی کی حالت میں موت دے اور مجھے مسکینوں کے گروہ میں ہی اٹھانا۔

سوال آنحضورؐ نے اسلام کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے دین اسلام دے کر بھیجا ہے اور اسلام یہ ہے کہ تم اپنی پوری ذات کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو۔ دوسرے معبودوں سے دستکش ہو جاؤ۔ نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔

سوال اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسے زیادہ پسند کرتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو کیا نصائح فرمائی ہیں؟

جواب آپؑ فرماتے ہیں، ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں۔ خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔ تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو۔ پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں۔ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔ عفو اور درگذر کی عادت ڈالو۔ صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے دعا کی کہ اللہ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی اس نصیحت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ جو عہدِ بیعت ہم نے کیا ہے اسے پورا کرنے والے ہوں۔ ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہمیں انعامات سے نوازے۔ نیا سال برکتوں کو لے کر آئے اور دشمن کے منصوبے ناکام ونامراد ہوں۔

سوال حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کیلئے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے دعا کی کہ پاکستان کے احمدی جو اس سال قادیان کے جلسے پر نہیں جا سکے اور اس سے ان کو بڑا افسوس بھی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی تشنگی کو ختم کرنے کے بھی سامان پیدا فرمائے۔

سوال حضور انور نے الجزائر کے احمدیوں کے لیے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے دعا کی کہ الجزائر کے احمدیوں کی مشکلات بھی دور فرمائے۔ ان میں سے بھی بعضوں پر غلط مقدمے ہیں اور جیلوں میں اس وقت اَسیر بنے ہوئے ہیں۔ جیلوں میں ان کو رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سھارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

خطبہ جمعہ

لڑکوں اورلڑکیوں کے رشتوں کے معاملات اور پھر رشتوں کے بعد عائلی مسائل یہ ایسے معاملات ہیں جو گھروں میں پریشانی اور بے چینی کا باعث بنتے رہتے ہیں
شادیوں کے بعد عائلی مسائل ہیں وہ صرف خاوند بیوی کے لئے مسئلہ نہیں ہوتے بلکہ دونوں طرف کے والدین کے لئے بھی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اگر اولاد ہوگئی ہے تو اولاد میں بھی بے چینی پیدا کر رہے ہوتے ہیں اور بعض اوقات اولاد اس وجہ سے دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے بگڑ رہی ہوتی ہے اور ماں باپ اور خاندان کے لئے مزید پریشانیاں پیدا کرتی ہے۔ گویا پریشانیوں کا ایک سلسلہ شروع ہوجاتا ہے

رشتوں کے معاملات اور رشتوں کے بعد پیدا ہونے والے مختلف عائلی مسائل کی وجوہات کی نشاندہی اور ان کے سدّ باب اور علاج کے لئے دینی تعلیمات اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالے سے احباب کی رہنمائی

اگر ایک فقرے میں ان مختلف عمروں کے عائلی مسائل کی وجہ بیان کی جائے تو یہ ہے کہ دین سے دُوری ہے دینی تعلیمات سے لاعلمی ہے اور عدم دلچسپی ہے اور دنیاداری اور دنیاوی چیزوں میں رغبت ہے۔ پس اگر ان مسائل کا حل تلاش کرنا ہے تو دینی تعلیم کی روشنی میں کرنا ہوگا

ایک طرف ہم اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں تو پھر دینی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل تلاش کریں جو ہمیں قرآن کریم میں، احادیث میں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں ملتا ہے

مکرم محمد نواز مومن صاحب ابن مکرم خدا بخش مومن صاحب اور مکرم سید رفیق احمد سفیر صاحب ابن مکرم ڈاکٹر سفیر الدین صاحب کی وفات اور نماز جنازہ حاضر مکرم ڈاکٹر مرزا لئیق احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب اور مکرم امین اللہ خان سالک صاحب ابن مکرم عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال کی وفات اور نماز جنازہ غائب، مرحومین کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 3/مارچ 2017ء بمطابق 3/امان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

لڑکوں اورلڑکیوں کے رشتوں کے معاملات اور پھر رشتوں کے بعد عائلی مسائل یہ ایسے معاملات ہیں جو گھروں میں پریشانی اور بے چینی کا باعث بنتے رہتے ہیں۔ شادیوں کے بعد عائلی مسائل ہیں وہ صرف خاوند بیوی کے لئے مسئلہ نہیں ہوتے بلکہ دونوں طرف کے والدین کے لئے بھی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اگر اولاد ہوگئی ہے تو اولاد میں بھی بے چینی پیدا کر رہے ہوتے ہیں اور بعض اوقات اولاد اس وجہ سے دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے بگڑ رہی ہوتی ہے اور ماں باپ اور خاندان کے لئے مزید پریشانیاں پیدا کرتی ہے۔ گویا پریشانیوں کا ایک سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ تقریباً روزانہ میری ڈاک میں ایسے معاملات آتے ہیں یا زبانی ملاقات میں لوگ اپنے مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔

ایک طرف لڑکیوں کے رشتوں کا مسئلہ ہے۔ جب لڑکی کی رشتے کی عمر ہوتی ہے تو پڑھائی کو عذر بنا کر اصل عمر میں رشتے نہیں کئے جاتے کہ ابھی پڑھ رہی ہے اور جب ذرا بڑی ہوجاتی ہیں، پڑھ لکھ جاتی ہیں اور بڑی عمر میں رشتے ہوجاتے ہیں تو پھر understanding کا نہ ہونے کا جواز بنا کر رشتوں میں دُوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس میں دراڑیں پیدا ہوتی ہیں۔

پھر بعض لڑکیوں کی یہ باتیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں کہ سہیلیاں اور دوستیں غلط طور پر ایسے خیالات ان کے دلوں میں پیدا کرتی ہیں کہ ان ملکوں میں تمہارے بڑے حقوق ہیں۔ اپنے خاوندوں کو یہ بتاؤ کہ میرے حقوق ادا کرو اور یہ یہ دو۔ میں تمہیں اپنا خاوند نہیں مانتی اور خاوندوں کی ہر بات ماننی بھی نہیں چاہئے۔ پھر بعض دفعہ ماں باپ خود بھی لڑکیوں کو ایسی باتیں سکھاتے ہیں جس سے لڑکے لڑکی یا خاوند بیوی کا آپس کا اعتماد ختم ہوجاتا ہے یا شکوک وشبہات ابھرنے لگتے ہیں۔

افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان سے رشتہ کروا کر یہاں آئی ہوئی لڑکیاں جو مغربی ممالک میں آتی ہیں وہ بھی یہاں آزادی کو دیکھ کر اس رنگ میں رنگین ہو کر پھر غلط مطالبے کرنے شروع کر دیتی ہیں بلکہ بعض دفعہ یہاں پہنچ کر گھر بسانے سے پہلے ہی رشتے توڑ دیتی ہیں اور یہ حال صرف لڑکیوں کا نہیں ہے بلکہ لڑکے بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔ بلکہ لڑکوں کی ایسی حرکتوں کی نسبت جو ہے وہ شاید لڑکیوں سے کچھ زیادہ ہی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر لڑکے اور لڑکیاں بھی قول سدید سے کام نہیں لیتے جس بات کا رشتے سے خاص تعلق ہے۔ نکاح پہ جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں قول سدید کے بارے میں خاص طور پر تاکید ہے۔ پورے حالات ایک دوسرے کو نہیں بتائے جاتے۔ پھر ماں باپ بعض دفعہ لڑکیوں پر زبردستی کر کے ایسے رشتے کروا دیتے ہیں جو تعلیمی فرق اور رہن سہن کی وجہ سے مطابقت نہیں رکھ رہے ہوتے کہ بعد میں ٹھیک ہوجائے گا۔

اسی طرح بعض لڑکے کہیں اور دلچسپی رکھ رہے ہوتے ہیں لیکن ماں باپ کے سامنے انکار نہیں کرتے اور پاکستان میں شادی کر لیتے ہیں یا یہاں اپنے عزیزوں میں ان کی مرضی کے مطابق شادی کر لیتے ہیں اور پھر کچھ عرصہ بعد ان بیچاری لڑکیوں پر ظلم ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ پہلے اس کے خاوند کی طرف سے ظلم ہوتا ہے۔ پھر وہی سسرال یا ساس جو بڑی چاہت سے لے کے آتی ہے ان کی طرف سے ظلم ہوتا ہے۔ پھر باقی عزیزوں کی طرف سے ظلم ہوتا ہے۔ بہرحال چاہے وہ لڑکے ہیں یا لڑکیاں ہیں، ایک طرف کا سسرال ہے یا دوسری طرف کا کسی پر بھی ان ساری باتوں کا سو فیصد الزام نہیں ڈالا جاسکتا۔ بعض حالات میں لڑکے قصوروار ہوتے ہیں بعض حالات میں لڑکیاں قصوروار ہوتی ہیں۔

پھر عائلی مسائل جیسا کہ مَیں نے کہا بچوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ جب کئی بچے ہونے کے بعد، کافی عرصہ کے بعد، اچھی بھلی زندگی گزارنے کے بعد ایک دم مرد کے دماغ میں کیڑا کلبلاتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میرا اپنی بیوی کے ساتھ گزارہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے مَیں دوسری شادی کرنے لگا ہوں یا تمہیں طلاق دینے لگا ہوں۔ یا ایک عرصہ کے بعد بیوی کہتی ہے کہ مَیں نے اپنی زندگی اس شخص کے ساتھ بڑی تکلیفوں میں گزاری ہے اب برداشت نہیں کر سکتی اس لئے خلع لینی ہے۔ یہاں یہ بھی بتادوں کہ جماعت میں خلع کی جو نسبت ہے وہ طلاق سے زیادہ ہے۔ یعنی خلع کی درخواستیں قضاء میں زیادہ آتی ہیں۔ بہرحال ایسے حالات میں بچے متاثر ہوتے ہیں اور یہ بات تو معلومات رکھنے والے دنیاوی اداروں کے کوائف سے بھی ثابت شدہ ہے کہ ماں باپ کی علیحدگی کے بعد جس کے پاس بھی بچے رہ رہے ہوں وہ نفسیاتی اور اخلاقی اور دوسری صلاحیتوں کے لحاظ سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ بہرحال ان تکلیف دِہ حالات کا ذمہ دار کوئی بھی ہو۔ چاہے لڑکے لڑکیوں پر الزام دیتے ہیں اور یہ کہہ کر دیتے ہیں کہ مغربی ماحول میں لڑکیاں اپنے کیریئر بنانے کی وجہ سے پریشانی پیدا کرتی ہیں اور رشتے نہیں نبھاتیں یا شروع میں ہم بعض وجوہات کی وجہ سے والدین کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو لڑکیاں رہنا نہیں چاہتیں یا دین کا ان کو علم نہیں یا لڑکے سے غلط توقعات رکھی جاتی ہیں مثلاً فوری طور پر نیا گھر لو اور ایسا گھر ہو جو تمہاری ملکیت بھی ہو۔

پھر میاں بیوی کے معاملات میں لڑکی کے ماں باپ کی دخل اندازی ہے۔ پھر صحیح حالات نہ بتانے کی وجہ سے، ایک دوسرے کے قولِ سدید نہ کرنے کی وجہ سے شکوے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ قول سدید سے کام نہیں لیا جاتا جو کہ انتہائی ضروری ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کے دلوں میں بعض باتیں لڑکے اور اس کے گھر والوں کے لئے ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ لڑکے کی ماں یا عزیز رشتہ دار جو ہیں وہ لڑکی کے سامنے ہر وقت لڑکے کی تعریف کرتے رہیں گے کہ ہمارا لڑکا ایسا ہمارا لڑکا ویسا اور لڑکی کو کسی نہ کسی بہانے کمتر ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثلاً چھوٹا قد ہے، موٹی ہے، رنگ گورا نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر لڑکی کسی وجہ سے کوئی ملازمت کر رہی ہے تو پھر بھی اسے طعنے ملتے ہیں۔ پھر لڑکے اور لڑکی کے تعلقات ہیں، میاں بیوی کے تعلقات ہیں، ان میں بھی لڑکے والوں کی مداخلت ہوتی ہے۔ لڑکے لڑکیوں کو یہ بھی شکوہ ہے کہ لڑکے شادی کی اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔ ان میں احساس ذمہ داری نہیں ہے۔ اور یہاں کے ماحول کے زیر اثر عموماً یہاں پچیس چھبیس سال کے لڑکے کو بھی کہو کہ تم بڑے ہوگئے ہو تو لڑکے کہیں گے نہیں ابھی تو مَیں چھوٹا ہوں۔ شادی کے قابل نہیں۔ یہاں کے ماحول کے زیر اثر ہمارے احمدی لڑکوں میں اور ایشین اورِیجن (asian origin) کے لڑکوں میں بھی یہی بیماری ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ابھی تو ہم چھوٹے ہیں اور ذمہ داری نہیں نبھا سکتے۔ اگر چھوٹے ہیں اور ذمہ داری نہیں نبھا سکتے تو پھر شادی کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ بہرحال شکووں کا یہ سلسلہ چلتا ہے اور دونوں طرف سے چلتا چلا جاتا ہے۔

اسی طرح کئی سال زندگی گزارنے کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا کافی عرصہ ہوجاتا ہے، بچے بڑے ہونے شروع ہو جاتے ہیں، پھر شکوے پیدا ہوتے ہیں اور صرف بچگانہ باتیں ہوتی ہیں اور بے صبری اور غلط دوستی ایسی باتیں پیدا کرتی ہے۔ اور اگر ایک فقرے میں ان مختلف عمروں کے عائلی مسائل کی وجہ بیان کی جائے تو یہ ہے کہ دین سے دُوری ہے۔ دینی تعلیمات سے لاعلمی ہے اور عدم دلچسپی ہے۔ اور دنیاداری اور دنیاوی چیزوں میں رغبت ہے۔ پس اگر ان مسائل کا حل تلاش کرنا ہے تو دینی تعلیم کی روشنی میں کرنا ہوگا۔

ایک طرف ہم اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں تو پھر دینی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل تلاش کریں جو ہمیں قرآن کریم میں، احادیث میں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں ملتا ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اسلام قبول کیا، ہم مسلمان ہیں اور پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا جنہوں نے ہمارے سے ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 391) یہ عہد ہم مختلف مواقع پر دہراتے ہیں لیکن جب اس پر عمل کا وقت آئے تو بھول جاتے ہیں۔ شادی بیاہ

کے موقع پر تو اچھے بھلے بظاہر دین کی خدمت کرنے والے اسے بھول رہے ہوتے ہیں حالانکہ شادی بیاہ کے معاملہ میں تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہدایت بھی ملی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ دین مقدم کر کے اگر دنیا مل جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور دنیاداروں کی زبان میں ہم اگر کہیں تو یہ بونس (Bonus) ہے۔ لیکن اگر صرف دنیا کو دیکھا جائے اور پھر دین کو مقدم رکھنے کا دعویٰ ہو تو پھر مسائل پیدا ہوتے ہیں کیونکہ سچائی نہیں ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے جو رشتہ کی تلاش کے وقت ترجیحی بنیاد پر اپنے سامنے رکھنے کے لئے آپ نے فرمائی جس کی روایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے چار وجوہات کی بناء پر شادی کی جاتی ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے۔ اس کے حسب ونسب کی وجہ سے۔ خاندان کی وجہ سے۔ اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ پس تم دیندار عورت کا انتخاب کرو خدا تمہارا بھلا کرے۔ (صحیح البخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث 5090) اگر اس بات کو لڑکے بھی اور لڑکے کے گھر والے بھی سامنے رکھنے لگ جائیں تو لڑکیاں اور لڑکی کے گھر والے اپنی ترجیح جو ہے وہ دین کر لیں گے اور جب دین ترجیح ہوگی تو بہت سے شکوے اور تحفظات جو لڑکی اور لڑکے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں، ایک دوسرے کے بارے میں پیدا ہوتے ہیں وہ دور ہو جائیں گے۔ اور جو لڑکا دیندار لڑکی کی تلاش میں ہوگا اور دین مقدم کر رہا ہوگا اس کو پھر اپنا عمل بھی دینی تعلیم کے مطابق ڈھالنا پڑے گا۔ اور جو دینی تعلیم پر عمل کر رہا ہوگا اس کے گھر میں بلاوجہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر فتنہ اور فساد پیدا نہیں ہو رہا ہوگا اور نہ ہی لڑکے کے گھر والے لڑکی کے لئے مشکلات پیدا کرنے والے ہوں گے۔

پھر اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ دین دیکھنا بیشک ترجیح ہے لیکن بعض دفعہ ہر جوڑ ہر ایک کے لئے مناسب نہیں ہوتا۔ اس لئے رشتوں سے پہلے استخارہ کر لیا کرو۔ (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الاستخارۃ حدیث 6382)

اللہ تعالیٰ سے رشتہ کے لئے خیر طلب کرو۔ یا پھر یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس رشتے میں خیر نہیں ہے تو اس میں روک پیدا فرما دے۔ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک موقع پر بڑے خوبصورت انداز میں فرمایا کہ ’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا ہی احسان فرمایا ہے کہ ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم اگر اس پر عمل کریں تو انشاء اللہ نکاح ضرور سُکھ کا موجب ہوگا اور جو غرض اور مقصود قرآن مجید میں نکاح سے بتایا گیا ہے کہ وہ تسکین اور مودّت کا باعث ہو، وہ پیدا ہوتی ہے۔‘‘ (شادی بیاہ اس لئے کیا جاتا ہے تا کہ ایک دوسرے کے لئے تسکین ہو اور اس امر کا باعث ہوتا ہے کہ آپس میں پیار اور محبت پیدا ہو۔) فرمایا کہ ’’سب سے پہلی تدبیر یہ بتائی کہ نکاح کی غرض ذَاتِ الدِّیْن ہو۔‘‘ (پہلے ذکر ہو چکا دین کو تلاش کرنا ہے۔) ’’حسن و جمال کی فریفتگی یا مال و دولت کا حصول یا محض اعلیٰ حسب ونسب اس کے محرکات نہ ہوں۔ پہلے نیت نیک ہو۔ پھر اس کے بعد دوسرا کام یہ ہے کہ نکاح سے پہلے بہت استخارہ کرو۔‘‘

(خطباتِ نور صفحہ 519-518 خطبہ فرمودہ 25 دسمبر 1911ء)

پس رشتے سے پہلے جب بندہ دعا میں اللہ تعالیٰ سے تسکین اور محبت سے زندگی گزارنے کی دعا کرے اور یہ دعا کرے کہ اگر اس میں میرے لئے تسکین ہے اور خیر ہے تو یہ رشتہ ہو جائے اور شادی ہو جائے تو پھر شادی شدہ زندگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب گزرتی ہے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ شادی کے بعد بھی شیطان مختلف ذریعوں سے حملے کرتا رہتا ہے۔ اسلئے یہ دعا ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے کہ شادی ہمیشہ سکون اور محبت اور پیار سے گزرے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مزید استخارے کی اہمیت بتائی ہے۔ ایک موقع پر اس کی نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’بڑے بڑے کاموں میں سے نکاح بھی ایک کام ہے۔‘‘ (ایک چھوٹا کام نہیں ہے۔ بڑے بڑے کاموں میں سے ایک کام ہے۔) ’’اکثر لوگوں کا یہی خیال ہوتا ہے کہ بڑی قوم کا انسان ہو۔ حسب نسب میں اعلیٰ ہو۔ مال اس کے پاس بہت ہو۔ حکومت اور جلال ہو۔ خوبصورت اور جوان ہو۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوشش کیا کرو کہ دیندار انسان مل جاوے‘‘ (چاہے وہ لڑکی ہے یا لڑکا ہے۔) ’’اور چونکہ حقیقی علم، اخلاق، عادات اور دیانتداری سے آگاہ ہونا مشکل کام ہے۔ جلدی سے پتا نہیں لگ سکتا۔‘‘ (بعض رشتے ٹوٹتے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم نے بظاہر یہ دیکھ کر رشتہ کر لیا کہ دیندار ہے، اچھے اخلاق ہیں، سب کچھ ہے لیکن بعد میں پتا لگا سب کچھ غلط تھا۔ کیونکہ یہ پتا نہیں لگ سکتا) ’’اس لئے فرمایا کہ استخارہ ضرور کر لیا کرو۔‘‘ (خطباتِ نور صفحہ 254 خطبہ فرمودہ 13 ستمبر 1907ء)

آپ نے فرمایا کہ ’’ہم انجام سے بے خبر ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب ہے۔ اس لئے اوّل خوب استخارہ کرو اور خدا سے مدد چاہو۔‘‘ (خطباتِ نور صفحہ 478 خطبہ فرمودہ 26 اگست 1910ء)

آپ خطبہ نکاح پر پڑھی جانے والی آیات کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ان میں یہ نصیحت ہے کہ تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے رحمی رشتوں کا خیال رکھو۔ قولِ سدید سے کام لو۔ یہ جائزہ لو کہ تم اپنے کل کے لئے کیا آگے بھیج رہے ہو۔ اگر تم نے زندگی کی کامیابیاں دیکھنی ہیں تو تقویٰ بہت ضروری ہے۔ اس بارے میں استخارے کے بعد جب نکاح کا موقع آتا ہے تو آپ فرماتے ہیں ’’اس خطبہ میں بھی (یعنی نکاح پہ جو تلاوت کی جاتی ہے) اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ ان دعاؤں سے کام لے اور اپنے اعمال و افعال کے انجام کو سوچے اور غور کرے۔ پھر نکاح کی مبارکباد کے موقع پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا سکھائی بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ۔ (جامع الترمذی کتاب النکاح باب ما جاء فی ما یقال للمتزوّج) یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو نیکی پر جمع کرے۔‘‘ (خطباتِ نور صفحہ 519 تا 520، خطبہ فرمودہ 25 دسمبر 1911ء) پس ہر موقع پر خیر اور برکتوں کی دعا کی جاتی ہے تو پھر رشتے بابرکت بھی ہوتے ہیں۔

بعض لوگ پاکستانی اور ہندوستانی ماحول کے زیر اثر ابھی تک خاندان، برادری، قوم کے مسئلہ میں الجھے ہوئے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ جب رشتے آئیں تو دعا کرو۔ دعا کرو اور استخارہ کرو۔ دین کو ترجیح دو۔ تو بجائے اسکے کہ دعا کریں، دین کو ترجیح دیں، یہ باتیں انکے محلّ نظر نہیں ہوتیں بلکہ برادری اور قوم مدّنظر ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 46۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ بنیادی اصول ہے کہ تقویٰ دیکھو۔ باقی سب باتیں بدعات ہیں۔ ہاں کُفو دیکھنے کا ارشاد ہے اس لئے کفو دیکھنا چاہئے اور ضرور دیکھنا چاہئے لیکن اس میں بھی سختی نہیں ہونی چاہئے۔

کُفو کو کس حد تک دیکھنا چاہئے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی کے سوال اور آپ کے جواب کا ذکر ملتا ہے۔ ’’ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے۔ لیکن یہ امر ایسا نہیں جو بطور فرض کے ہو۔‘‘ (فرض نہیں ہے۔ ہاں بہتر ہے۔) فرمایا کہ ’’ہر ایک شخص اپنے ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ اگر کفو میں کسی اور کو اس لائق نہیں دیکھتا تو دوسری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال اپنی کفو میں اپنی لڑکی دیوے جائز نہیں ہے۔‘‘ (البدر مورخہ 11/اپریل 1907ء صفحہ 7 جلد 6 نمبر 15)

بعض لوگوں کو اپنے خاندانوں پر بڑا زعم ہوتا ہے۔ ایسے ہی ایک شخص کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک دفعہ خوب پکڑا۔ ایک طرف زعم ہوتا ہے اور ایک طرف حالت اپنی کیا ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا مَیں سیّد ہوں۔ میری بیٹی کی شادی ہے۔ آپ اس موقع پر میری کچھ مدد کریں .... آپ نے فرمایا ’’مَیں تمہاری بیٹی کی شادی کے لئے وہ سارا سامان تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کو دیا تھا۔ وہ یہ سنتے ہی بے اختیار کہنے لگا آپ میری ناک کاٹنا چاہتے ہیں۔‘‘ (جہیزوں کا اس قدر رواج ہے اور اس وجہ سے بعض مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔) ’’حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہاری ناک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک سے بھی بڑی ہے۔ تمہاری عزت تو سیّد ہونے میں ہے۔ پھر اگر اس قدر جہیز دینے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں ہوئی تو تمہاری کس طرح ہو سکتی ہے؟‘‘ (تفسیر کبیر زیر تفسیر سورۃ الشعراء جلد 7 صفحہ 20) ایک طرف تم کہتے ہو میں سیّد ہوں۔ پھر ہتک کس بات کی۔

پس بعض دفعہ لڑکیوں کو یہ طعنے بھی ملتے ہیں کہ جہیز تھوڑا ہے۔ ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو لڑکیوں کو جذباتی تکلیف دیتے ہیں اور اسی طرح لڑکی والوں کے لئے بھی کہ جہیز حسب توفیق دیں۔ جتنی توفیق ہے ضرور دینا چاہئے لیکن بلاوجہ اپنے پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے۔

استخاروں سے پہلے جہاں رشتے کی خواہش ہو اس لڑکی کو دیکھنا بھی چاہئے۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو ’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مَیں رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تھا۔ آپکے پاس ایک شخص آیا اس نے بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت کو شادی کا پیغام بھجوایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پہلے اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ چیز ہوتی ہے۔‘‘ (صحیح مسلم کتاب النکاح باب ندب من ارادہ نکاح امراۃ الی ان ینظر الی وجھہا......)

پس لڑکی کو دیکھنا، لڑکی والوں کے گھر جا کر دیکھنا اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن بعض لڑکے والے اپنے تکبر کی وجہ سے لڑکیوں کے گھروں میں اپنے بیٹوں کے ساتھ جاتے ہیں کہ رشتہ دیکھنے آئے ہیں کیونکہ رشتہ ناطہ نے یہ رشتہ تجویز کیا ہے اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا یہ تکبر کی وجہ سے اس لئے کہ وہاں جا کر ان کی باتیں عجیب وغریب قسم کی ہو رہی ہوتی ہیں، باوجود اس کے کہ پہلے تصویر بھی دیکھ چکے ہوتے ہیں، کوائف کا تبادلہ بھی ہو چکا ہوتا ہے لیکن پھر بھی لٹکاتے ہیں اور دنیاوی لحاظ سے اگر اس عرصہ میں کوئی بہتر رشتہ ان کو مل جائے تو پہلے رشتہ کو ختم کر دیتے ہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے۔

احمدی لڑکیوں کی اکثریت اپنے ماں باپ کا احترام کرتی ہے اور ان کے تجویز کردہ رشتوں کو قبول بھی کر لیتی ہے لیکن بعض جگہ لڑکے والے آتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا دیکھتے ہیں اور پھر خاموشی ہو جاتی ہے۔ جب تصویر بھی دیکھ لی۔ کوائف بھی دیکھ لئے۔ سب کچھ پتا لگ گیا۔ قد کاٹھ کتنا ہے؟ تو پھر بلاوجہ لٹکا کر یا بعض باتیں کر کے لڑکی کو جذباتی تکلیف بھی نہیں دینی چاہئے۔

شادی کی غرض جو ہمیں دین بتاتا ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو لڑکیوں کو جذباتی تکلیف نہ پہنچے اور نہ ہی لڑکے والوں کی طرف سے تکبر یا جذبات سے کھیلنے کے واقعات ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شادی کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’ہمیں قرآن نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ پرہیزگار رہنے کی غرض سے نکاح کرو‘‘۔ (نکاح کی غرض کیا ہے؟ پرہیزگار رہنا) ’’اور اولاد صالح طلب کرنے کے لئے دعا کرو‘‘ (اور پھر جب شادی ہو جائے تو صالح اولاد کیلئے دعا کرو۔) ’’جیسا کہ وہ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے۔ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ...... (النساء:25) یعنی چاہئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ ...... اور مُحْصِنِيْنَ کے لفظ سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو شادی نہیں کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات میں گرتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ سو قرآن شریف سے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ

اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو

بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔‘‘ (اور اسی غرض کے لئے کرنی چاہئے۔ وہ کیا ہیں۔) ’’ایک عفّت اور پرہیزگاری۔ دوسری حفظ صحت‘‘ (صحت کی حفاظت)۔ ’’تیسری اولاد‘‘۔ (آریہ دھرم، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 22)

پس اگر یہ باتیں پیش نظر رہیں تو رشتے طے کرتے وقت مسائل نہ ہوں اور دنیاداری دیکھنے کی بجائے انسان پہلے دین دیکھے۔ پھر ان باتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے شادی کرے۔

بعض گھروں میں اسلئے فساد اور لڑائی جھگڑا ہوتا ہے کہ لڑکی بیاہ کر جب رخصت ہوتی ہے تو خاوند کے پاس علیحدہ گھر نہیں ہوتا اور وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہ رہا ہوتا ہے۔ اس میں بعض حالات میں تو مجبوری ہوتی ہے کہ لڑکے کی اتنی آمد نہیں ہے کہ وہ علیحدہ گھر لے سکے یا لڑکا ابھی پڑھ رہا ہے تو مجبوری ہے اور لڑکی کو بھی پتا ہونا چاہئے کہ لڑکے کی آمد یا مجبوری کی وجہ سے علیحدہ گھر لینا مشکل ہے تو پھر ایسے حالات میں کچھ عرصہ وہ سسرال میں گزارہ کرے۔ لیکن بعض دفعہ لڑکی اور اس کے والدین جلد بازی کی وجہ سے رشتے ہی تڑوا دیتے ہیں۔ شادی بھی ہوگئی اور پھر خلع لے لی۔ یہ غلط طریقہ کار ہے۔ اگر سسرال میں نہیں رہ سکتے تو پہلے بتائیں اور پھر اتنی جلدی شادی نہ کریں کیونکہ لڑکے والوں کے حالات ایسے نہیں ہیں۔

لیکن بعض لڑکے اپنی غیر ذمہ دارانہ طبیعت یا ماں باپ کے کہنے پر، ان کے دباؤ پر ماں باپ کے ساتھ رہتے ہیں حالانکہ علیحدہ گھر لے سکتے ہیں اور بہانہ ہے کہ ماں باپ بوڑھے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ رہنا ضروری ہے جبکہ دوسرے بھائی بہن بھی والدین کے ساتھ ہوتے ہیں یا پھر اگر وہ نہ بھی ہوں تو والدین کی عمومی صحت اور حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ علیحدہ نہ رہ سکتے ہوں۔ اس میں صرف لڑکے کے ماں باپ کی ضد ہوتی ہے۔ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ۔ (النور:62)

یعنی اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لولے لنگڑے پر حرج ہے اور نہ مریض پر اور نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنی ماؤں کے گھروں سے۔ یہ لمبی آیت ہے لیکن اتنے حصہ کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے خوبصورت انداز میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ ’’ہندوستان میں لوگ اکثر اپنے گھر میں خصوصاً ساس بہو کی لڑائی کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید پر عمل کریں تو ایسا نہ ہو۔ دیکھو اس میں (یعنی اس آیت میں) ارشاد ہے کہ گھر الگ الگ ہوں۔ ماں کا گھر الگ۔ اولاد شادی شدہ کا گھر الگ۔‘‘ (جب الگ الگ گھر ہوں گے تبھی تو کھانا کھانے کی اجازت ہے۔)

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 233)

پس سوائے کسی مجبوری کے گھر الگ ہونے چاہئیں۔ گھروں کی علیحدگی سے جہاں ساس بہو اور نند بھابھی کے مسائل ختم ہوں گے وہاں لڑکے اور لڑکی کو اپنی ذمہ داری کا احساس بھی ہوگا۔ یہاں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بعض لوگ اپنی لڑکیوں کے رشتہ سے پہلے لڑکے سے پوچھتے ہیں کہ اس کا اپنا گھر ہے یعنی گھر کا مالک ہے۔ اس کے پاس اس گھر کی ملکیت ہے۔ اگر نہیں تو رشتہ نہیں کرتے۔ یہ طریق بھی بڑا غلط طریقہ کار ہے۔ پس دنیاوی لالچ کی بجائے لڑکی والوں کو لڑکے کا دین دیکھنا چاہئے۔ گھر تو آہستہ آہستہ بن ہی جاتے ہیں اگر گھر میں پیار محبت ہو۔ اسی طرح بعض جگہ سے، بعض ملکوں سے مجھے یہ بھی شکایت آتی ہے کہ ہمارے جو بعض مربیان فارغ ہو رہے ہیں ان سے لوگ اپنی بیٹیوں کا رشتہ اس لئے نہیں کرنا چاہتے کہ وہ مربی واقف زندگی ہے۔ یہ بھی غلط طریق ہے۔ حالانکہ دین دیکھنا چاہئے۔

پھر مَردوں کو اللہ تعالیٰ یہ نصیحت فرماتا ہے کہ عورتوں کی باتوں پر جلد بازی سے فیصلہ نہ کر لیا جائے اور ان سے غلط رویّہ نہ اپنائیں۔ ان کی باتوں کا برا نہ منائیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرماتے ہوئے کہ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا۔ (النساء:20) اور ان سے نیک سلوک سے زندگی بسر کرو۔ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ (اگر تم انہیں ناپسند کرو) فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا۔ تو ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اس کی وضاحت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ: ’’پس عزیزو! تم دیکھو اگر تم کو اپنی بیوی کی کوئی بات ناپسند ہو تو تم اس کے ساتھ پھر بھی عمدہ سلوک ہی کرو۔ اللہ فرماتا ہے کہ ہم اس میں عمدگی اور خوبی ڈال دیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک بات حقیقت میں عمدہ ہو اور تم کو بری معلوم ہوتی ہو۔‘‘

(خطباتِ نور صفحہ 255 خطبہ فرمودہ 13 ستمبر 1907ء)

پس جو خاوند بیویوں کو چھوڑنے میں جلد بازی کرتے ہیں یا حسن سلوک نہیں کرتے یا عورتوں کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے یا عورتوں کی بعض باتوں پر برا منا کر ان کے ساتھ غلط رویّے رکھتے ہیں۔ یہ نصیحت ہے ان کے لئے کہ عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ بیویوں کی جو تمہارے خیال میں بظاہر ناپسندیدہ باتیں ہیں ان کے بارے میں بھی فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس بظاہر ناپسندیدہ بات میں بھی ہوسکتا ہے کہ بھلائی چھپی ہوئی ہو اور جلد بازی اور غلط رویّے کی وجہ سے اس بھلائی اور خیر سے تم محروم ہو جاؤ۔ پس عورتوں سے حسن سلوک کی اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے ہدایت فرمائی ہے اور اس کو مَردوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر مَردوں کی دوسری شادی یا دوسری شادی کی خواہش کی وجہ سے بہت سے مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ گھروں میں لڑائی جھگڑا پڑا ہوا ہے۔ مَردوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر دوسری شادی کی اسلام میں اجازت ہے تو بعض شرائط اور جائز ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ہے۔ یہ نہیں کہ بچوں والے ہیں، ہنستا بستا گھر ہے اور یہاں کے ماحول کے زیر اثر یا تھوڑی سی کشائش اللہ تعالیٰ نے دے دی تو شوق پورا کرنے کیلئے شادی کر لے یا غلط طریقے سے دوستیاں کر کے شادی کر لیں۔

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اکتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں تفصیلی ہدایت فرمائی ہے۔ اسے سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ: ’’خدا کے قانون کو اس کے منشاء کے برخلاف ہرگز نہ برتنا چاہئے اور نہ اس سے ایسا فائدہ اٹھانا چاہئے جس سے وہ صرف نفسانی جذبات کی ایک سپر بن جاوے‘‘۔ (اپنے نفسانی جذبات کو پورا کرنے کے لئے تم اللہ تعالیٰ کے اس قانون کو ڈھال بنالو۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔) ’’یاد رکھو کہ ایسا کرنا معصیت ہے۔ خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ شہوت کا تم پر غلبہ نہ ہو بلکہ تمہاری غرض ہر ایک امر میں تقویٰ ہو۔‘‘ فرمایا کہ ’’اگر شریعت کو سپر بنا کر شہوات کی اتباع کے لئے بیویاں کی جاویں گی تو سوائے اس کے اَور کیا نتیجہ ہوگا کہ دوسری قومیں اعتراض کریں کہ مسلمانوں کو بیویاں کرنے کے سوا اَور کوئی کام ہی نہیں۔‘‘ (اپنی نفسانی اغراض کو، شہوات کو اگر تم ڈھال بنا کے شادیاں کرتے ہو تو یہ جائز نہیں ہے۔ بالکل غلط ہے کہ تعلقات بنا کے اپنی پرانی بیویوں کو چھوڑ دو اور نئی عورتوں سے تعلقات بنا کے شادیاں کرو۔ یہ غلط طریقہ کار ہے اور اس پہ فرمایا کہ لوگ اعتراض کریں تو ٹھیک کریں گے کہ مسلمانوں کو سوائے شادیاں کرنے کے کوئی کام نہیں۔) فرمایا کہ ’’زنا کا نام ہی گناہ نہیں بلکہ شہوات کا کھلے طور پر دل میں پڑ جانا گناہ ہے۔ دنیاوی تمتّع کا حصہ انسانی زندگی میں بہت ہی کم ہونا چاہئے‘‘۔ (یہ جو دنیاوی فائدہ ہے اس کا حصہ انسانی زندگی میں کم ہو) ’’تا کہ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا۔ یعنی ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت کا مصداق بنو۔ لیکن جس شخص کی دنیاوی تمتّع کثرت سے ہیں‘‘ جن کی دنیاوی خواہشات اور فائدے بہت زیادہ ہیں) ’’اور وہ رات دن بیویوں میں مصروف ہے اس کو رقّت اور رونا کب نصیب ہوگا۔‘‘ (اور یہی حال دوسری لغویات کا ہے جن میں انسان مصروف ہو جاتا ہے۔) فرمایا کہ ’’اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ ایک خیال کی تائید اور اتباع میں تمام سامان کرتے ہیں اور اس طرح سے خدا تعالیٰ کے اصل منشاء سے دُور جا پڑتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اگرچہ بعض اشیاء جائز تو کر دی ہیں مگر اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ عمر ہی اس میں بسر کی جاوے۔ خدا تعالیٰ تو اپنے بندوں کی صفت میں فرماتا ہے يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (الفرقان:65) کہ وہ اپنے رب کے لئے تمام تمام رات سجدہ اور قیام میں گزارتے ہیں۔ اب دیکھو رات دن بیویوں میں غرق رہنے والا خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق رات کیسے عبادت میں کاٹ سکتا ہے؟ وہ بیویاں کیا کرتا ہے گویا خدا کے لئے شریک پیدا کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں اور باوجود ان کے آپ ساری ساری رات خدا کی عبادت میں گزارتے تھے۔‘‘ پھر آپ نے فرمایا کہ ’’خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا اصل منشاء یہ ہے کہ تم پر شہوات غالب نہ آویں اور تقویٰ کی تکمیل کے لئے اگر ضرورت حقّہ پیش آوے تو اور بیوی کر لو۔‘‘ دوسری شادی کرنا بھی تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ پس یہ شادی جائز ہے اور یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے ان سب کو جو دوسری شادیاں کرنے کی خواہش رکھتے ہیں کہ شادی تقویٰ کی بنیاد پر ہے یا نفسانی جذبات کی وجہ سے۔

پھر آپ نے فرمایا ’’پس جاننا چاہئے کہ جو شخص شہوات کی اتباع سے زیادہ بیویاں کرتا ہے وہ مغز اسلام سے دُور رہتا ہے۔ ہر ایک دن جو چڑھتا ہے اور رات جو آتی ہے اگر وہ تلخی سے زندگی بسر نہیں کرتا اور روتا کم یا بالکل ہی نہیں روتا اور ہنستا زیادہ ہے تو یاد رہے کہ وہ ہلاکت کا نشانہ ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 65 تا 67۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے عورتوں کو بھی نصیحت فرمائی کہ اگر مرد جائز ضرورت سے شادی کرنا چاہے تو پھر شور نہیں مچانا چاہئے۔ لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ تمہیں حق ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ یہ مشکل تمہارے پر نہ لائے۔ جیسا کہ مردوں کو بھی فرمایا ہے کہ شادی صرف شوق پورا کرنے کے لئے نہیں ہونی چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں۔ وہ تعدد نکاح کے مسئلے کو نہایت بُری نظر سے دیکھتی ہیں گویا اس پر ایمان نہیں رکھتیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں جو مَردوں کیلئے نکاح ثانی کیلئے پیش آ جاتی ہیں اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر عورت دیوانہ ہو جائے یا مجذوم ہو جائے یا ہمیشہ کیلئے کسی ایسی بیماری میں گرفتار ہو جائے جو بیکار کر دیتی ہے یا اور کوئی ایسی صورت پیش آ جائے کہ عورت قابل رحم ہو مگر بیکار ہو جاوے اور مرد بھی قابل رحم کہ وہ تجرّد پر صبر نہ کر سکے تو ایسی صورت میں مرد کے قُویٰ پر یہ ظلم ہے کہ اس کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جاوے۔ درحقیقت خدا کی شریعت نے اِنہیں امور پر نظر کر کے مَردوں کیلئے راہ کھلی رکھی ہے اور مجبوریوں کے وقت عورتوں کیلئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرا لیں جو طلاق کے قائمقام ہے۔ خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے۔ پس اگر دوکان ایسی نہیں ہے جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دوکان چل نہیں سکتی۔ پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بعض مشکلات مَردوں کیلئے ایسی پیش آ جاتی ہیں جن سے وہ نکاح ثانی کیلئے مضطر ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کس کام کی جس میں کُل مشکلات کا علاج نہ ہو۔ دیکھو انجیل میں طلاق کے مسئلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تھی اور دوسرے صدہا طرح کے اسباب جو مرد اور عورت میں جانی دشمنی پیدا کر دیتے ہیں ان کا کچھ ذکر نہ تھا‘‘۔

عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’اے عورتو! فکر نہ کرو جو تمہیں کتاب ملی ہے وہ انجیل کی طرح انسانی تصرف کی محتاج نہیں اور اس کتاب میں جیسے مَردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں۔ اگر عورت مرد کے تعدد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ خدا کا یہ فرض تھا کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنے والی تھیں اپنی شریعت میں ان کا ذکر کر دیتا تا شریعت ناقص نہ رہتی۔ سو تم اے عورتو! اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلاء سے محفوظ رکھے۔‘‘ (یہ دعا کرنے کی اجازت ہے کہ اگر مرد نکاح کرنا چاہتے ہیں تو اس مصیبت اور ابتلاء سے تمہیں محفوظ رکھے تا کہ وہ شادی کریں ہی نہ) فرمایا کہ ’’بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مؤاخذہ ہے جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے موردِ قہرِ الٰہی مت بنو۔ ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا۔ اگر چہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضاو قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے۔ اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دعا قضاو قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ قضاو قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 80، 81) اور قضاو قدر کا قانون کیا ہے؟ یہ کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ اس مرد کے دل سے دوسری شادی کا خیال نکال دے۔ گو اس کو اجازت تو ہے لیکن فرمایا کہ اگر تم دعا کرو اور ایسی دعا کرو جو دل سے نکلی ہوئی ہو تو ہو سکتا ہے تمہاری وہ دعا قبول ہو جائے اور تم مشکل اور مصیبت میں نہ پڑو اور شادی کا موقع ہی پیدا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو مَردوں کو، عورتوں کو عقل اور توفیق دے کہ وہ اپنے عائلی مسائل اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق حل کرنے والے ہوں اور دنیاوی خواہشات کے بجائے دین مقدم ہو۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ ہمیشہ پیش نظر ہو۔ اسی طرح نئے رشتوں کے مسائل بھی اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔ بہت سارے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ توفیق دے اور اس بات کو سمجھنے کی توفیق دے کہ شادی بیاہ صرف دنیاوی اغراض کے لئے یا دنیاوی اغراض کو پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ دین کو مقدم کرتے ہوئے آئندہ نسلوں کو دین کی راہوں پر چلنے والا بنانے کے لئے ہوں اور نیک نسلیں پیدا کرنے کے لئے ہوں تا کہ آئندہ نسلیں محفوظ ہوں اور اسلام کی خدمت کرنے والی ہوں اور اس طرح پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنیں۔

نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔ دو جنازے حاضر ہیں اور دو غائب۔ پہلا جنازہ مکرم محمد نواز مومن صاحب کا ہے جو واقف زندگی تھے ابن مکرم خدا بخش مومن صاحب۔ یہ 15/فروری 2017ء کو 85 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مومن جی صاحب کے داماد تھے۔ آپ کے والد نے تقریباً 1922ء میں قادیان جا کر حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ان کے (والد کے) بچے پیدائش کے وقت وفات پا جاتے تھے۔ اسلئے غیر احمدیوں نے طعنے دیئے کہ چونکہ آپ احمدی ہو گئے ہیں اسلئے آپ کے بچے فوت ہو جاتے ہیں۔ اس پر آپ کے والد نے آپ کی پیدائش پر اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا کہ اگر میرا یہ بچہ زندہ بچ گیا تو اس کو اسلام کی خدمت کیلئے وقف کروں گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ بچہ اور اس کے بعد چار اور بچے بھی زندہ رہے اور انہوں نے لمبی عمریں پائیں۔ آپ کے والد نے پیدائش سے ہی آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا تھا۔ آپ نے 1959ء میں جامعہ احمدیہ سے تعلیم مکمل کی۔ اس کے بعد ساری عمر سلسلہ کی خدمت میں گزاری۔ دفتر الفضل ربوہ، دارالقضاء، دفتر وصیت میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ 1996ء میں جرمنی چلے گئے وہاں بھی مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ تبلیغ کا ان کو بڑا جنون تھا، بڑا شوق تھا۔ صوم وصلوۃ کے پابند، انتہائی صابر اور شاکر، کم گو، دیندار اور بڑے مخلص بزرگ انسان تھے۔ قرآن کریم سے بیحد محبت تھی اور علم پھیلانے اور ترتیل کے ساتھ قرآن کریم پڑھانے کا شوق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہیں۔

دوسرا جنازہ یہاں کے مکرم سید رفیق احمد سفیر صاحب کا ہے جو صدر جماعت سربٹن (Surbiton) تھے۔ 28/فروری 2017ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد ڈاکٹر سفیر الدین صاحب کماسی غانا میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے پہلے پرنسپل تھے۔ سید رفیق سفیر صاحب کی پیدائش لندن میں ہوئی اور بچپن سے ہی جماعتی کاموں میں سرگرم رہے۔ اطفال اور خدام الاحمدیہ کے قائد، سیکرٹری اطفال اور خدام الاحمدیہ کے قائد اور انصار اللہ کی مجلس میں مرکزی طور پر قائد صحت جسمانی کے علاوہ قائد عمومی کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ وفات سے قبل سربٹن جماعت کے صدر کے طور پر خدمت بجا لا رہے تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، ملنسار، دھیمی طبیعت کے مالک بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ ساس کے علاوہ اہلیہ، دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ انتہائی نرم اور دھیمے مزاج کے انسان تھے۔ بچوں کو بہت پیار اور لگن سے نمازوں کی طرف توجہ دلاتے اور نماز باجماعت پڑھاتے۔ شادی سے لے کر آخری وقت تک جماعتی کاموں میں مصروف رہے۔ لوگوں کے مسائل حل کرنا اور مالی امداد کرنا بھی ان کی عادت میں شامل تھا۔ بہت نیک، سادہ طبع اور با اخلاق انسان تھے۔ انکے حلقے کے قائمقام صدر جماعت لکھتے ہیں کہ آپکی ایک اچھی عادت یہ تھی کہ ہر خطبہ جمعہ کے بارے میں عشاء کی نماز کے بعد بچوں سے سوال پوچھتے اور صحیح جواب پر انعام بھی دیتے۔ اس سے بچوں میں خطبہ سننے کا شوق پیدا ہوتا تھا۔ جماعتی کاموں کی بہت فکر رہتی تھی۔ یہ دو جنازے حاضر ہیں جو میں نے ابھی اعلان کئے۔

دو جنازے غائب ہیں۔ ان میں سے ایک جنازہ ڈاکٹر مرزا لئیق احمد صاحب کا ہے جو محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کے بیٹے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ 28/فروری 2017ء کو دوپہر کے وقت حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کی والدہ بھی ابھی زندہ ہیں، حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انہوں نے F.Sc تک ربوہ میں تعلیم حاصل کی اس کے بعد ملتان سے میڈیکل کالج سے ایم۔ بی۔ ایس کیا۔ ربوہ میں ہی اپنی پریکٹس کرتے تھے۔ غریبوں کا بڑا خیال رکھنے والے اور یہ اکثر غرباء نے ہی لکھا کہ ہمارا بہت زیادہ ہمدردی سے خیال رکھتے تھے بلکہ ہفتہ میں ایک دن انہوں نے غرباء کے لئے مفت علاج کا اور خیال رکھنے کا وقف کیا ہوا تھا اور اس کے علاوہ بھی کارکنوں اور غرباء کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ ان کی پہلی شادی سیدہ فائزہ صاحبہ سے ہوئی جن سے ان کے دو بیٹے ہیں۔ دوسری شادی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بیٹی امۃ الشکور صاحبہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا جنازہ غائب جو ہے وہ مکرم امین اللہ خان صاحب سالک سابق مشنری یو ایس اے (USA) کا ہے جو 28/فروری 2017ء بروز منگل رات کو امریکہ میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو امریکہ، لائبیریا اور انگلینڈ میں بطور مشنری خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ 1936ء میں عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال کے ہاں ان کی ولادت ہوئی اور بچپن سے ہی جماعت کی خدمت کے لئے ان کے والدین نے ان کو وقف کر دیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر انہوں نے اپنے بیٹے کو وقف کیا۔ مرحوم کی والدہ بہت خوش تھیں۔ بیان کرتی تھیں کہ ان کے میاں نے یعنی عبدالمجید خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر اپنے بیٹے کو وقف کیا اور قادیان سے واپس آ کر بتایا کہ میں نے تمہارا بیٹا بھی وقف کر دیا ہے تا کہ شکوہ نہ ہو کہ پہلی بیوی کا بیٹا ڈاکٹر نصیر خان صاحب وقف کیا تھا اور میرا نہیں کیا۔ پھر چوتھی جماعت میں 1945ء میں انہوں نے خود وقف کی درخواست کی۔ 1949ء میں مڈل کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1955ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ 1957ء میں ایف۔ اے اور 1958ء میں شاہد اور 1959ء میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ کا تقرر 1958ء کا ہے۔ پھر 29/فروری 1960ء سے اپریل 1963ء تک امریکہ میں بطور مبلغ خدمت کی توفیق پائی۔ 1966ء کے بعد کچھ عرصہ عارضی طور پر دفتر امانت میں کام کیا۔ 1969ء تا 71ء لائبیریا میں خدمت کی توفیق پائی۔ جب آپ 23 سال کے تھے تو امریکہ میں ان کی پہلی تقرری 1960ء میں ہوئی تھی۔ بڑے پُرجوش مبلغ تھے۔ اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ کے مواقع ان کو میسر آئے۔ لائبیریا میں خدمات کے دوران وہاں کے صدر ٹب مین (Tubman) آپ کو ماہانہ میٹنگ پر مدعو کرتے تھے اور ان سے دعا کروایا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب لائبیریا کا دورہ کیا تو صدر ٹب مین نے حضور رحمۃ اللہ علیہ کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا اور امین اللہ خان کے بارے میں صدر ٹب مین نے کہا کہ He is very forceful. تو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا کہ He is forceful without choosing any force.۔ امین اللہ خان صاحب کی تقرری انگلینڈ میں بھی ہوئی جہاں 1970ء تک کام کیا اور پھر بوجہ صحت کی خرابی کے ان کی ریٹائرمنٹ ہو گئی۔ ان کی شادی بشریٰ شاہ صاحبہ بنت اقبال شاہ صاحب سے ہوئی جو ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیروبی کی پوتی تھیں۔ یہ مکرمہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بڑے بھائی تھے۔ ان کا ایک بیٹا ہے اور ایک بیٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ ان سب سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ نمازوں کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا ان کی نماز جنازہ ہوگی۔

......☆......☆......☆......

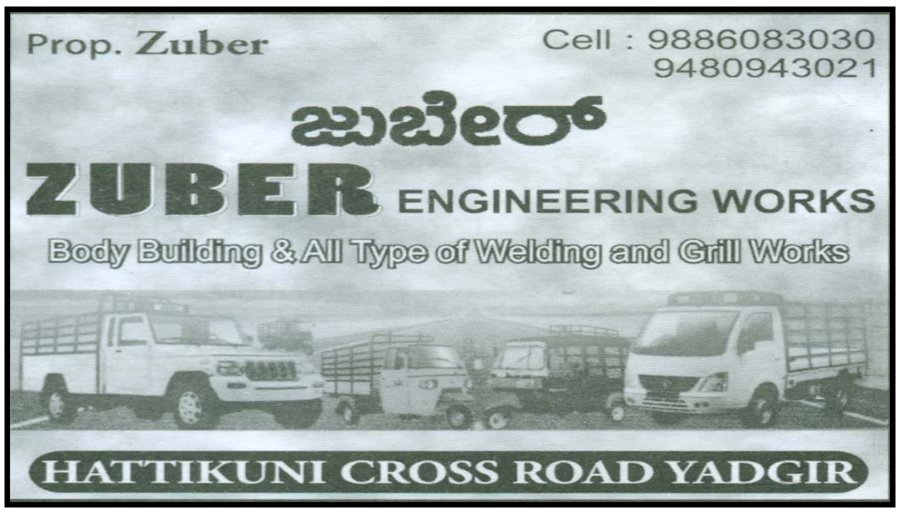

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ ○ لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ ○ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

’’خدا کی قسم‘‘

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے کئی ممالک میں جامعہ احمدیہ کا قیام ہو چکا ہے جہاں سے مربیان اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں آ چکے ہیں اور آ رہے ہیں

جماعت کو مربیان اور مبلغین کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت بہت بڑھ رہی ہے بلکہ بڑھ گئی ہے
اس لئے زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنا چاہئے
والدین بچپن سے ہی لڑکوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور انکی تربیت کریں، ایسی تربیت کریں کہ ان کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہو

مربیان کو پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ انہوں نے انتظامی لحاظ سے جو بھی ان پر مقرر کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرنی ہے اور اپنی اطاعت کا نمونہ دکھانا ہے

صدران اور امراء سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ مربیان کی عزت و احترام قائم کرنا ان کا کام ہے اور کسی بھی جماعت میں سب سے زیادہ مربی کی عزت و احترام کرنے والا اور تعاون کے ساتھ اور مشورے کے ساتھ چلنے والا صدر جماعت اور امیر جماعت کو ہونا چاہئے اور اسی طرح باقی عہدیداران بھی اپنے اپنے دائرے میں مربی کے ساتھ تعاون کرنے والے ہوں اور مربی بھی کامل عاجزی اور تقویٰ کے ساتھ صدر جماعت یا امیر جماعت سے بھرپور تعاون کرے

جماعت کی خدمت میں تو تقویٰ ہی ہے جو حقیقی اور مقبول خدمت کی توفیق دے سکتا ہے

صدر اور امیر اور تمام جماعتی عہدیداران کا کام بلکہ ذمہ داری ہے کہ مبلغین بلکہ جتنے بھی واقفین زندگی ہیں ان کا ادب اور احترام اپنے دل میں بھی پیدا کریں اور افراد جماعت کے دلوں میں بھی پیدا کریں، ان کی عزت کرنا اور کروانا آپ لوگوں کا کام ہے
تا کہ مربی اور مبلغ اور واقف زندگی کے مقام کی اہمیت واضح ہو اور زیادہ سے زیادہ نوجوان جماعتی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں

واقفین نو نوجوانوں کو اور میدان عمل میں نوجوان مربیان کو بھی مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ کوئی صدر، امیر یا عہدیدار بلکہ کوئی فرد جماعت بھی آپ کی عزت اور احترام کرے یا نہ کرے آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قربانی کرنے کا جو عہد کیا ہے اسے نیک نیتی سے نبھاتے رہیں

عہدیداران اور خاص طور پر صدران اور امراء یہ بھی یاد رکھیں کہ افراد جماعت کیلئے بھی ہمیشہ پیار اور محبت کے پَر پھیلائیں۔ جماعت کا کوئی عہدہ بھی کسی قسم کی بڑائی پیدا کرنے کیلئے نہیں ہے بلکہ عاجزی میں بڑھانے کیلئے ہے۔ اسلئے ہر فیصلہ اور ہر کام اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور انتہائی عاجزی سے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں۔ ذیلی تنظیمیں بھی، انصار بھی لجنہ بھی خدام بھی، ہر سطح پر فعال ہوں۔ ہر عہدیدار جو ہے، خدمت دین کو اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہوئے کرے اور ایک دوسرے سے تعاون بھی کریں۔ نظام جماعت صدران، امراء اور ذیلی تنظیموں کا بھی ایک دوسرے سے باہمی تعاون ہونا چاہئے۔ اگر یہ باہمی تعاون ہو اور تمام ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام بھی فعال ہو تو جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے

افراد جماعت سے مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ بھی اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔ نیکی اور تقویٰ میں تعاون کا انہیں بھی حکم ہے
اگر افراد جماعت کے معیار نیکی اور تقویٰ کے زیادہ ہوں گے تو عہدیدار خود بخود نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے ملتے جائیں گے

ہر فرد جماعت کو اپنا فرض بھی پورا کرنا چاہئے جو اس کے ذمہ اطاعت کے حوالے سے کیا گیا ہے
آپ کی اطاعت کے نمونے جہاں آپ کو جماعت سے تعلق میں بڑھائیں گے، وہاں آپکی نسلوں کو بھی جماعت سے منسلک رکھیں گے
اگر نسلوں کے تقویٰ کے نیکی کے معیار بلند ہوں اور بڑھتے چلے جائیں تو پھر آئندہ نسلوں میں تقویٰ پر چلنے والے عہدیدار بھی ملتے چلے جائیں گے

قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے
امراء، صدران، جماعتی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور مربیان و مبلغین کو نہایت اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10/مارچ 2017ء بمطابق 10/امان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے کئی ممالک میں جامعہ احمدیہ کا قیام ہو چکا ہے جہاں سے مربیان اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں آ چکے ہیں اور آ رہے ہیں۔ پہلے صرف ربوہ اور قادیان کے جامعات ہی تھے جہاں سے شاہدین مربیان مہیا ہوتے تھے۔ گزشتہ دنوں میں یہاں (UK) کے جامعہ احمدیہ میں بھی جامعہ احمدیہ سے پاس ہونے والوں کی convocation ہوئی جو کینیڈا اور (UK) کے جامعات کے پاس ہونے والے طلباء کی مشترکہ convocation تھی۔ شاہد کی ڈگری لے کر اپنے آپ کو بطور مربی خدمت کیلئے پیش کرنے والے یہ لوگ وہ ہیں جو یہاں مغربی ماحول میں پلے بڑھے اور اپنے سکول کی تعلیم مکمل کر کے اپنے آپ کو جامعہ کی تعلیم کیلئے پیش کیا اور کامیاب ہوئے۔ انکی اکثریت بلکہ تقریباً تمام ہی وہ ہیں جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں۔ مغربی ممالک میں رہتے ہوئے جہاں دنیا داری اور دنیاوی چمک دمک عروج پر ہے، اپنے آپ کو وقف کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کے سپاہیوں میں شامل ہونے کیلئے پیش کرنا یقیناً ان کی سعادتمندی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کا اظہار ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ اسلئے ان کو بھی اور جو اس وقت مغربی ممالک کے جامعات میں پڑھ رہے ہیں اُن کو بھی یا عام جامعات

میں، عام سے مراد کہ دوسرے ممالک میں، جو پڑھ رہے ہیں اُنکو بھی اپنے اندر عاجزی پیدا کرتے ہوئے خالصةً اسے اللہ تعالیٰ کے فضل کا باعث سمجھنا چاہئے اور اسکے آگے جھکتے ہوئے اسکے فضل کی تلاش ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔

اسی طرح مَیں نے جامعہ احمدیہ کی convocation میں بھی کہا تھا کہ جماعت کو مربیان اور مبلغین کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت بہت بڑھ رہی ہے بلکہ بڑھ گئی ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ واقفین نَو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنا چاہئے۔ والدین بچپن سے ہی لڑکوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور ان کی تربیت کریں۔ ایسی تربیت کریں کہ ان کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہو۔

اس وقت ربوہ اور قادیان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے (UK) اور جرمنی میں بھی جامعہ ہیں جن میں یورپ کے رہنے والے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ کینیڈا میں جامعہ احمدیہ ہے جو وہاں باقاعدہ حکومتی ادارے سے منظور ہو چکا ہے۔ وہاں بعض دوسرے ممالک سے بھی طلباء آ سکتے ہیں اور آئے ہوئے ہیں، پڑھ رہے ہیں۔ غانا میں جامعہ احمدیہ ہے۔ اس سال وہاں بھی اُس کی شاہد کی پہلی کلاس نکلے گی جہاں اس وقت مختلف ممالک سے آئے ہوئے طلباء زیر تعلیم ہیں۔ بنگلہ دیش میں بھی جامعہ احمدیہ ہے۔ انڈونیشیا میں بھی جامعہ احمدیہ کو شاہد کے کورس تک بڑھا دیا گیا ہے۔

پس واقفین نَو بچوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ جامعات میں داخل ہوں اور جیسا کہ میں نے کہا اس کے لئے ان کے والدین کو تیار کرنا چاہئے۔ ہمارے جامعات میں جتنی بھی گنجائش ہے کم از کم وہ پوری ہونی چاہئے۔ تبھی ہم اس وقت جو مبلغین کی اور مربیان کی ضرورت ہے اسے پورا کر سکتے ہیں۔

اس وقت مَیں میدان عمل میں آنے والے مربیان کے ذہنوں میں جو بعض سوالات آتے ہیں، ان کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا وہ تذکرہ بھی کر دیتے ہیں یا پوچھتے ہیں ان مربیان اور مبلغین کو تو مَیں بتاتا ہی رہتا ہوں۔ انکے سوالوں کے جواب دیتا ہوں۔ اسلئے یہاں ذکر ضروری ہے تاکہ جو جماعتی نظام کے عہدیدار ہیں ان کو بھی پتا چل جائے کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون سے کس طرح انہوں نے کام کرنا ہے۔ یعنی مربیان و مبلغین اور عہدیداروں کا تعاون۔ اس میں خاص طور پر صدران، امراء ہیں کیونکہ بعض دفعہ عہدیداروں کے ساتھ غلط فہمی کی وجہ سے بعض کھچاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ آپس کے تعلقات پوری طرح تعاون کے نہیں رہتے یا یہ احساس ایک فریق میں پیدا ہو جاتا ہے کہ تعاون نہیں ہے۔

مربّیان کے یہ سوال ہوتے ہیں کہ ہمارے کاموں میں صدر جماعت کس حد تک دخل اندازی کر سکتا ہے؟ ہماری کیا حدود ہیں اور ان کی کیا حدود ہیں؟ بعض دفعہ مربی ایک بات کو تربیت کے لحاظ سے بہتر سمجھتا ہے اور بہتر سمجھ کر جماعت میں رائج کرنے کی کوشش کرتا ہے تو صدر جماعت کہتا ہے کہ مَیں نہیں سمجھتا کہ اس کو اس طرح کرنا چاہئے۔ یا بعض صدران اپنے مزاج کے لحاظ سے اور ایک لمبا عرصہ صدر جماعت رہنے کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ جو وہ کہتے ہیں وہ ٹھیک ہے اور مربی کو ان کی مرضی کے مطابق چلنا چاہئے۔ اور پھر بعض دفعہ لوگوں کے سامنے ہی، ایک مجلس کے سامنے مربی سے ایسے انداز میں جواب طلبی کرتے اور بات کرتے ہیں جو نہیں کرنی چاہئے۔ اور نوجوان مربی اس بات پر پھر پریشان ہوتے ہیں یا برا مناتے ہیں یا سُبکی محسوس کرتے ہیں یا ہو سکتا ہے کہ آگے سے کوئی جواب بھی دے دیں۔

مربیان کو پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ انہوں نے انتظامی لحاظ سے جو بھی ان پر مقرر کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرنی ہے اور اپنی اطاعت کا نمونہ دکھانا ہے اور اگر ایسے حالات پیدا ہوں تو خاموش رہنا ہے، تاکہ افراد جماعت پر کسی قسم کا منفی اثر نہ پڑے اور جماعت میں کوئی بے چینی پیدا نہ ہو۔ اگر کوئی زیادتی کی بات ہے تو اپنے نیشنل امیر، صدر کو بتائیں یا مرکز میں بتائیں۔ مجھے بھی لکھ سکتے ہیں۔

اسی طرح صدران اور امراء سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ مربیان کی عزت و احترام قائم کرنا ان کا کام ہے اور کسی بھی جماعت میں سب سے زیادہ مربی کی عزت و احترام کرنے والا اور تعاون کے ساتھ اور مشورے کے ساتھ چلنے والا صدر جماعت اور امیر جماعت کو ہونا چاہئے۔ اور اسی طرح باقی عہدیداران بھی اپنے اپنے دائرے میں مربی کے ساتھ تعاون کرنے والے ہوں۔ اور مربی بھی کامل عاجزی اور تقویٰ کے ساتھ صدر جماعت یا امیر جماعت سے بھرپور تعاون کرے۔

مقصد تو ہمارا ایک ہے کہ افراد جماعت کی تعلیم و تربیت، نظام جماعت کا احترام قائم کرنا، خلافت سے وابستگی پیدا کرنا اور توحید کا قیام کرنا۔ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا۔ اس میں حدود اور اختیارات کا کیا سوال ہے۔ آپس میں ایک ہو کر کام کرنا چاہئے۔ اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس بنیادی ارشاد کو سامنے رکھنا چاہئے کہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدۃ: 3) یعنی نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ ہر ایک جانتا ہے کہ جماعت کی خدمت چاہے وہ کسی رنگ میں بھی کرنے کی توفیق مل رہی ہو اس سے بڑی اور کوئی نیکی نہیں ہے اور خدمت کے بجالانے کے لئے تقویٰ بھی ضروری ہے۔ جماعت کی خدمت میں تو تقویٰ ہی ہے جو حقیقی اور مقبول خدمت کی توفیق دے سکتا ہے۔ یہ کام تو ہے ہی اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کا۔ پس مربیان کے لئے بھی اور عہدیداران کے لئے بھی جو حدود قائم کی گئی ہیں وہ نیکی کا حصول اور تقویٰ پر چلنا ہے تاکہ جہاں آپس میں محبت اور اخوّت کے رشتے قائم ہوں وہاں جماعت کی علمی اور روحانی ترقی میں بھی دونوں اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا کہ: ’’تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کا مطلب ہے کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو‘‘ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب جماعت کے افراد کا درد رکھتے ہوئے جماعتی عہدیدار بھی اور مربیان بھی مل جل کر کام کریں۔ عملی کمزوریوں یا ایمانی کمزوریوں میں شریک ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خود بھی ویسے ہو جاؤ۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ عملی اور ایمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے جو صدر جماعت اور عہدیداروں کا دائرہ ہے وہ اس کے مطابق کرے اور جو مربیان کا دینی علم میں بہتر ہونے اور تربیت کے لئے خلیفۂ وقت کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کام ہے وہ اسے بجالائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید یہ وضاحت فرمائی کہ: ’’کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے۔‘‘ پس نظام جماعت اس لئے بنایا جاتا ہے کہ افراد جماعت کی روحانی علمی اور جسمانی بہتری کے لئے پروگرام بنایا جائے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔‘‘ یہ جہاں عہدیداروں اور خاص طور پر صدران اور امراء کے افراد جماعت کے ساتھ تعلق میں ضروری چیز ہے وہاں صدر جماعت اور مربی کے تعلق کے لئے بھی بڑا ضروری ہے۔ نیکی اور تقویٰ کے ساتھ ایک دوسرے سے برتاؤ کی وجہ سے افراد جماعت کے سامنے نیک نمونے قائم ہوں گے جو افراد جماعت کی علمی اور روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔

یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض دفعہ جہاں ذرا سا بھی صدر یا عہدیداران یا مربیان کے تعلقات میں کمی ہے یا کوئی ہلکا سا بھی شکوہ آپس میں پیدا ہوا ہے تو وہاں شیطان اندر گھسنے کی کوشش کرتا ہے اور نیکی اور تقویٰ کی جڑیں ہلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ کچھ مربی کے ہمدرد بن کر اسے کہتے ہیں کہ تمہارے ساتھ صدر جماعت نے اچھا سلوک نہیں کیا اور کچھ لوگ صدر جماعت کو کہتے ہیں کہ مربی کو یہ رویہ نہیں اپنانا چاہئے تھا۔ جن لوگوں کی اصلاح صدر جماعت اور مربی کا کام تھا ان میں سے ہی بعض صدر اور مربی کے درمیان خلیج اور دوری پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور نتیجةً لوگوں میں پھر بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں۔‘‘ فرمایا ’’ایسا ہرگز نہیں چاہئے بلکہ اجماع میں چاہئے قوت آجاوے۔‘‘ (اکٹھے ہو جاؤ۔ ایک بن جاؤ تاکہ طاقت پیدا ہو۔ اس میں قوت پیدا کرو) ’’اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں‘‘۔

فرمایا کہ ’’اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت، عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے‘‘۔ انسان میں اور خاص طور پر عہدیداروں اور مربیان میں جتنی عادتیں ہیں جن کے ذمہ بہت بڑے کام ہیں ان کا یہ کام ہے۔ فرمایا کہ رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو ہر عادت پر حاوی کر لو۔ رحم سب سے زیادہ تمہارے اندر ہو۔ دوسروں کی ہمدردی سب سے زیادہ تمہارے اندر ہو۔ پردہ پوشی ایک دوسرے کی سب سے زیادہ تمہارے اندر ہو۔ فرمایا کہ ’’ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 347-348۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ حوالہ دینے کا یہ مطلب نہیں کہ خدانخواستہ جماعتی عہدیداروں اور خاص طور پر صدر یا امیر اور مربی کے درمیان جماعت میں عموماً اختلافات پائے جاتے ہیں۔ نہیں، ہرگز یہ بات نہیں ہے۔ شاید اِکّا دُکّا ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ کم از کم میرے علم میں سال میں ایک آدھ دفعہ ہی آتے ہیں۔ یہ تمام باتیں میں نے کھول کر اس لئے بتا دی ہیں کہ صدر، امیر اور مربیان کو پتا ہو کہ ان کا کام بڑا وسیع ہے اور ایک اہم مقصد ہمارے سامنے ہے اور اگر کبھی خدانخواستہ آپس میں اختلاف پیدا ہو تو پھر وہ فوری طور پہ حل ہونا چاہئے۔ کیونکہ بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ آپس کا اختلاف آپس تک نہیں رہتا بلکہ افراد جماعت پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور شیطان، جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا، اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ دونوں یہ بڑا مقصد اپنے سامنے رکھیں کہ جماعت کی علمی، روحانی اور انتظامی تربیت کی جو ذمہ داری ان پہ ڈالی گئی ہے وہ دونوں نے مل جل کر ادا کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بڑا واضح یہ فرمایا ہے کہ صحیح نتائج اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب آپس میں مل جل کر کام کرو۔ آپ نے فرمایا کہ ’’جو کام دو ہاتھ کے ملنے سے ہونا چاہئے وہ محض ایک ہی ہاتھ سے انجام نہیں ہو سکتا‘‘ اور فرمایا کہ ’’جس راہ کو دو پاؤں مل کر طے کرتے ہیں وہ فقط ایک ہی پاؤں سے طے نہیں ہو سکتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’اسی طرح تمام کامیابی ہماری معاشرت اور آخرت کے تعاون پر ہی موقوف ہو رہی ہے۔ کیا کوئی اکیلا انسان کسی کام دین یا دنیا کو انجام دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کوئی کام دینی ہو یا دنیاوی بغیر معاونت باہمی کے چل ہی نہیں سکتا۔‘‘

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 59)

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خاص طور پر وہ کام جس کا بہت بڑا اور عظیم مقصد ہے اس کے لئے تو آپس کا تعاون انتہائی ضروری ہے۔ (ماخوذ از براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 59)

پس نہ ہی صدر یا امیر کو تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھ کر اپنی مرضی چلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور نہ ہی مربیان کو اپنی رائے صحیح سمجھ کر اس پر عمل کرنے یا کروانے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ تعاون سے کام کریں اور کیونکہ مربی کے ذمہ جماعت کی تربیت کی ذمہ داری ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس کا دینی علم بھی زیادہ ہے یا عموماً ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور اسے دینی علم کو بڑھاتے بھی رہنا چاہئے اور روحانیت کو بڑھاتے رہنے کی بھی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اس لئے اس کے تقویٰ کا معیار عام لوگوں سے زیادہ ہونا چاہئے۔ جب اس بات کو مربیان سمجھ لیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے تو عہدیداروں اور افراد جماعت کے درمیان خود بخود مربیان کا ایک مقام بن جائے گا۔

صدر جماعت یا امیر جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں انتظامی سربراہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے انتظامی نظام کو صحیح طور پر چلانے کی ان کی ذمہ داری ہے اور اس کام میں خلیفۂ وقت نے ان کو اپنا نمائندہ بنایا ہوا ہے۔ اسی طرح جماعت کی دینی اور روحانی بہتری اور ترقی اور اس کے لئے ممکنہ ذرائع استعمال میں لانے کی ذمہ داری مربیان کی ہے اور وہ اس معاملہ میں خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ پس دونوں امراء بھی، صدران بھی، یعنی امراء اور صدران اور مربیان کا

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

آپس کا تعاون ہونا چاہئے اور ایک سکیم کے تحت کام کرنا چاہئے تبھی جماعت کو انتظامی لحاظ سے وہ مضبوط کر سکیں گے اور روحانی اور علمی معیار بھی ترقی کرتے چلے جانے والے ہوں گے۔

پہلے بھی مَیں مختصر ذکر کر آیا ہوں دوبارہ کہہ دیتا ہوں کہ صدر اور امیر اور تمام جماعتی عہدیداران کا کام بلکہ ذمہ داری ہے کہ مبلغین بلکہ جتنے بھی واقفین زندگی ہیں ان کا ادب اور احترام اپنے دل میں بھی پیدا کریں اور افراد جماعت کے دلوں میں بھی پیدا کریں۔ ان کی عزت کرنا اور کروانا آپ لوگوں کا کام ہے تاکہ مربی اور مبلغ اور واقف زندگی کے مقام کی اہمیت واضح ہو اور زیادہ سے زیادہ نوجوان جماعتی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

بیشک خدمت دین کے لئے وقف کرنا اور مربی اور مبلغ بننا خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے لیکن یہ سمجھ بوجھ جو ہے، یہ فہم و اِدراک جو ہے، یہ تدریجاً بڑھتا ہے۔ نوجوان واقفین نَو کو مکمل طور پر اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کرنے کے لئے ظاہری محرک بھی چاہئے جو اُن کے شوق کو ابھارے۔ یہ انسانی فطرت ہے اس سے انکار نہیں ہوسکتا۔ اور جب وقف اور جماعتی خدمت کا اِدراک پیدا ہوجائے، (شروع میں تو محرک چاہئے،) لیکن جب یہ اِدراک پیدا ہوجائے، جب اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر کام کرنے کی سمجھ آجائے تو پھر وقف کے ساتھ روحانی ترقی بھی ہوتی رہتی ہے۔ پھر ایک واقف زندگی دنیا کی طرف یا دنیاداروں اور دنیاوالوں کے سلوک کی طرف نہیں دیکھتا اور نہ دیکھنا چاہئے اور یہی ایک حقیقی وقف کی روح ہے۔

پس صدران اور امراء اور عہدیداران مربیان کے ساتھ اور واقفین زندگی کے ساتھ رویّوں میں انتہائی عاجزی اور تعاون کے جذبے کو بڑھائیں تاکہ آئندہ مربیان کا حصول آسان ہو اور نوجوانوں کے دلوں میں زیادہ سے زیادہ مربی اور مبلغ بننے اور زندگی وقف کرنے کی تحریک پیدا ہو۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں بہت بڑی تعداد میں مربیان چاہئیں۔

واقفین نَو نوجوانوں کو اور میدان عمل میں نوجوان مربیان کو بھی مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ کوئی صدر، امیر یا عہدیدار بلکہ کوئی فرد جماعت بھی آپ کی عزت اور احترام کرے یا نہ کرے آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قربانی کرنے کا جو عہد کیا ہے اسے نیک نیتی سے نبھاتے رہیں۔ آپ کی نظر اس بات پر ہو کہ پہلے میرے ماں باپ نے پیدائش سے پہلے مجھے وقف کیا اور پھر جوانی میں قدم رکھ کر مَیں نے اپنے وقف کی تجدید کی اسلئے میں نے دنیا کی طرف نہیں دیکھنا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنا ہے اور خدا تعالیٰ کی جماعت کی ضرورت کو دیکھنا ہے۔ اسلئے میں جامعہ میں جانے کیلئے اپنے آپ کو پیش کروں گا۔ اور جب مربی بن گئے تو پھر ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے اور لوگوں کے رویّوں کی کچھ پرواہ نہیں کرنی۔ یعنی انسان تو ویسے ہی ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ پھر یہ نہیں دیکھنا کہ عہدیدار کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر کوئی شکوے اور ایسی باتیں پیدا بھی ہو جائیں تب بھی بجائے بندوں سے اظہار کرنے کے خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ لوگوں کے رویّوں کی پرواہ نہیں کرنی۔

ایک واقف زندگی زندگی بھر کا وقف کرتا ہے۔ اس نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر کام کرنے کے لئے پیش کردی جبکہ ایک عہدیدار چند سال کے لئے عارضی طور پر عہدیدار بنایا جاتا ہے۔ پس اگر وہ یعنی عہدیدار جماعت کے لئے مفید وجود نہیں بنتا اور تعاون کی بجائے مسائل پیدا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ ایسے عہدیدار سے اللہ تعالیٰ جان چھڑا دے۔ کیونکہ مربیان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ عہدیداروں کے لئے دعا بھی کیا کریں کہ وہ صحیح رستے پر چلنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب بھی ہے اور سب طاقتوں کا مالک بھی ہے۔ اس کے نزدیک اگر عہدیدار کو اس کے عہدہ سے ہٹانا بہتر ہو تو یہ کردے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس عہدیدار کی بعض دوسری خوبیوں کی وجہ سے خدمت میں رہنا بہتر ہے تو یہ کمزوریاں جو بعض مسائل پیدا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتے ہوئے ان کی اصلاح کردے گا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مربی نے تو ہر جگہ تعاون کرنا ہے اور دعا کرنی ہے۔

اسی طرح میں عہدیداروں اور مربیان دونوں کو یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب ہم افراد جماعت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کے گھروں میں عہدیداروں کے متعلق باتیں نہ ہوں یعنی منفی باتیں تو پھر صدران اور امراء اور عہدیداران اور اسی طرح مربیان کو بھی ہمیشہ اس بات کی پابندی کرنی چاہئے کہ ان کے گھروں میں بھی ایک دوسرے کے متعلق کسی قسم کی منفی باتیں نہ ہوں۔ ہاں مثبت باتیں بیشک ہوں تاکہ مربیان کی نسلوں میں بھی اور عہدیداران کی نسلوں میں بھی نظام جماعت اور واقفین زندگی اور کسی بھی رنگ میں جماعت کی خدمت کرنے والوں کا احترام پیدا ہو۔

عہدیداران اور خاص طور پر صدران اور امراء یہ بھی یاد رکھیں کہ افراد جماعت کے لئے بھی ہمیشہ پیار اور محبت کے پَر پھیلائیں۔ کسی قسم کا عہدہ ملنا آپ کا کوئی حق نہیں تھا، نہ ہے۔ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل کی بڑی عاجزی سے قدر کریں اور خلیفۂ وقت نے آپ پر جو اعتماد کیا ہے اور اعتماد کرتے ہوئے اس پیاری جماعت کی نگرانی کا کام سپرد کیا ہے اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ صدر اور عہدیدار اپنی جماعت کے ہر فرد بڑے اور چھوٹے کو یہ احساس دلائیں کہ وہ محفوظ پَروں کے نیچے ہے جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پَروں میں لے لیتی ہے۔ ہمیشہ ہر ایک سے نرمی سے اور مسکراتے ہوئے بات کریں۔ دفتر کی کرسی آپ میں تکبر کے بجائے عاجزی پیدا کرنے والی ہو۔ ہر عہدیدار کے بھی اور ہر مربی کے بھی دروازے ہر شخص کیلئے کھلے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ روایت میں آتا ہے کہ آپ ہمیشہ مسکرا کر ملا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب الادب باب التبسم والضحک حدیث 6089)

اسی طرح بعض لوگوں کو یہ بھی شکوہ ہوتا ہے کہ ہمارا کوئی معاملہ جماعتی نظام کے پاس جاتا ہے تو پھر مہینوں اس کا پتا نہیں چلتا حالانکہ مَیں گزشتہ سال میں بھی کئی دفعہ خطبہ میں اس بارے میں یاددہانی کرا چکا ہوں۔ معاملات کو نپٹانے میں جلدی کیا کریں۔ لٹکایا نہ کریں۔ دوسرے اگر معاملہ کسی وجہ سے مجبوراً لمبا ہو رہا ہے جس کی بعض دفعہ جائز وجہ ہوتی ہے تو جو ضروری تحقیق تھی اگر وہ مکمل نہیں ہو رہی تو پھر متأثرہ فریق کو یا شکایت کنندہ کو یا اگر دونوں فریقین ہیں تو ان کو بتا دیں کہ کچھ دیر لگے گی۔ ان کے خط کو بہرحال acknowledge کرنا چاہئے۔ اگر متأثرین کو جواب دے کر تسلی کروا دی جائے اور عہدیدار خاص طور پر صدر اور امراء مسکراتے چہرے کے ساتھ لوگوں کو ملیں تو متأثرہ فریق کی آدھی کوفت دور ہوجاتی ہے اور آدھے شکوے ختم ہوجاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں چھوٹی سے چھوٹی بات سمجھا دی کہ کیسے ہمارے اخلاق ہونے چاہئیں۔ اگر ان پر عمل کریں تو صدران، امراء اور عہدیداران سے جو لوگوں کو یہ شکوہ ہوتا ہے کہ ان کے رویّے سے بے چینیاں پیدا ہوتی ہیں، وہ بے چینیاں پیدا نہ ہوں۔ دوسروں سے خوش خلقی سے پیش آنے کے بارے میں ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو چاہے وہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی نیکی ہو۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء حدیث 2626)

اللہ تعالیٰ تو ہر عمل کی جزا دیتا ہے۔ خوش خلقی سے پیش آنا بھی انسان کی نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ پس ہر ایک کو ہر ذریعہ سے اپنی نیکیوں کے پلڑے کو بھاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عہدیداروں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت کا کوئی عہدہ بھی کسی قسم کی بڑائی پیدا کرنے کیلئے نہیں ہے بلکہ عاجزی میں بڑھانے کیلئے ہے۔ اسلئے ہر فیصلہ اور ہر کام اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور انتہائی عاجزی سے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب اختیار اور حاکموں کو جو تنبیہ فرمائی ہے اگر ہر عہدیدار اسے سامنے رکھے تو یقیناً اپنے کام کے معیار اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں کئی گنا اضافہ ہوسکتا ہے۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور ان کی خیرخواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کردے گا۔ (صحیح البخاری کتاب الاحکام باب من استرعی رعیۃ فلم ینصح حدیث 7151)

یہ دیکھیں کتنا سخت انذار ہے اور انسان کو ہلا دینے والا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اور آخرت پر یقین ہو تو ہر عہدیدار اپنا ہر کام انتہائی خوف کی حالت میں کرے۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اسکے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔ (سنن الترمذی ابواب الاحکام باب ماجاء فی الامام العادل حدیث 1329)

پس اپنی ذمہ داریوں کو انتہائی باریکی سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی انصاف کے تقاضے بھی پورے ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو حاجتمندوں، ناداروں، غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات کے لئے آسمان کا دروازہ بند کردیتا ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الاحکام باب ماجاء فی امام الرعیۃ حدیث 1332)

پس امیر سے لے کر ایک چھوٹے سے حلقے کے عہدیدار تک ہر ایک عہدیدار کا کام ہے کہ نظام جماعت جو خلیفۂ وقت کے گرد گھومتا ہے اور عہدیدار اس کی نمائندگی میں ہر جگہ مقرر کئے گئے ہیں اپنے فرائض پورے کریں۔ خدا تعالیٰ سے ہمیشہ اس کا فضل مانگتے رہیں۔

اسی طرح ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں۔ ذیلی تنظیمیں بھی، انصار بھی، لجنہ بھی، خدام بھی، ہر سطح پر فعّال ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد تنظیموں کے قیام کا یہ تھا کہ جماعت کا ہر طبقہ فعّال ہوجائے اور مختلف ذرائع سے جماعت کی ترقی کی کوشش ہوتی رہے اور افراد جماعت کے ہر طبقہ تک پہنچا جاسکے۔ عورتوں تک بھی، بچوں تک بھی، نوجوانوں تک بھی، بوڑھوں تک بھی تاکہ خلیفۂ وقت کو ہر ذریعہ سے خبر بھی پہنچتی رہے۔ اس بارے میں بھی اس کو علم ہوتا رہے کہ جماعت کی کیا حالت ہے۔ پس ہر عہدیدار جو ہے، وہ خدمت دین کو اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہوئے کرے اور ایک دوسرے سے تعاون بھی کریں۔ نظام جماعت صدران، امراء اور ذیلی تنظیموں کا بھی ایک دوسرے سے باہمی تعاون ہونا چاہئے۔ اگر یہ باہمی تعاون ہو اور تمام ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام بھی فعال ہو تو جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔

ایک بات یہ بھی ہر عہدیدار یاد رکھے کہ اگر کسی کے اپنے خلاف بھی شکایت ہو، کسی عہدیدار کے خلاف اس کو یا اس کے خلاف اس کو شکایت پہنچے یا اس کے خلاف کوئی اس کے سامنے بات کرے تو اس کو سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ عہدیداروں میں سب سے زیادہ برداشت ہونی چاہئے اور بات کرنے والے سے بدلہ لینے کی بجائے سب سے پہلے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے، اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کہیں میرے میں یہ برائی ہے تو نہیں۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے یا صحیح کہہ رہا ہے۔ یہ بات بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ضروری ہے۔

افراد جماعت سے مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ بھی اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔ نیکی اور تقویٰ میں تعاون کا انہیں بھی حکم ہے۔ اگر افراد جماعت کے نیکی اور تقویٰ کے معیار زیادہ ہوں گے تو عہدیدار خودبخود نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے ملتے جائیں گے۔ پس ہر شخص کو اپنا جائزہ لینے کی بھی ضرورت ہے کہ اسکی نیکی اور تقویٰ کے کیا معیار ہیں اور کیا وہ اس میں اضافے کی کوشش کر رہا ہے یا نہیں۔ ہر فرد جماعت کو اپنا فرض بھی پورا کرنا چاہئے جو اس کے ذمہ اطاعت کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ یہ ایک بڑا فرض ہے جو ہر فرد جماعت کے سپرد بھی ہے کہ تم اطاعت کرو۔ آپکی اطاعت کے نمونے جہاں آپکو جماعت سے تعلق میں بڑھائیں گے، وہاں آپکی نسلوں کو بھی جماعت سے منسلک رکھیں گے۔ اگر نسلوں کے تقویٰ کے، نیکی کے معیار بلند ہوں اور بڑھتے چلے جائیں تو پھر آئندہ نسلوں میں تقویٰ پر چلنے والے عہدیدار بھی ملتے چلے جائیں گے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد بھی اپنے دلوں میں قائم کریں اور اپنی نسلوں کے دلوں میں بھی بٹھا دیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کرنا ہے اور تنگدستی اور خوشحالی اور خوشی میں اور ناخوشی اور حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں حاکم وقت کے

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

حکم کوسننا اور اطاعت کرنی ہے۔(ماخوذ از صحیح البخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ ستر ون بعدی اموراً تنکر ونہا حدیث 7056)

جماعت میں کوئی دنیاوی حاکم تو ہے نہیں لیکن نظام جماعت کی اطاعت بھی اسی روح سے ہونا ضروری ہے کہ چاہے ہمارے خلاف بات ہے یا ہمارے حق میں ہے ہم نے اطاعت کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے، اور اگر سمجھتے ہیں کہ انصاف نہیں ہے تو یہ کوشش کرنی ہے کہ اگر خلیفۂ وقت تک یا بالا حکام تک پہنچایا جا سکتا ہے تو بات پہنچانی ہے۔لیکن کسی بھی طرح کی بغاوت نہیں ہونی چاہئے۔

ہمیشہ ہر وقت یہ دعا کرتے رہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دینی طور پر بھی اور دنیاوی طور پر بھی ایسے نگران عہدیدار اور حاکم ملیں جو ہم سے محبت کا سلوک کرنے والے ہوں اور جن سے ہم محبت رکھتے ہوں۔ وہ ہمارے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور ہم ان کیلئے دعائیں کرنے والے ہوں اور پھر ہم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے موجب بنیں جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔آج جبکہ میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں مَیں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب فی فضل الحب فی اللہ تعالیٰ حدیث 2566)

پس جس کو اللہ تعالیٰ کے سائے میں جگہ مل جائے اس کو تو دونوں جہان کی نعمتیں مل گئیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارا ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔ہم اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں شمولیت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے افراد سے جو توقعات تھیں ان کے مطابق عمل کرنے والے ہوں۔

ان کے بارے میں ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو‘‘۔فرمایا’’سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ‘‘۔(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 48 اشتہار نمبر 188 اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار)(سچائی کے معیار بہت بلند ہو جائیں۔) فرمایا’’تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو‘‘(یعنی وہ ہنسی جو استہزاء کے رنگ میں کی جاتی ہے۔لوگوں کے مذاق اڑائے جاتے ہیں۔)’’اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو‘‘(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 47 اشتہار نمبر 188 اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار) انتہائی عاجزی ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی حالتوں کو اس طرح بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں آنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 1

مطلب یہ ہے کہ ان کو جگہ جگہ بیان کرنا تجسس کر کے ان کی کمزوریوں کی تلاش کرنا۔اگر اس طرح کرے انسان تو ان لوگوں کو بگاڑے گا اور معاشرے کے امن کو بھی خراب کرے گا اور پھر جب جگہ جگہ لوگوں میں بیان کی جائیں یہ باتیں تو پھر ایسے لوگ جن میں یہ برائیاں ہیں اصلاح کی بجائے ان میں ضد پیدا ہو جاتی ہے اور پھر ضد میں آ کر وہ دوسروں کو بھی اپنے جیسا بنانے کی کوشش کرتے ہیں اپنے حلقے کو وسیع کرتے جاتے ہیں۔حجاب ختم ہو جاتا ہے اور جب حجاب ختم ہو جائے تو اصلاح کا پہلو بھی ختم ہو جاتا ہے۔

پس یہاں میں ان لوگوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جن کے سپرد جماعتی کام بھی ہیں خاص طور پر اصلاح کرنے والا شعبہ کہ انتہائی احتیاط سے اور ہمدردی کے جذبات رکھتے ہوئے اصلاح کے کام کریں۔کبھی کسی بھی فرد کو یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ میری کمزوری کی فلاں عہدیدار کی وجہ سے پردہ دری ہوئی، تشہیر ہوئی، لوگوں کو پتا لگا۔اگر یہ احساس پیدا ہو جائے تو پھر اس کا ردّ عمل بہت زیادہ سخت ہوتا ہے۔ایسے عہدیداروں کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو تمہیں جماعتی خدمت کا موقع دیا تھا اس لئے کہ میری صفات کو زیادہ سے زیادہ اپناؤ لیکن یہاں تو تم میری ستاری کی صفت سے الٹ چل کر بے چینیاں اور فساد پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہو۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے یکا و تنہا چھوڑتا ہے۔جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کرتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ایک مصیبت کم کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے یعنی جو اخلاق فاضلہ خدا تعالیٰ میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے انسان بھی عفو کرے۔خدا تعالیٰ ستار ہے انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے۔صرف زبان کے مزے اور خوشی کا ماحول پیدا کرنے کے لئے دوسروں کی برائیوں کی تشہیر انتہائی بڑا گناہ ہے جس سے ہر احمدی کو بچنا چاہئے۔ہاں کسی کی کمزوری دیکھ کر سچی ہمدردی کا یہ تقاضا ہے کہ اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے تا کہ وہ برائی یا کمزوری اس شخص میں سے ختم ہو جائے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔خاموشی سے علیحدہ ہو کر اسے نصیحت کرو اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے وہ شخص بہت قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اس کی اشاعت اور غیبت نہ کرو۔اس عیب کو دیکھ کر پھیلاؤ نہ۔نہ لوگوں کے سامنے بتاؤ نہ پیچھے بتاؤ۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے اور جب ہم اس طرح ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور بجائے ایک دوسرے کے عیب نکالنے اور دوسروں کی پردہ دری کرنے کے ایک دوسرے کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تبھی ہم وہ حقیقی جماعت بن سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنانا چاہتے ہیں اور یہی ایک حقیقی مسلمان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق حالت ہونی چاہئے اور یہی حالت ہے جو ہماری بخشش اور مغفرت اور ستاری کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عافیت میں آنے اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ایک دعا بھی سکھائی ہے جسے ہمیں کرتے رہنا چاہئے۔دعا یہ ہے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔مولیٰ! میں تجھ سے دین و دنیا مال اور گھر بار میں عفو اور عافیت کا خواستگار ہوں۔اے اللہ میری کمزوریاں ڈھانپ دے اور مجھے میرے خوفوں سے امن دے۔ اے اللہ! آگے پیچھے دائیں بائیں اور اوپر سے خود میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی مخفی مصیبت کا شکار ہوں۔

پس جب یہ دعا ہم اپنے لئے کریں تو دوسروں کے لئے بھی ایسے ہی جذبات رکھنے والے ہوں اور جب یہ حالت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پھر دعائیں قبول بھی فرماتا ہے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس کی رضا کو حاصل کرنے والے بنیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم ملک سلیم لطیف صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت ننکانہ صاحب پاکستان کا ہے یہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب کے بیٹے تھے۔70 سال ان کی عمر تھی 30؍مارچ 2017ء صبح تقریباً 9 بجے گھر سے اپنے بیٹے کے ہمراہ کچہری جاتے ہوئے راستہ میں ایک معاند احمدیت نے فائرنگ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔حضور انور نے شہید مرحوم کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلائے نیکیوں میں آگے بڑھاتا چلا جائے اور مخالفین احمدیت اور دشمنان کے بھی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

جلسہ سالانہ قادیان 2016 میں عرب احباب کی شرکت (3)

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے جلسہ سالانہ قادیان 2016 میں عرب احباب کی شرکت کے حوالے سے چند امور کا تذکرہ کیا تھا۔ اس قسط میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

☆ **مکرم غسان النقیب صاحب آف شام لکھتے ہیں کہ:** گو قادیان کے سفر کی تمنا تو دل میں موجزن تھی اور دل حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کی جائے پیدائش، آپ کے گھر اور مسجد اور آپ کے مزار مبارک کو دیکھنے کی آرزو تو دیرینہ تھی لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ تمام رکاوٹیں ختم ہو کر اس قدر جلدی سب انتظام ہو جائے گا اور ہم اس مقام کی طرف عازمِ سفر ہوں گے۔ دو روز کے طویل سفر کے دوران مَیں ایک عجیب عالمِ شوق میں رہا۔ پھر نیند سے بوجھل آنکھوں کے ساتھ جب ہم قادیان کی حدود میں داخل ہوئے تو معاً ایک عجیب نشاط اور تازگی کا احساس ہونے لگ گیا۔ منارۃ المسیح سے پھوٹتی روشنیاں دیارِ مسیح سے قربتوں کی نوید سنا رہی تھیں۔ ہم رات کے اس پہر مقرر کردہ رہائشگاہ پر پہنچے تو تن بدن میں سر سے پاؤں تک سکون و اطمینان کی لہریں سرایت کر گئیں۔

پھر نمازِ فجر سے مسیح موعودؑ کے ان مقامات کی زیارت کا عمل شروع ہوا جہاں سے آپ نے اسلام کی عزت و ناموس کی حفاظت اور اعلائے کلمۂ حق کے عظیم کام کو سرانجام دیا تھا۔ پھر جلسہ شروع ہوا تو اس کے انتظامات اور نظم و ضبط کو دیکھ کر مَیں بہت متأثر ہوا۔ میں نے پہلی بار شام سے باہر کسی بڑے جلسہ میں شرکت کی تھی۔ خلاصہ کے طور پر مَیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے قادیان میں اپنے قیام کے دوران دو باتوں میں بہت استفادہ کیا۔ ایک تو خدا کی معرفت اور اس کے قرب اور عبادت کی ایسی لذتوں کو پانے کی توفیق ملی جس کا لفظوں میں بیان ممکن نہیں ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے احمدیوں میں غریب بھی تھے اور امیر بھی، کالے بھی تھے اور گورے بھی، سب کی زبانیں مختلف تھیں، مزاج مختلف تھے، رنگ و قوم کا اختلاف تھا لیکن سب سے ملنے کے بعد ایک طرح کی محبت اور قربت کا احساس ہوتا تھا جسے شاید اخوت اور ایمان کی حلاوت سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ حقیقی خوشیوں اور روحانیت سے معمور یہ چند ایام بہت جلد گزر گئے، اگرچہ وقتِ رخصت فراق کا دکھ غالب تھا لیکن دل میں یہ خواہش عزم بن کے راسخ ہو رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دوبارہ یہاں آنے کی کوشش کریں گے۔

قادیان میں میری پہلی نماز

☆ تیونس کے ایک دوست نے بتایا کہ میں رات کو قادیان پہنچا۔ میں تو قادیان میں پہلی مرتبہ آیا تھا، صبح فجر سے پہلے جاگا تو دیکھا کہ میرے ساتھی شاید تہجد کے لئے جا چکے تھے۔ مجھے تو مسجد کا راستہ بھی معلوم نہ تھا لیکن میں جب نکلا تو جس طرف لوگ جا رہے تھے اسی سمت چلتا گیا تا آنکہ ایک مسجد میں جا پہنچا۔ وہاں مجھے دو ستونوں کے درمیان نماز کے لئے جگہ ملی۔ اگلے روز تمام عربوں کو مقاماتِ مقدسہ کا تعارفی ٹور (Tour) کروایا گیا۔ اس دوران ہم مسجد اقصیٰ میں بھی گئے۔ وہاں ہمیں دو ستونوں کے مابین ایک مقام کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ مقامِ نزولِ خطبہ الہامیہ ہے، یہاں پر حضور علیہ السلام خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تھے اور عظیم الشان معجزہ کا ظہور ہوا تھا۔ یہ سنتے ہی میری حالت عجیب ہو گئی کیونکہ یہی وہ جگہ تھی جہاں میں نے قادیان میں پہنچنے کے بعد پہلی نماز ادا کی تھی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

ڈلہوزی کا سفر

سلسلہ کی کتب میں ایک پہاڑی اور صحت افزا مقام ڈلہوزی کا تذکرہ بھی آتا ہے۔ لوگ اس علاقے میں سیر کرنے، لہو و لعب اور قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے جاتے ہیں۔ لیکن عشق و وفا کی دنیا اور ہی ہے۔ محبتوں میں ہر لحہ خیالِ وصال سے عبارت ہوتا ہے، محبوب سے محبت بڑھتی ہے تو اس کی ہر چیز سے بھی محبت ہو جاتی ہے۔ اسکے نقوشِ قدم پر چلنے کو دل چاہتا ہے، جن راہوں پر سے وہ گزرا ہو وہاں سے گزرنے کی خواہش ہوتی ہے، اور جن بام و در اور حجر و شجر پر اس کی نگاہیں پڑی ہوں ان کو دیکھنے کی آرزو پنپنے لگتی ہے۔ کچھ ایسی ہی خواہش قادیان پہنچنے والے عربوں کے دل میں ڈلہوزی کا سفر اختیار کرنے کے لئے موجزن تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے سلسلہ کی کتب میں پڑھا تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈلہوزی کا متعدد بار سفر اختیار کیا اور اس کے بارہ میں اپنے احساسات کا بھی ذکر کیا تھا۔ اس کی کسی قدر تفصیل قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے پیشِ خدمت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ڈلہوزی میں

قادیان کی جائیداد کے حقوق، مقامی زمینداروں کے لگان میں اضافہ یا درختوں کی کٹائی وغیرہ کے متعلق مقدمات کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بٹالہ، گورداسپور، امرتسر اور لاہور کے علاوہ ڈلہوزی کے بھی متعدد سفر اختیار کرنے پڑے۔ اور ڈلہوزی تک تو آپ کو ایک مرتبہ یکّہ میں اور اکثر مرتبہ پاپیادہ سفر بھی کرنا پڑا۔ ان دنوں میدانی سفر کی سہولتیں بھی میسر نہ تھیں اور یہ تو پہاڑوں کا دشوار گزار راستہ تھا جس کے طے کرنے میں یقیناً غیر معمولی بہادری، ہمت اور جفاکشی درکار تھی اور جسے آپ نے مسکراتے ہوئے چہرے سے محض رضاء الٰہی کی خاطر اختیار کیا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 71)

"عنفوانِ شباب میں بہاریں لوٹنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے تصور میں یوں کھوئے جانا آپؑ کے اس عشق کا پتہ دیتا ہے جو آپ کے قلبِ صافی میں بحرِ موّاج کی شکل میں ہر دم موجزن رہتا تھا۔ آپ دست با کار اور دل بایار کی مجسم تصویر اور عالمِ جوانی میں عشقِ الٰہی کے سانچے میں ڈھلا ہوا نفیس قالب تھے جس کے چہرہ مہرہ، طرزِ گفتگو اور کردار سے روحانیت کا نور برستا تھا جو ایک اجنبی انسان کو بھی مبہوت کر دیا کرتا تھا۔ چنانچہ ڈلہوزی ہی کے سفر کا ایک واقعہ ہے کہ آپ ایک مقدمے کے سلسلہ میں پہاڑ پر یکّہ میں بیٹھے سفر کر رہے تھے کہ راستہ میں بارش آ گئی۔ آپ اپنے ہم سفر ساتھی سمیت یکّے سے اترے اور ایک پہاڑی آدمی کے مکان کی طرف گئے جو راستہ کے پاس تھا۔ آپ کے ساتھی نے آگے بڑھ کر مالک مکان سے اندر آنے کی اجازت چاہی مگر اس نے روکا۔ اس پر ان کی باہم تکرار ہو گئی اور مالک مکان تیز ہو کر گالیوں پر اتر آیا۔ حضرت صاحب یہ تکرار سن کر آگے بڑھے، جونہی آپ کی اور مالک مکان کی آنکھیں ملیں تو پیشتر اس کے کہ آپ کچھ فرماتے اس نے اپنا سر نیچے ڈال لیا اور کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ میری ایک جوان لڑکی ہے اس لئے مَیں اجنبی آدمی کو گھر میں نہیں گھسنے دیتا مگر آپ بے شک اندر آ جائیں۔"

"زندگی کا ہر تغیر آپؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کا باعث بنتا تھا۔ ڈلہوزی کے سفروں کے متعلق اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ: "جب کبھی ڈلہوزی جانے کا مجھے اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا اور عبادت میں ایک مزہ آتا اور میں دیکھتا کہ تنہائی کے لئے وہاں اچھا موقعہ ملتا ہے۔" (تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 76 تا 77)

انہی سبزہ زاروں اور بہتے پانیوں کو دیکھنے اور اسی احساس کو محسوس کرنے کیلئے عرب احباب کے اصرار پر ہم نے ڈلہوزی جانے کا پروگرام بنایا۔ کرائے پر لی گئی گاڑیوں پر صبح سویرے نکلے اور دو گھنٹے کے سفر کے بعد ہم پہاڑی سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ یہ عمومی طور پر مٹی اور پتھر کا ملا جلا پہاڑی سلسلہ ہے۔ یہ پہاڑ درختوں سے ڈھکے ہوئے ہیں اور دُور سے سرسبز و شاداب اور دلفریب منظر پیش کرتے ہیں۔ ایسے مسحور کن نظارے جس شخص کے خیالوں کو خدا کی عبادت کی طرف مائل کرتے ہیں اور وہ ان علاقوں میں خدا تعالیٰ کی عبادت کیلئے تنہائی کا اچھا موقعہ پاتا ہے اور اس کی طبیعت بے اختیار خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے یقیناً وہ کوئی خدا کا بہت ہی پیارا وجود ہے۔ پہاڑوں کے بیچوں بیچ بل کھاتے راستے سحر انگیز مناظر کی خوبصورتی میں اور بھی اضافہ کا موجب ہوتے ہیں۔ ان راستوں کے ہر بڑے موڑ پر چند بندر امیدِ لطف پہ مثالِ سائلِ مبرم نشستہ نظر آتے ہیں۔

پہاڑی وعظ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو بھی ڈلہوزی سے خاص لگاؤ تھا اور آپ اکثر وہاں جا کر قیام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ارشاد اور مشورہ کے ماتحت جون 1911ء میں ڈلہوزی میں پادری ینگسن سے ملاقات کی اور تثلیث پر گفتگو فرمائی جسے بعد میں پہاڑی وعظ کے نام سے شائع کروا دیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 87)

اسی طرح ڈلہوزی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قرآن کریم کے متعدد حصوں کا درس بھی ارشاد فرمایا۔

بیت الفضل

ابتداءً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جب یہاں جاتے تو کرائے پر مکان لے لیتے تھے۔ بعد میں یہاں پر بیت الفضل کے نام سے ایک اپنا مکان بنوایا۔

محترمہ بی بی امۃ المتین صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ: ڈلہوزی میں کرائے کی کوٹھی راشمین میں ابّا جان (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) کے ساتھ امّاں جان اور ہم گئے ہوئے تھے۔ اس کوٹھی میں امّاں جان نے درخت پر ایک پینگ ڈلوائی ہوئی تھی۔ پینگ پر بیٹھ کر میں گایا کرتی تھی۔ پھر لکھتی ہیں کہ: ڈلہوزی میں ابا جان کی ذاتی کوٹھی بیت الفضل بن رہی تھی۔ ابھی پوری نہیں بنی تھی کہ ہم ٹھہرنے لگے تھے۔ ہم اوپر کی منزل میں رہتے تھے۔ امّاں جان برآمدہ میں بیٹھی تھیں۔ ایک دم اس قدر بادل آ گئے کہ کمروں میں بھی گھس گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد خوب زور کی بارش شروع ہو گئی۔ پھر آسمان پر بیچ میں تھوڑی سی جگہ سے بادل پھٹا اور دھوپ چمکنے لگی۔ (سیرت و سوانح سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 726 تا 727)

یادگار

ڈلہوزی کی وادیوں میں سفر کرتے کرتے بالآخر ہم اس مقام پر جا پہنچے جہاں یہ مذکورہ تاریخی عمارت تھی جسے دیکھنا ہمارے اس سفر کا ایک اہم مقصد تھا۔ جی ہاں! یہی تاریخی عمارت جس کا نام بیت الفضل ہے۔ یہاں پر ایک بڑا اسکول قائم ہے۔ سکول کی بالائی جانب پہاڑ پر بیت الفضل واقع ہے جہاں سکول کے بعض اساتذہ کی رہائش تھی۔ چونکہ سکول میں چھٹیاں تھیں اس لئے بیت الفضل بھی بند تھا۔ ہماری درخواست پر ڈیوٹی پر مامور اہلکار نے بیرونی دروازہ کھول دیا اور ہم نے اندر سے بھی اس گھر کی زیارت کر لی۔ گھر کی لکڑی والی سیڑھیاں ابھی تک مضبوط اور محفوظ ہیں جبکہ بیرونی دروازے اور کھڑکیاں کسی قدر خستہ حالی کا شکار ہیں۔ دوسری منزل اور بیک سائیڈ والی بالکونی بھی ابھی تک محفوظ ہے۔ اس گھر کی زیارت اور تصاویر لینے اور کچھ وقت وہاں گزارنے کے بعد ہم شام کے وقت وہاں سے واپس قادیان پہنچ گئے۔

بٹالہ کے راستے میں

قادیان کے مضافاتی علاقوں میں سے دو مقامات ایسے ہیں جہاں پر عرب احباب نے بطور خاص جانے کا پروگرام بنایا۔ ان میں سے ایک وہ نہر ہے جہاں تک حضرت مسیح موعودؑ آنے والے مہمانوں کو وقت رخصت وداع کرنے کیلئے ساتھ جاتے تھے۔ اور جب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت اور آپ سے ملاقات کے بعد قادیان سے روانہ ہوئے تو حضور علیہ السلام اپنے چند اصحاب کے ہمراہ اسی نہر تک صاحبزادہ صاحب کو رخصت کرنے کیلئے تشریف لائے تھے اور یہیں پر ہی کسی جگہ صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں پر گر گئے تھے اور آپؑ نے یہ کہتے ہوئے اٹھنے کا ارشاد فرمایا تھا کہ: اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب۔

(ماخوذ از سیرت المہدی روایت نمبر 360و715)

اس نہر سے کچھ دور ہی جانبِ بٹالہ وہ مقام ہے جہاں ایک قدیم درخت ابھی تک قائم ہے۔ اس مقام کو اُس زمانے میں تکیہ دوانی وال کہا جاتا تھا اور بٹالہ جاتے ہوئے حضور علیہ السلام کبھی کبھار یہاں بھی رکا کرتے تھے۔ نیز جب حضور علیہ السلام کا جنازہ لاہور سے قادیان لایا گیا تو جنازہ کو یہیں پر رکھ کر صحابہ نے نماز فجر ادا کی تھی۔

(ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد 2 ص 550)

ہر دو مقامات پر عرب احباب کی عجیب جذباتی حالت تھی۔ حضور علیہ السلام کا زمانہ یاد آ رہا تھا اور ان ایام کی یاد میں آنسوؤں کی جھڑی لگتی جا رہی تھی۔

......(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10رفروری 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 20

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الامان تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا پُرجوش استقبال کیا اور نعرے بلند کئے۔ بچوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مبلغ سلسلہ لائیڈ منسٹر طارق عظیم صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بارہ بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی: عزیز حسن احمد، محمد طلحہ اٹھوال، تفرید احمد منگلا، عشیل حبیب قریشی، محمد روحان، ہاشم عیان شہزاد، عامر اختر مرزا، بازل احمد، نبیل احمد ملک۔ عزیزہ ماہ نور ملک، مقیط ہارون ملک، تحسین ناصر شیخ۔ حضور انور نے فرمایا یہاں کے بچوں اور بچیوں نے اچھا قرآن کریم پڑھا ہے۔ باقی جگہوں پر بھی ایسا ہی معیار ہونا چاہئے۔ تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی جس کے ساتھ باقاعدہ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

لائیڈ منسٹر میں حضور انور کے استقبال اور مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایڈمنٹن سے بھی بڑی تعداد میں احباب اور فیملیز یہاں پہنچی تھیں۔ مسجد کا ہال مرد احباب سے بھرا ہوا تھا۔ خواتین کیلئے مسجد کے قریب ہی ایک E.Slaird سکول میں ایک ہال حاصل کرکے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ واپس تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

6/نومبر 2016ء (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الامان میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

مسجد بیت الامان کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب

آج مسجد بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے ایگریکلچر ایکزیبیشن ایسوسی ایشن سنٹر میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے روانہ ہوئے اور بارہ بجے مذکورہ Exhibition سنٹر میں آمد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں درج ذیل مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔

(1) ممبر صوبائی اسمبلی صوبہ سسکاچوان مسٹر کالن ینگ (2) سابق ممبر پارلیمنٹ جان گورلے (3) سابق ممبر پارلیمنٹ جیسن کینّی (4) میئر لائیڈ منسٹر گرلیڈ آلبیرس (5) پروونشل کورٹ جج کم ینگ

ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب سے تعارف حاصل کیا اور گفتگو فرمائی۔ اس موقع پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے بھی موجود تھے۔

مسجد نور کیلگری کے افتتاح کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس مسجد کا افتتاح 2008ء میں ہوا تھا اور کینیڈا کے سابق پرائم منسٹر Stephen Harper بھی مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ زراعت کے حوالہ سے بھی بات چیت ہوئی کہ اس علاقہ میں کون کون سی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔

بعد ازاں بارہ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل جملہ مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج کی اس تقریب میں 49 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ جن میں صوبائی اسمبلی کے ممبر، سابق ممبران پارلیمنٹ، میئر لائیڈ منسٹر، میئر نارتھ Battlefords، ڈپٹی میئر، کونسلرز، چرچ کے نمائندے، صوبائی کورٹ کے جج، ڈاکٹرز، Fire Chief اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عطاء اللہ علیم صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ محمد سلمان صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنا تعارفی استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

مہمانوں کے استقبالیہ ایڈریسز

☆ بعد ازاں لائیڈ منسٹر کے میئر **Gerald Aalbers** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: میں بحیثیت میئر لائیڈ منسٹر کے سارے شہر کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کینیڈا میں جماعت کی پچاس سالہ جوبلی اور یہاں مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے آپ نے ہمارے ساتھ اچھا وقت گزارا ہوگا۔ میں خلیفۃ المسیح کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس شہر کو رونق بخشی۔ مجھے امید ہے کہ آپ لائیڈ منسٹر میں گزرے ہوئے وقت سے محظوظ ہوئے ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ آپ دوبارہ بھی یہاں تشریف لائیں گے۔

☆ اسکے بعد **Legislative اسمبلی کی ممبر Collen Young** صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا: سب سے پہلے میں احمدیہ مسلم جماعت کی شکرگزار ہوں جنہوں نے مجھے مسجد بیت الامان کے افتتاح پر دعوت دی ہے۔ یہ ایک بہت اچھا موقع ہے جہاں ہم دوسرے مذاہب کے ماننے والوں، سیاستدانوں اور معاشرے کے دیگر افراد کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔ موصوفہ نے کہا: میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس افتتاح کے موقع پر صوبہ سسکاچوان کے وزیر اعلیٰ BRAD WAL کی طرف سے آپ سب لوگوں کو خوش آمدید کہنے کا موقع مل رہا ہے۔ صوبہ سسکاچوان کی ایک سو گیارہ سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ یہ لوگوں کو خوش آمدید کہنے والا صوبہ ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ معاشرے کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔ موصوفہ نے کہا: ہمارے صوبہ کی بنیاد ہی مل جل کر کام کرنے اور ایمان داری، محنت، عزم اور جدّت پسندی جیسی اقدار پر رکھی گئی ہے۔ ہم امن سے محبت کرنے والے لوگوں کے طور پر جانے جاتے ہیں اور جہاں بھی مدد کی ضرورت ہو ہم پیش پیش ہوتے ہیں اور احمدی مسلمانوں نے یہاں آکر ان اقدار کو مزید مضبوط کیا ہے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں اور ہمیں احساس ہے کہ یہاں کے احمدی کس طرح خلیفۃ المسیح کی قیادت میں انسانیت کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ موصوفہ نے کہا: جماعت احمدیہ کی کئی چیزوں کی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں اور کینیڈا میں بھی بھوک کو ختم کرنے کے لئے ایک پروگرام شروع کیا ہے جس کے ذریعہ ایک ملین پاؤنڈ کا کھانا اکٹھا کیا گیا ہے اور مختلف فلاحی اداروں میں اس کو تقسیم کیا ہے۔ آپ لوگوں نے بہت سے اولڈ ہومز میں وقت گزارا ہے اور کئی ہسپتالوں میں خون کے عطیات دیئے ہیں اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ آپ لوگوں نے ہائی وے کی صفائی کا بھی پروگرام کیا۔ آپ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور انہیں اسلام کی سچی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے مختلف مذاہب کی کانفرنسز منعقد کیں۔ موصوفہ نے کہا: آپ کی جماعت جو کام کرتی ہے مجھے اس پر فخر ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ آپ آئندہ بھی یہ کام اس شہر لائیڈ منسٹر اور صوبہ سسکاچوان میں کرتے رہیں گے۔ مجھے اس بات پر بھی بہت فخر ہے کہ اس صوبہ کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایک احمدی مسلمان، محمد فیاض صاحب، قانون ساز کمیٹی کے ممبر بنے ہیں جو آج اس پروگرام میں بھی شامل ہیں۔ فیاض صاحب میرے ساتھ کام کرتے ہیں اور اسمبلی میں میری سیٹ کے ساتھ ہی بیٹھتے ہیں۔ یہ روزانہ بہت محنت اور ایمان داری سے کام کرتے ہیں تاکہ ریجائنا پاسکوئیل کے لوگوں کے لئے مزید بہتری پیدا کرسکیں۔

موصوفہ نے کہا: آج ہم کینیڈا میں احمدیہ مسلم جماعت کا 50واں سال منا رہے ہیں اور اس شہر میں مسجد کی تعمیر بھی اسی کا حصہ ہے۔ میں آپ کو مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دیتی ہوں۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس مسجد میں جہاں لوگ خدا تعالیٰ کی عبادت کرسکیں گے وہیں یہ مسجد تعلیم بھی مہیا کرے گی اور اس کے ذریعہ معاشرے کی خدمت کے کام بھی ہوں گے۔ موصوفہ نے کہا: میں ایک مرتبہ پھر خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتی ہوں اور شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ اس شہر میں آئے اور روحانی لحاظ سے لوگوں کی رہنمائی کی۔ خلیفۃ المسیح کی یہاں تشریف آوری ہمارے شہر کیلئے بہت بابرکت ہے۔ یہاں سسکاچوان میں بھی ہم اسی تحریک کو اپناتے ہیں کہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'، ہم بہت خوش ہیں کہ ہمارا تعلق ہر مذہب اور ثقافت سے ہے۔ ہم متحد ہوکر ایک مضبوط صوبہ اور ملک بنا رہے ہیں۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس کے آخر میں کہا: آپ سب کا شکریہ کہ آپ سب یہاں آئے اور آپ نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں سسکاچوان کی حکومت کی طرف سے بول سکوں۔ آپ سب کو بہت مبارک ہو۔

☆ بعد ازاں **Jason Kenney سابق ممبر آف پارلیمنٹ** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے بسم اللہ الرحمان الرحیم اور السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کو ایک مرتبہ پھر کینیڈا میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے ہمارے ساتھ کچھ ہفتے کینیڈا میں گزارے ہیں جو کینیڈا میں احمدیہ مسلم جماعت کی جڑیں مزید مضبوط کرنے کا باعث بنے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو اِنٹیگریشن کیلئے ایک نمونہ کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ اس جماعت نے کینیڈا کے اندر کثرت کے ساتھ پائی جانے والی دیگر کمیونٹیز کے باوجود اپنے مذہب اور اپنی شناخت کو قائم رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو ہر طرح سے اسلام پر عمل پیرا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر کینیڈین بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جماعت نئے آنے والوں کیلئے ایک بہت اچھی مثال ہے۔ موصوف نے کہا: شاید ہمارے بہت سے کینیڈین لوگوں کو یہ نہیں پتا کہ احمدیہ مسلم جماعت کی مختلف ملکوں میں روزانہ مخالفت کی جاتی ہے۔ ان کو یہ بھی نہیں معلوم ہوگا کہ اکثر احمدی مسلمان جو کینیڈا میں آئے ہیں وہ رفیوجی بن کر آئے ہیں، اور ان میں کچھ تو پاکستان اور انڈونیشیا میں اور دوسرے ممالک میں سخت مخالفت جھیل کر یہاں کینیڈا پہنچے ہیں جو کہ بہت پر امن، خوشحال اور آزاد ملک ہے۔ اس لئے احمدیوں اور کینیڈا کا آپس میں ایک پیار کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ اس موجودہ دور کی شدت پسندی کے مسئلہ کا تریاق ہے۔ موصوف نے کہا: احمدی خود شدت پسندی کا شکار ہیں لیکن اس کے باوجود اسلام کی ایسے رنگ میں تبلیغ کرتے ہیں کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے۔ جماعت احمدیہ کا نعرہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' ہر قسم کی نفرت، فساد، تعصب اور شدت پسندی کا تریاق ہے۔ یہ جماعت اس نعرے میں سچے طور پر یقین رکھتی ہے اور اس کا روزمرہ کی زندگی میں ثبوت بھی دیتی ہے۔ موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح کی یہاں موجودگی کینیڈا کیلئے ایک خوش خبری کے طور پر ہے۔ لائیڈ منسٹر میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جیسی شخصیات بہت کم آتی ہیں۔ اسلئے یہ لائیڈ منسٹر کیلئے ایک تاریخی دن ہے۔ میرے خیال میں تو یہ البرٹا اور سسکاچوان دونوں صوبوں کیلئے ایک تاریخی دن ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے کینیڈا کو بہت کچھ دیا ہے۔ خدا آپ سب پر اور ہمارے ملک کینیڈا پر اپنی برکتیں اور فضل نازل کرے۔ آپ سب کا شکریہ۔

☆ اس کے بعد **میڈیا کے نمائندہ John Gormeley جو کہ John Gormeley Show کے میزبان ہیں** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ ان کا یہ پروگرام بہت مشہور ہے اور سسکاچوان میں بڑی باقاعدگی سے ہر صبح دیکھا جاتا ہے۔ موصوف نے اپنے ایڈریس کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا: میں خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سسکاچوان کے ایک براڈ کاسٹر اور جماعت کے دوست ہونے کی حیثیت سے اپنی کمیونٹی کی طرف سے خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے خلیفۃ المسیح کا انٹرویو لینے کا اعزاز ملا۔ اور کچھ دیر پہلے میں نے ایک دلچسپ نشان دیکھا کہ دنیا کے بڑے مذاہب میں سے ایک مذہب کا سربراہ کھیتی باڑی کرنے والوں سے کھیتی باڑی کے بارے میں سوال کر رہا تھا۔ میرے خیال میں دنیا کا شاید ہی کوئی مذہبی لیڈر ایسا ہو جو لوگوں سے کھیتی باڑی کے مسائل مثلاً گندم اگانے وغیرہ کے بارے میں بات چیت کرے۔ موصوف نے کہا: مجھے گزشتہ سال ٹورونٹو میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا تھا تب مجھے اندازہ ہوا کہ جماعت احمدیہ کے مقامی لوگوں کے ساتھ کتنے اچھے تعلقات ہیں۔ JassorKenney نے بھی اس بات کا ذکر کیا کہ جماعت کی دنیا کے مختلف حصوں میں مخالفت ہو رہی ہے لیکن اسکے باوجود احمدی اس ملک کے باسی ہونے کی حیثیت سے اس کو بہتر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور یہ ہم سب کیلئے ایک نمونہ ہے۔ موصوف نے کہا: پس اپنی طرف سے اور اپنے دوستوں کی طرف سے مَیں آپکی دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور لائیڈ منسٹر کی طرف سے آپ لوگوں کو اس غیر معمولی ترقی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

ان مہمانوں کے مختصر ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 بجکر 40 منٹ پر حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ اس

خطاب کا اردو ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمان الرحیم سے فرمایا اور تمام مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اس کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** سب سے پہلے میں اس موقع پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج سہ پہر ہماری نئی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ آج کی یہ تقریب کوئی سیاسی یا دنیاوی تقریب نہیں ہے اور نہ ہی اس کے انعقاد کا مقصد دنیاوی معاملات پر بحث کرنا ہے بلکہ یہ خالصتاً ایک مذہبی تقریب ہے جو ایک اسلامی جماعت کی طرف سے بنائی جانے والی ایک مذہبی عبادتگاہ یعنی 'مسجد بیت الامان' کے افتتاح کی تقریب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ ہم اس وقت ایک مشکل دور سے گزر رہے ہیں اور دنیا کا مستقبل بتدریج غیر یقینی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بہت سے ملکوں بالخصوص مسلمان ممالک میں تنازعات میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جسے ذرہ بھر بھی حالاتِ حاضرہ میں دلچسپی ہے وہ شاید مسلمانوں اور مساجد کے بارہ میں منفی تاثر ہی رکھتا ہو اور انہیں خوف وخدشہ کی نظر سے دیکھتا ہو۔ تقریباً ہر خبرنامہ میں قتل وغارت اور تشدد کی رپورٹیں آ رہی ہوتی ہیں کہ حکومتیں مقامی باغیوں سے لڑ رہی ہیں اور خانہ جنگی کی شکل میں گھناؤنے ظلم ڈھائے جا رہے ہیں جن کے ذریعہ ہزاروں معصوم لوگ نشانہ بن رہے ہیں اور قتل ہو رہے ہیں۔ یہ درندگی نہایت لرزہ انگیز اور انسانیت کے لئے شرم کا مقام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم دیکھ رہے ہیں کہ چھوٹے موٹے اسلحہ کی بجائے نہایت خوفناک اور دہشتناک میزائل اور بھاری بم چلائے جا رہے ہیں اور فضائی حملے معمول بن چکے ہیں۔ شہر اور قصبے ملیا میٹ ہو رہے ہیں۔ گلیوں میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ اَن گنت لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور اپنے عزیزوں کو کھو چکے ہیں۔ میڈیا ساری دنیا میں ان مظالم کے حوالہ سے مسلسل خبریں نشر کر رہا ہے۔ اسلئے یہ کوئی حیرانی والی بات نہیں ہے کہ بعض غیر مسلموں کے اندر خوف اور خدشات پیدا ہو چکے ہیں۔ بعض ملکوں میں تو یہ خدشات بڑھ رہے ہیں اور مسلمانوں سے نفرت اور تعصب میں اضافہ نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان باتوں کی روشنی میں آپ کا ایک مسجد کی افتتاحی تقریب جو کہ خالصتاً اسلامی تقریب ہے میں شرکت کرنا آپ کی جرأت کی اعلیٰ مثال ہے۔ یہ اس بات کی بھی علامت ہے کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہوتا جو اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں کہ اسلام انتہاپسندی یا شدت پسندی کا مذہب ہے۔ بلکہ آپ کو اس بات کی سمجھ بوجھ ہے کہ مسلمان ممالک میں امن کے فقدان اور فساد کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلمان ممالک میں امن کا فقدان اور فساد کسی بھی طرح اسلامی تعلیمات کے ساتھ منسلک نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اس بات کا احساس ہے کہ یہ فسادات دراصل مقامی حکومتوں اور باغی گروہوں کی ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی احمقانہ روش اور ذاتی مفادات کو ہر چیز پر ترجیح دینے کے نتیجہ میں ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس آپ کو احمدی مسلمانوں سے مل کر پتا چل گیا ہوگا کہ ہمارے عقائد اور اعمال تو مسلم دنیا میں ہونے والے ظلم اور ناانصافی سے کلیۃً منافی ہیں۔ دنیا کے کسی بھی قصبہ، شہر اور ملک میں رہنے والا ہر احمدی ہر قسم کی انتہاپسندی کی مذمت کرتا ہے اور چند مسلمان ملکوں میں ہونے والے فساد اور کشت وخون پر شدید غم اور دُکھ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح جب ہم خودکش اور دیگر سفاکانہ حملے دیکھتے ہیں جو کہ نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ اب مغربی ممالک میں بڑھ رہے ہیں تو ہمیں شدید دکھ ہوتا ہے۔ ہم تہہ دل سے اس ظلم و بربریت کی مذمت کرتے ہیں اور اسے مکمل طور پر اسلامی تعلیمات کے برعکس سمجھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض جو یہاں موجود ہیں یا بعض مقامی لوگوں کو اس مسجد کے کھلنے پر تحفظات ہوں باوجود اس کے کہ احمدی مسلمان فطرتی طور پر امن پسند اور روادار ہیں۔ دنیا کے موجودہ حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کے یہ تحفظات کچھ حد تک جائز ہیں اس لئے میں ایک مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ آپ کا اس تقریب میں شامل ہونا آپ کی بے انتہا بہادری اور وسعت قلبی کی علامت ہے۔ آپ کے اس نیک اور قابلِ تعریف عمل پر میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ میرے شکر کے یہ جذبات محض رسمی یا دکھاوا نہیں ہیں بلکہ یہ جذبات خالص اور میرے مذہب اور عقیدہ کے عین مطابق ہیں۔ کیونکہ بانی اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے ساتھی کا شکرگزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں بن سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ دوسروں کا شکرگزار بننا وصلِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا یہ شکرگزاری دراصل ایک حقیقی مسلمان کیلئے نہایت اہم اصول ہے اور اسلام کی کامل اور پرامن تعلیمات کی خوبصورت مثال ہے۔ مزید یہ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مسلمانوں کو صرف مسلمانوں کا ہی شکر ادا کرنا چاہئے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر ایک کا شکریہ ادا کرنا چاہئے خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہو۔ پس جہاں میرے یہ شکر کے جذبات دل کی گہرائیوں سے ہیں وہیں یہ میرا مذہبی فریضہ بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان چند تعارفی کلمات کے ساتھ میں آپ کے سامنے مساجد اور ان کے مقاصد کے حوالہ سے بات کروں گا۔ اسلامی عبادتگاہ کیلئے عربی لفظ مسجد استعمال ہوتا ہے جس کے لفظی معانی ایک ایسی جگہ کے ہیں جہاں لوگ مکمل انکساری اور اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے جمع ہوں۔ اگر کوئی شخص اس کسرِ نفسی کے ساتھ مسجد میں داخل ہو جبکہ وہ اپنے آپ کو ایک انتہائی معمولی خیال کر رہا ہو تو وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ دوسروں کو نقصان پہنچائے یا کسی دشمنی یا فساد کی وجہ بنے۔ ایک مسلمان جو اپنی نمازیں انکساری کے ساتھ ادا کرتا ہو وہ ایک رحم دل، شفیق اور دوسروں کا خیال رکھنے والا ہوگا اور غیر اخلاقی و غیر قانونی سرگرمیوں اور ہر قسم کی بدی سے پرہیز کرنے والا ہوگا۔ اس لئے مساجد فتنہ وفساد کو پھیلانے کی بجائے لوگوں کو اپنے خالقِ حقیقی کی عبادت کے لئے عاجزی کے ساتھ اکٹھا کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت 3 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ایک قوم کی (تمہارے ساتھ یہ) عداوت کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم زیادتی کرو۔ اور تم نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں باہم (ایک دوسرے کی) مدد کرو اور گناہ اور زیادتی (کی باتوں) میں (ایک دوسرے کی) مدد نہ کیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کی سزا یقیناً سخت (ہوتی) ہے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ ہمیشہ امن کے ساتھ رہنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان ابتدائی مسلمانوں کو، جن پر نہایت سفاکانہ ظلم ہوئے، بے انصافی کا مرتکب ہونے اور ظالم لوگوں کے خلاف ایک حد سے زیادہ تجاوز کرنے سے منع فرمایا ہے باوجود اس کے کہ اِن ظالموں نے مسلمانوں کو خانہ کعبہ جو کہ اسلام کی سب سے زیادہ مقدس جگہ ہے میں داخل ہونے سے روکا تھا۔ لہٰذا قرآن کریم نے مسلمانوں کیلئے ایک فقید المثال انصاف، رواداری اور برداشت کا معیار قائم کر دیا جس کے مطابق ان کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ بھی تقویٰ، رحم اور نیک نیتی سے کام لیں جنہوں نے مسلمانوں کی مذہبی آزادی سلب کرنے کی کوشش کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ کشیدہ ترین حالات میں بھی بدلہ یا انتقام کی بجائے شرافت اور ہر ممکن اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کریں۔ اس لئے یہ واضح ہو کہ حقیقی مساجد سے خائف ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کوئی نفرت یا انتقام لینے کی جگہ نہیں بلکہ یہ مساجد تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے امن، ہم آہنگی اور اتحاد کی آماجگاہ کے طور پر تعمیر کی جاتی ہیں۔

قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 37 میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے کہ اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ (بہت) احسان (کرو) اور (نیز) رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو (میں بیٹھنے) والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو (ان کے ساتھ بھی) اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ تمام لوگوں کے ساتھ ہر موقع پر بہترین اخلاق اور اعلیٰ اقدار کا مظاہرہ کریں۔ یہ آیت مسلمانوں سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ رنگ ونسل اور ذات پات سے بالا ہو کر پیار محبت سے انسانیت کی خدمت کریں اور اس کا دائرہ کار قریبی عزیزوں جس میں ان کے والدین، رشتہ دار اور دوست احباب آتے ہیں سے شروع ہو کر غریب، ضرورتمند، یتامیٰ اور معاشرے کے دیگر محروم لوگوں تک جا پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح مسلمانوں کو اپنے ہمسایوں سے پیار کرنے، ان کی حفاظت کرنے اور ان کا احترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہمسائیگی کا دائرہ کار بھی نہایت وسیع ہے۔ ہمسایوں میں صرف وہ لوگ شمار نہیں ہوتے جو آپ کے قریب رہتے ہوں بلکہ بہت سے لوگ یعنی آپ کے ساتھ کام کرنے والے اور آپ کے ساتھ سفر کرنے والے بھی ہمسائے ہی کہلاتے ہیں۔ پس اسلام میں محبت کا دائرہ لامتناہی ہے۔ اس لئے ایک حقیقی مسلمان کیونکر دوسروں کو نقصان پہنچانے یا معاشرہ میں بدامنی پھیلانے کی وجہ بن سکتا ہے؟ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمان ہرگز تکبر اور غرور کا شکار نہ بنیں بلکہ ہمیشہ عاجزی اور انکساری اختیار کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اسلام کا طریق ہے اور یہ حقیقی مسلمان کا طریق ہے۔ جس کا مغز یہی ہے کہ اسلام ہر مسلمان سے تمام بنی نوع انسان کیلئے محبت اور ہمدردی کا مظاہرہ کرنے کا تقاضہ کرتا ہے۔ اسلام مسلمان پر فرض قرار دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ خوشیاں بانٹے اور دوسروں کی تکلیف اور دکھ کو اپنی تکلیف اور دکھ سمجھے۔ مختصر یہ کہ ایک حقیقی مسلمان ایسا شخص ہے جو رحمدل اور غمخوار ہے اور ایک حقیقی مسجد ایسی جگہ ہے جو تمام انسانیت کے لئے امن اور تحفظ کا گہوارہ ہے۔ پس ان نیک اور کامل تعلیمات کی روشنی میں کیسے ممکن ہے کہ ایک مسجد کو خطرہ یا خوف کی جگہ سمجھا جائے؟ یقیناً جب بھی اور جہاں بھی احمدی مسلمان مساجد تعمیر کرتے ہیں ان کے دو ہی مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی دائیگی کی جائے اور دوسرا انسانیت کے حقوق کی ادائیگی کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری مساجد اس مقصد کو لے کر تعمیر کی جاتی ہیں کہ لوگوں کو متحد کیا جائے، ہمسایوں اور مقامی لوگوں کی خدمت کی جائے۔ ہماری مسجدیں وہ روشن مشعلیں ہیں جن سے امن، محبت اور انسانیت کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہم نے مساجد تعمیر کی ہیں یا جماعتیں قائم کی ہیں وہاں ہم نے مقامی لوگوں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کی ادائیگی کو بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ وابستہ کر رکھا ہے۔ ہمارا دین ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ اگر ہم اپنے گرد وپیش بسنے والوں کے ساتھ پیار، محبت ہمدردی کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو ہماری عبادتیں اور دعائیں بے معنی ہیں۔ چنانچہ اس تعلیم کی روشنی میں ہم معاشرہ کے کمزور اور غریب افراد کو بہترین مستقبل مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر افریقہ اور دنیا کے بعض دوسرے حصوں میں جماعت احمدیہ مسلسل مقامی لوگوں کی خدمت کر رہی ہے اور مذہب، عقیدہ اور رنگ ونسل سے بالا ہو کر ان کی ضروریات پوری کر رہی ہے۔ ہم دنیا کے پسماندہ ترین علاقوں میں ہسپتال اور اسکول تعمیر کر کے انہیں طبی سہولیات اور تعلیم مہیا کر رہے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو صاف پینے کا پانی بھی مہیا کر رہے ہیں۔ یہاں مغربی ملکوں میں پانی کی اصل قدر کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ ہمارے نلوں اور ٹوٹیوں سے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

کلام الامام

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مسلسل پانی بہتا رہتا ہے۔ جب آپ افریقہ کے دور دراز علاقوں میں جائیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کس طرح پانی بھرنے کیلئے چھوٹے چھوٹے بچے سخت گرمی میں اپنے سروں پر برتن رکھے کئی کئی میل پیدل سفر کرتے ہیں تو تب آپ کو اندازا ہوتا ہے کہ پانی دراصل کس قدر بیش قیمت نعمت ہے اور وہ پانی جس کیلئے یہ بچے اپنی جان جوکھم میں ڈالتے ہیں شاذ ہی صاف ہوتا ہے بلکہ عموماً ایسا پانی آلودہ اور بیماریوں کا موجب ہوتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم ان لوگوں کی مشکلات دور کرنے کیلئے وہاں پانی کے کنویں اور نلکے لگاتے ہیں جو ان کی دہلیز پر انہیں پینے کا صاف پانی مہیا کرتے ہیں۔ یہ محروم لوگ جب پہلی مرتبہ پینے کا صاف پانی دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں پر آنے والی خوشی نا قابل بیان ہوتی ہے۔ یہ بچے اپنے سروں پر مٹی کے برتن رکھ کر گھنٹوں چلنے کی بجائے اُن سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو ہماری جماعت تعمیر کرتی ہے۔ ہم انہیں ان کے غربت کے طوق سے نجات دلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ یہ بچے بڑے ہوکر نہ صرف اپنے خاندانوں بلکہ اپنی قوم کی بھی خدمت کر سکیں۔ ہم احمدی مسلمان اپنے ہمسایوں اور حاجتمندوں کی خدمت کر کے راحت اور سرور حاصل کرتے ہیں کیونکہ اس طرح ہم اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے کے قابل بنتے ہیں۔ ہم ان محرومی کا شکار لوگوں کے کندھوں سے مایوسی کا بوجھ اتار کر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی اسلام ہے جس میں مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے علاوہ یکسوئی سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس محدود وقت میں مَیں آپ لوگوں کو مختصراً اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف کروا سکا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے ان الفاظ کو سن کر آپ کی ڈھارس بندھی ہوگی۔ اگر کسی کے ذہن میں پہلے کوئی تحفظات تھے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اب دور ہو چکے ہوں گے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ انشاء اللہ آپ لوگ خود دیکھیں گے کہ یہ مسجد صرف احمدیوں کی عبادتگاہ نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے امن کا مرکز ہے۔ آپ خود اس بات کا مشاہدہ کریں گے کہ اس علاقہ میں رہنے والے احمدی مسلمان پہلے سے زیادہ اپنے ہمسایوں اور معاشرہ کی خدمت کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میری دعا ہے کہ ہمارے ہمسائے اور معاشرے کے تمام افراد خود مشاہدہ کریں گے کہ یہاں کے مقامی احمدی دوسروں کو فائدہ پہنچانے، ان کا خیال رکھنے اور ان کی خدمت کرنے کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں گے۔ اور میری دعا ہے کہ ہم کبھی کسی کو تکلیف یا دکھ دینے والے نہ ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی اس پر عمل کریں گے اور بے غرض ہوکر کشادہ دلوں کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا آج اس پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ختم ہوا مہمانوں نے کھڑے ہوکر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کافی دیر تک تالیاں بجائیں۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد مہمانوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔ بعد ازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے باری باری حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی، ہر ایک نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضورانور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ مہمانوں سے ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد یہ تقریب دو بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔

پریس کانفرنس

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹ موجود تھے۔

1-The Vermillion Standard
2-Lloyd Minister Goat Radio 106.1
3-Lloyd Minister News Cape Tv News
4-Lloyd Minister Meridian Booster

لائیڈ منسٹر میں جماعت کی تاریخ میں یہ پہلی پریس کانفرنس تھی۔ جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درج ذیل سوالات کئے۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے لائیڈ منسٹر کے سفر کی وجہ کیا بنی کیونکہ لائیڈ منسٹر Prairie میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے؟** اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہماری جماعت کی یہاں یہ پہلی مسجد ہے۔ اس عمارت کی تعمیر بطور مسجد تو نہیں ہوئی تھی لیکن ایک عمارت کو تبدیل کر کے اسے مسجد کی شکل دی گئی ہے۔ اب ہمارے پاس کم از کم باجماعت نماز کیلئے جگہ موجود ہے۔ مساجد ہمارے لئے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ نہ صرف عبادت کے لئے بلکہ مل بیٹھنے کے لئے بھی۔ چونکہ میں کینیڈا کا دورہ کر رہا ہوں تو میں نے مناسب سمجھا کہ کیلگری جاتے ہوئے لائیڈ منسٹر میں بھی کچھ دیر قیام کروں۔

☆ **ایک دوسرے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لائیڈ منسٹر کے لوگوں کو کیا پیغام دینا چاہیں گے جو کہ اسلام کے بارہ میں کچھ تحفظات بھی رکھتے ہیں؟** یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اور یہاں کے لوگ اسلام سے متعارف بھی نہیں ہیں اور احمدیت سے بالکل ناواقف ہیں۔ اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ نے میرا خطاب تو سن لیا ہے جس میں یہ ساری باتیں بیان کی جا چکی ہیں۔ لوگوں کو مسلمانوں اور خاص طور پر احمدی مسلمانوں سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم احمدی مسلمان اسلام کی سچی تعلیمات پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگر میں اسلام کی تعلیمات کو اختصار کے ساتھ دو جملوں میں بیان کروں تو وہ یہ ہے کہ اپنے خالق حقیقی سے محبت کرو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ نیز اس کی مخلوق سے محبت کرو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ اس تعریف کے بعد میرے خیال میں لائیڈ منسٹر کے کسی شخص کے ذہن میں خوف نہیں ہونا چاہئے۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے جماعت احمدیہ کی صوبہ سسکاچوان اور کینیڈا میں ترقی کے بارہ میں کیا تاثرات ہیں؟** اس پر **حضورانور نے فرمایا:** کینیڈا میں مختلف تہذیبوں، ثقافتوں اور رنگ ونسل سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں۔ جو احمدی یہاں آرہے ہیں زیادہ تر تو پاکستان سے ہیں اور کچھ شام اور افریقہ کے ممالک سے ہیں۔ اور ہماری جماعت اس وقت مہاجرین اور پناہ گزینوں کی آمد سے بڑھ رہی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جو پیغام ہم لوگوں کو پیش کر رہے ہیں اسے یہاں کے مقامی باشندے بھی قبول کریں گے۔ کیونکہ جب آپ لوگوں کو کوئی اچھی چیز دیتے ہیں یا اچھا پیغام دیتے ہیں تو لوگ اسے قبول بھی کرتے ہیں۔

☆ **ایک اور جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جیسا کہ آپ نے ذکر کیا کہ آپ کینیڈا کا دورہ کر رہے ہیں تو اس دوران آپ کو بہت سے سیاسی لیڈروں سے بھی ملنے کا موقع ملا ہوگا۔ ان لوگوں کے کیا تاثرات ہیں؟ اور اسلام اور مسلمانوں کے یہاں مقبول ہونے کے حوالہ سے آپ کا اپنا کیا تاثر ہے؟ کیا یہاں کے لوگوں کا اسلام کے بارہ میں خوف کم ہوگا؟** اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میں تو صرف آپ کے سیاسی لیڈروں سے ملا ہوں۔ وہ تو مذہب کے معاملہ میں لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر جماعت سے واقف ہیں۔ ابھی تک جتنے لیڈرز سے ملا ہوں انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور ان کو علم ہے کہ انہیں جماعت احمدیہ سے کوئی خطرہ نہیں۔ ہماری جماعت ہر طرح سے کینیڈین معاشرے کا حصہ ہے اور ہم جس ملک میں سکونت اختیار کرتے ہیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر کہ 'وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے' عمل کرتے ہیں۔ تو اگر ہم اس تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کریں تو میرا نہیں خیال کہ ان کو اسلام کے بارہ میں کوئی شکوک وشبہات ہوں گے۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا وقت یہاں کیسا گزرا؟ کیا آپ کو یہاں آکر خوشی ہوئی اور کیا آپ اپنی جماعت سے مطمئن ہیں؟** اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میں جب بھی کہیں جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ افرادِ جماعت ترقی کر رہے ہیں اور جماعت ترقی کر رہی ہے اور لوگ اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ اب ہماری یہاں مسجد بھی ہے اور موقع بھی کہ اسلام کی سچی اور صحیح تعلیمات لوگوں تک پہنچائی جائیں تو مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے اور میری دعا ہے کہ یہ لوگ پہلے سے بڑھ کر ترقی کرتے چلے جائیں۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ اپنے احباب جماعت کو لائیڈ منسٹر آنے کی حوصلہ افزائی کریں گے؟** اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر یہاں پر ملازمتیں ہیں تو پھر میں ضرور یہاں آنے کے لئے کہوں گا۔ ہم نے سالوں پہلے اپنے احباب جماعت کو سسکاچوان آنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اسی وجہ سے یہاں اب جماعت قائم ہے ورنہ یہاں جماعت نہ ہونے کے برابر تھی۔ سسکاٹون میں اب جماعت ایک ہزار سے اوپر ہے اور ریجائنا میں تین سو سے کچھ زائد ہیں اور اسی طرح لائیڈ منسٹر اور بعض چھوٹے قصبوں میں جماعتیں قائم ہیں۔ تو اگر لوگوں کے پاس ملازمتوں کے مواقع ہوں گے تو وہ ضرور آئیں گے۔ اور ہمیں تو اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر جگہ احمدی ہوں تا کہ وہاں کے باشندے اسلام پر صحیح طریق پر عمل ہوتا دیکھ سکیں۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ آئندہ سال یا آئندہ پانچ سالوں میں لائیڈ منسٹر اور مغربی کینیڈا میں اپنی جماعت کا کیا مستقبل دیکھتے ہیں؟** اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ اگر ہم حقیقی مسلمان ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں تو ہماری جماعت میں نہ صرف مہاجرین کے ذریعہ اضافہ ہوگا بلکہ یہاں کے مقامی لوگ بھی اس پیغام کو قبول کرنے والے ہوں گے۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے اور اسلام کی صحیح تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانا ہے اور جب لوگوں کو یہ اچھا پیغام ملتا ہے تو ان میں سے بعض قبول بھی کر لیتے ہیں۔ جو مذہب کی طرف رجحان رکھتے ہیں وہ ان سچی تعلیمات کو قبول کر لیتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر پانچ دس سال نہیں مگر آخر کار کینیڈین لوگوں کی ایک بڑی تعداد اسلام کا سچا پیغام قبول کر لے گی جو کہ محبت، امن اور آشتی کا پیغام ہے۔ کیا آپ کو یہ پیغام پسند نہیں؟ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ مجھے بھی یہ پیغام پسند ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ کو یہ پیغام پسند ہے تو پھر آپ قبول کیوں نہیں کر لیتے؟

☆ **ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ لائیڈ منسٹر کے رہنے والوں سے کچھ کہنا چاہیں گے؟** اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** لائیڈ منسٹر ایک چھوٹا قصبہ ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہاں کی آبادی تیس ہزار ہے اور اکثر لوگ ایک دوسرے سے واقف ہیں یا وہ جانتے ہیں کہ ان کے پڑوس میں کیا ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جس شخص نے یہ قصبہ آباد کیا تھا اس نے کہا تھا کہ سوائے سفید فام لوگوں کے اور کسی قوم کے لوگ یہاں نہیں آئیں گے۔ مگر اب یہاں مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی آباد ہیں۔ تو ہم سب کو مل کر پُر امن طریق سے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے تا کہ یہ قصبہ ایک مثالی جگہ بن جائے جس کی پیروی کرتے ہوئے باقی لوگ بھی امن و امان سے رہ سکیں۔ ایک بڑے شہر کا ماحول تبدیل کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن ایک چھوٹے علاقہ میں یہ ممکن ہے۔ مگر اس کا دارومدار یہاں کے لوگوں پر ہے۔ اور یہ چھوٹے علاقہ کے باسیوں کی صفت ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا خیال رکھتے

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
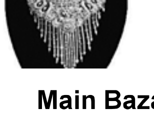
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
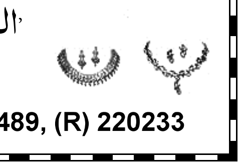
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

ہیں۔ اگر میں کبھی بھی کینیڈا میں منتقل ہوا تو کسی چھوٹے علاقہ میں رہنا پسند کروں گا۔ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ لائیڈ منسٹر میں رہنا پسند کریں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ قبول کر لیں تو لائیڈ منسٹر میں بھی قیام کر سکتا ہوں۔

یہ پریس کانفرنس دو بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق لائیڈ منسٹر اور ایڈ منٹن کی مجالس عاملہ، جماعتی عہدیداران اور ڈیوٹی دینے والے کارکنان نے درج ذیل دس گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

(1) مجلس عاملہ لائیڈ منسٹر (2) مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لائیڈ منسٹر (3) مجلس عاملہ انصار اللہ لائیڈ منسٹر (4) مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ایڈ منٹن ایسٹ (5) مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ایڈ منٹن ویسٹ (6) قافلہ ڈرائیورز سیکشن (7) حفاظت خاص ٹیم Prairie سیکشن (8) مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ Prairie ریجن (9) نیشنل پبلک رِلیشن ٹیم (10) بیت الامان مسجد کی تعمیر میں کام کرنے والے رضا کار

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الامان تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع ہو گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں روانگی سے قبل اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے مرزا اختر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ موصوف نے لائیڈ منسٹر کے دورہ کے دوران اپنا گھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش کے لئے پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے استعمال کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ ہوٹل Meridian Inn تشریف لے آئے۔ آج پروگرام کے مطابق لائیڈ منسٹر سے واپس سسکاٹون کیلئے روانگی تھی۔ پروگرام کے مطابق تین بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ سے باہر تشریف لے آئے۔ حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ کی سسکاٹون کیلئے روانگی ہوئی۔ مقامی پولیس نے لائیڈ منسٹر شہر کی حدود سے باہر تک قافلہ کو Escort کیا۔ اس کے بعد موٹر وے پر سفر شروع ہوا۔ لائیڈ منسٹر سے سسکاٹون کا فاصلہ 295 کلومیٹر ہے۔ قریباً سوا تین گھنٹے کے سفر کے بعد جب قافلہ سسکاٹون شہر کی حدود میں داخل ہوا تو سسکاٹون شہر کی مقامی پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Marriott تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اپارٹمنٹ تشریف لے گئے۔ بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Prairie Land سنٹر میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تأثرات

مسجد بیت الامان کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا گہرا اثر ہوا۔ بہت سارے مہمان تأثرات اور جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان میں سے چند مہمانوں کے تأثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

☆ تقریب میں شامل مہمان **جان گورملی (John Gormley) صاحب جو ریڈیو پر ایک پروگرام کے میزبان ہیں** اور انہوں نے تقریب کے آغاز میں ایڈریس بھی کیا، انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے مسجد کے کردار کے حوالہ سے بہت سے اہم نکات پیش کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسجد صرف عبادات ہی کیلئے نہیں بلکہ کمیونٹی کے جمع ہونے کی بھی جگہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ اس حوالہ سے بہت کام کر رہی ہے۔ جب بھی کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہوتا ہے تو جماعت احمدیہ ہی سب سے پہلے آپس کے تعلقات بڑھانے اور مختلف مذاہب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ موصوف نے کہا: مجھے خلیفۃ المسیح کا انٹرویو لینے کا بھی موقع ملا۔ میں خلیفۃ المسیح کے علم اور بصیرت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفۃ المسیح نہ صرف بڑے شہروں کے مسائل سے واقف ہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے قصبوں کے مسائل سے بھی بخوبی آگاہ ہیں۔ موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کی قیامِ امن اور یکجہتی کے لئے کی جانے والی کوششوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے لوگ پوری طرح معاشرے کا حصہ ہیں اور جہاں کہیں بھی آباد ہیں وہاں بھرپور طور پر لوگوں میں گھل مل گئے ہیں۔ جہاں بھی جماعت کے لوگ ہیں وہ وہاں کی کمیونٹی کو مضبوط کرنے کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔

☆ **ڈاکٹر مائیکل ڈائیچک صاحب لائیڈ منسٹر کی ایجوکیشنل کمیونٹی** کیلئے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کا یہ میرا پہلا موقع تھا۔ اس سے قبل میں نے CBC پر ان کا انٹرویو دیکھا تھا۔ مجھے یہاں آ کر بے انتہا خوشی ہوئی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اس میں رحم، نرمی اور عاجزی ہی نظر آئی ہے۔ انہوں نے ہمیں دعوت دی کہ ہم جماعت احمدیہ کو قریب سے دیکھیں اور جانیں کہ وہ کس طرح معاشرہ کا حصہ ہیں۔ میں نے خود بھی کئی احمدی احباب کے ساتھ مل کر کام کیا ہے اور آج مجھے وہی جھلک یہاں نظر آئی ہے۔ اگر آپ مغربی کینیڈا کی کمیونٹی کو دیکھیں تو جو کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے یہ نہایت اہم کام ہے۔ اور مغربی کینیڈا کے بارہ میں اکثر لوگوں کا تاثر یہ ہے کہ ہم زیادہ تنگ نظر ہیں۔ لیکن یہاں پر اچھے لوگ بھی ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں موجود ہونا بھی ظاہر کرتا ہے کہ ساری دنیا ایک ہی کمیونٹی ہے۔ موصوف نے کہا: میرے خیال میں یہاں آج تک کوئی اس بلند پائے کا مذہبی رہنما نہیں آیا اور ہمارے شہر کو اس بات کی قدر کرنے کی ضرورت ہے کہ خلیفہ جن چیزوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں ہم ان پر عمل کریں اور ہر طرح سے لوگوں کو یہاں خوش آمدید کہیں۔

☆ اس تقریب میں شامل **ایک مہمان ڈیرل رائٹ صاحب** نے حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں ہماری کمیونٹی میں ایسی آواز کا ہونا ضروری ہے اور یہ لائیڈ منسٹر کا اعزاز ہے کہ اسے اتنی عظیم شخصیت کی میزبانی کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میرے لئے اور یہاں پر موجود دوسروں کے لئے اسلامی تعلیمات کے متعلق جاننے کا یہ بہترین موقع تھا۔ مغربی ممالک میں اور مغربی کینیڈا میں اسلام کے بارہ میں بعض منفی تصورات پائے جاتے ہیں اور خلیفۃ المسیح نے اسی موضوع پر روشنی ڈالی ہے۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام تمام کینیڈین لوگوں کے لئے ہے کہ مذہب کے بارہ میں انسان کو روشن خیال ہونا چاہئے اور ان کو سمجھنا چاہئے کہ لوگوں میں مختلف مزاج ہوتے ہیں اور مذہبی تنظیموں کا اپنا مفاد بھی ہو سکتا ہے اور مذہب اور مفاد دونوں بعض دفعہ مل جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ لوگ اس بارہ میں جانیں۔

☆ اس تقریب میں شامل **ایک مہمان شیرل کراس صاحب** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مسلمان کمیونٹی کیلئے یہ ایک عظیم دن ہے۔ انہوں نے بہت محنت سے تمام انتظامات کئے اور یہ پروگرام یہاں منعقد کیا۔ خلیفۃ المسیح کا بیان نہایت سادہ اور واضح الفاظ میں تھا جس کی وجہ سے ان کا پیغام بآسانی سمجھ میں آجانے والا تھا۔

☆ **ایک مہمان رچرڈ براؤن صاحب** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ لائیڈ منسٹر کے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ خلیفۃ المسیح یہاں تشریف لائے۔ جو لوگ یہاں موجود تھے ان کو خلیفۃ المسیح کی موجودگی کی اہمیت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ لیکن جو لوگ یہاں نہیں آسکے ان کو شاید ابھی اندازہ نہیں ہوا کہ یہاں کتنا بڑا پروگرام منعقد ہوا۔ شاید کچھ دن بعد انہیں اندازہ ہو۔ میرے خیال میں اسلام کے متعلق جاننے کیلئے یہ ایک زبردست موقعہ تھا اور لائیڈ منسٹر کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ انہیں خلیفۃ المسیح کی میزبانی کرنے کا موقع ملا۔

☆ **ایک اور مہمان انتھونی ہنڈرسن صاحب** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح نے اس بات پر بہت زور ڈالا اور توجہ دلائی کہ مسلمان امن کا پرچار کرتے ہیں اور مساجد بھی یہی پیغام دیتی ہیں۔ مسجدیں سب کے لئے عبادت کا مرکز ہیں اور سب کے لئے کھلی ہیں۔ موجودہ حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب بار بار سننے کی ضرورت ہے تاکہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔ میں نے قرآن کا مطالعہ بھی کیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ عام طور پر مسلمان انتہا پسند نہیں ہیں۔

☆ **سابق منسٹر برائے امیگریشن اینڈ ڈیفنس جیسن کینی صاحب** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: لائیڈ منسٹر میں جماعت احمدیہ ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن بہت بڑھ چڑھ کر کام کرتی ہے اور اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اس وقت جو دنیا کے حالات ہیں اور انتہا پسندی کے بارہ میں غلط تصورات ہیں کہ اسلام انتہا پسندی کی اجازت دیتا ہے ایسی صورتحال میں جماعت احمدیہ ایک اکسیر کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ وہ اسلام ہے جو کینیڈا کی تہذیب کے عین مطابق ہے اور امن کا ضامن ہے۔ اور میرے خیال میں مسجد کا افتتاح اور خلیفۃ المسیح کا دورہ اس پورے علاقہ کے لئے علم میں اضافہ کا باعث ہوگا اور لوگوں کے سامنے اسلام کا خوبصورت چہرہ پیش کرے گا۔ موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بھی ظاہر تھا کہ جماعت کا اس ملک کی اقدار سے کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ جماعت ہر موڑ پر ہمارے ملک کی مدد کرتی ہے۔ احمدی محب وطن ہیں اور معاشرہ میں مثبت اثرات ڈالتے ہیں۔ موصوف نے کہا: آج کے خطاب میں خلیفۃ المسیح نے ان تمام منفی تصورات کا جواب دیا جو لوگوں کے دلوں میں اسلام اور مسجد کے بارہ میں آسکتے ہیں۔ مسجد کا افتتاح ایک نہایت مثبت قدم ہے اور ہماری مذہبی آزادی کی اقدار عین اس کے مطابق ہیں۔ موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں اور متعدد دفعہ لندن میں ان سے ملاقات کر چکا ہوں۔ آج کا دن لائیڈ منسٹر کے لئے عظیم دن ہے۔ جماعت بڑے شہروں میں تو پھیل رہی ہے اور وہاں کام کر رہی ہے لیکن جو افراد اور گھرانے یہاں آباد ہیں وہ بھی اس معاشرے میں اچھائی پھیلا رہے ہیں۔

☆ **ایک مہمان اینا گسٹاک صاحبہ** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے سنا تھا کہ اسلام امن پسند مذہب ہے لیکن جو کچھ خبروں میں نظر آتا ہے اور جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ تو بالکل اس کے برعکس ہے۔ مگر آج خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے بہت حوصلہ ہوا ہے۔ مجھے خلیفہ کی شخصیت میں امن ہی امن نظر آیا۔ انہوں نے بڑی وضاحت سے اپنے اور جماعت کے عقائد بیان کئے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اس پیغام کو فروغ دیں اور دنیا کو بتائیں کہ مسلمان کس طرح معاشرے اور دنیا کو بہتر بنا رہے ہیں۔ موصوفہ نے کہا: مجھے بے حد خوشی ہے کہ میں آج کے پروگرام میں شامل ہوئی اور مجھے خلیفہ کی یہ بات بھی بہت اچھی لگی جو لوگ آج یہاں پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں وہ نہایت دلیر اور نڈر ہیں یہ میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔

☆ **سسکاچوان کی Legislative اسمبلی کے ممبر کولین ینگ** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفۃ المسیح دنیا کو اور اس کے مسائل کو بخوبی سمجھتے ہیں اور لوگوں کی اچھائی کو دیکھتے ہیں کہ اگر ہم مل کر کام کریں گے تو سب کیلئے ایک بہتر دنیا بنا سکتے ہیں۔ میرے بہت سے دوست ہیں جن کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور انہوں نے یہاں کی کمیونٹی میں بہت سے اچھے کام کئے ہیں اور بہت سے کام رضاکارانہ طور پر انجام دیئے ہیں۔ موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح ایک نہایت عاجز اور نرم دل انسان ہیں میرے خیال میں خلیفۃ المسیح کے اس دورہ کا یہاں بہت اثر ہوگا۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں اس چھوٹے سے علاقہ میں آنا اور نئی مسجد کا افتتاح کرنا اور جماعت احمدیہ کے 50 سال ہونے پر ہمارے ساتھ شامل ہونا ہماری خوش نصیبی ہے۔

☆ **ایک مہمان رفات سعید صاحب** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی خاص طور پر کہ وہ چھوٹی جگہ تشریف لائے ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

اسکی وجہ سے ہمیں توجہ بھی ملی ہے اور ہمارے شہر میں نور بھی آیا ہے کمیونٹی میں بھی اور ایمان میں بھی۔ حضور سے اچھائی نکلتی محسوس ہورہی تھی۔ روحانیت اور مذہبی ہونے میں بہت بڑا فرق ہے۔ کبھی دونوں آپس میں نہیں ملتے لیکن حضور میں روحانیت اور مذہب دونوں یکساں نظر آئے۔

☆ **لائیڈ منسٹر کے نئے منتخب میئر جیرلڈ آلبرز** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ میں لائیڈ منسٹر کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ خلیفۃ المسیح سے ملنا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب امن اور امید کا تھا۔ اس خطاب نے سب کو یکجا کردیا۔ میرے خیال میں معاشرے میں مذہب ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسلئے خلیفۃ المسیح کا خطاب خاص اہمیت کا حامل ہے۔

میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لائیڈ منسٹر کے دورہ کے دوران ٹی وی و ریڈیو چینلز اور اخبارات نے مسجد بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے کوریج دی اور اس سارے علاقہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جن ٹی وی و ریڈیو چینلز اور اخبارات میں اس حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں ان کا اختصار کے ساتھ ذیل میں ذکر ہے۔

☆ **لائیڈ منسٹر کا سب سے اہم ٹیلی ویژن چینل** Newscap TV News نے ایک فوٹیج نشر کی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نماز پڑھاتے دکھایا گیا۔ اسی طرح جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لائیڈ منسٹر سے روانگی ہوئی اس کی ویڈیو بھی نشر ہوئی۔ اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسجد بیت الامان کے افتتاحی پروگرام میں خطاب کو اپنی main bulletin میں دکھایا۔ اس کے ذریعہ 17 ہزار لوگوں تک خبر پہنچی۔

☆ **لائیڈ منسٹر کے سب سے بڑے اخبار The** Meridian Booster نے بھی اپنی آن لائن اخبار اور باقاعدہ شائع ہونے والی اخبار میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لائیڈ منسٹر کے دورہ اور مسجد بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے خبریں شائع کیں۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد 15 ہزار سے زائد ہے۔

☆ **لائیڈ منسٹر کا سب سے اہم ریڈیو چینل The** Goat Radio نے بھی اس حوالہ سے ایک آرٹیکل شائع کیا جس کے ذریعہ پانچ ہزار لوگوں تک پیغام پہنچے گا۔

☆ Vermilion Alberta کے سب **سے بڑے اخبار The Vermilion Standard** نے بھی اس حوالہ سے آن لان اور پرنٹ اخبار میں خبر شائع کی۔ اس کے ذریعہ اڑھائی ہزار لوگوں تک پیغام پہنچا۔ **چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لائیڈ منسٹر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے باعث اس علاقہ کے 39 ہزار 5 صد سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔**

......☆......☆......☆......

7 نومبر 2016ء (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے Prairie Land سنٹر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Prairie Land سنٹر تشریف لائے جہاں فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں 62 خاندانوں کے 232 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Lloyd Minister اور Edmonton سے آئی تھیں۔ لائیڈ منسٹر سے آنے والی فیملیز 240 کلومیٹر اور ایڈمنٹن سے آنے والی فیملیز 560 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ایک Indigenous فیملی میاں بیوی بھی شامل تھے۔ ان کا تعلق کینیڈا کے قدیم قبائل سے ہے۔ ان کو کینیڈا کی First Nation اور Aboriginal بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ملاقات کرنے والی فیملی سسکاٹون سے 450 کلومیٹر دور کے علاقہ سے سفر کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے آئی تھی۔ Aboriginal's کے اس علاقہ میں چند سال قبل ایک مخلص احمدی دوست مکرم منیر صدیق صاحب ہائی سکول میں ٹیچر تھے۔ موصوف نے اپنے اعلیٰ اخلاق اور کردار اور محبت سے ان لوگوں کے دل جیتے۔ اس علاقہ میں ہر چھوٹا بڑا 'منیر صدیق صاحب' سے بہت پیار اور اخلاص کا اظہار کرتا جس کا مظاہرہ منیر صدیق صاحب کی اچانک وفات پر سامنے آیا۔ منیر صدیق صاحب حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے تھے۔ انکی وفات پر قریباً ساٹھ Indigenous افراد ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے 560 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے سسکاٹون آئے۔ پھر جب مرحوم کا جنازہ ٹورانٹو لایا گیا تو بھی ان کے چند نمائندے اڑھائی تین ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کرکے ٹورانٹو مرحوم کی بیوہ اور بچوں سے ملنے کے لئے آئے اور اپنی کمیونٹی کی جانب سے ایک رقم تالیف قلب کے طور پر مرحوم کی بیوہ کو پیش کی۔ بعدازاں انہوں نے اپنے مخصوص علاقہ میں بھی مرحوم کی وفات کے حوالہ سے ایک پروگرام بنایا جس میں جماعت کو بھی مدعو کیا۔ اس طرح مکرم منیر صدیق صاحب مرحوم کے اعلیٰ اخلاق، کردار اور محبت و پیار اور اسلامی اقدار کی وجہ سے ان قدیم باشندوں کے جماعت کے ساتھ بڑے مفید رابطے اور تعلقات قائم ہوئے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجکر پچاس منٹ پر Prairie Land سنٹر تشریف لے آئے۔ جہاں یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ علیحدہ علیحدہ نشستیں تھیں۔

یونیورسٹیز اور کالجز کی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست

سات بجے طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نشست شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو سکینہ وجاہت صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ نائلہ انور صاحبہ نے پیش کیا۔ اسکے بعد ''علم کی فرضیت'' کے حوالہ سے ثنا خان صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ ثانیہ ناصر صاحبہ نے پیش کیا۔

بعدازاں نتاشہ رحمٰن صاحبہ نے ''قرآن کریم کی رُو سے حضرت موسیٰ کے زمانے کا فرعون'' کے عنوان پر ایک پریزنٹیشن دی۔ موصوفہ نے بتایا کہ کینیڈا میں ہر سال ستمبر کے مہینہ میں سائنس کے علوم کی ترویج کیلئے مختلف تقریبات کی جاتی ہیں۔ اس سال جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچاس سالہ جوبلی کی وجہ سے جماعت نے بھی ''سائنس اور قرآن کریم'' پر نمائش منعقد کی۔ اس میں سے دو عناوین پیش خدمت ہیں۔

☆ **پہلا عنوان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون کے بارہ میں ہے۔** حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قوم کو فرعون کی ظالمانہ حکومت سے نجات دلانے کیلئے ہجرت کرنے کو کہا۔ جس کی مخالفت میں فرعون اور اس کے ساتھیوں نے آپ علیہ السلام کا تعاقب کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کو تو بچا لیا مگر فرعون کو غرق کردیا۔ تاریخ دان کہتے ہیں کہ یہ فرعون (Ramesses II) 1279 BC تا 1300 BC یا اس کا بیٹا Merneptah (چار سال کا دور تھا) ہو گا۔ ان دونوں کی mummies 1881 اور 1898 میں بالترتیب دریافت ہوئیں۔ ان دونوں کی mummies قاہرہ کے میوزیم میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پندرہ سوسال پہلے بتا دیا تھا کہ فرعون کا جسم محفوظ رہے گا۔ قرآن کریم کے علاوہ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ اس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ یونس کی آیت 93 میں آیا ہے۔ ''پس آج کے دن ہم تجھے تیرے بدن کے ساتھ نجات بخشیں گے تاکہ تُو اپنے بعد آنے والوں کے لئے ایک عبرت بن جائے۔''

1975 میں ایک فرانسیسی ڈاکٹر Maurice Bucaille نے ایک تحقیق کی اور ثابت کیا کہ Merneptah کی موت طبعی موت نہیں تھی بلکہ وہ ڈوب کر مرا تھا۔ اس وقت اس کو قرآن کریم کی اس پیشگوئی کا کوئی علم نہیں تھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں یہ پیشگوئی تھی تو اس نے عربی زبان سیکھی اور بعد میں وہ مسلمان ہوگیا۔ 1976ء میں اس ڈاکٹر نے ایک کتاب The Bible, The Quran and Science لکھی۔ جس میں اس نے ثابت کیا کہ قرآن اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے جبکہ بائبل میں تضاد پایا جاتا ہے۔

☆ **بعدازاں دوسری presentation نائلہ چوہدری صاحبہ نے قرآن کریم میں دو سمندروں کے ملائے جانے کی پیشگوئی کے بارے میں پیش کی۔** موصوفہ نے بتایا کہ قرآن کریم کی سورۃ الرحمن کی آیات 20، 21 میں اس پیشگوئی کا اس طرح ذکر ہے کہ ''وہ دو سمندروں کو ملا دے گا جو بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ملیں گے۔ (سرِ دست) اُن کے درمیان ایک روک ہے (جس سے) وہ تجاوز نہیں کرسکتے۔''

اس نئے دور میں بالکل ایسا ہی ہوا کہ دو سمندروں کو ملایا گیا۔ 1859 سے 1869 کے دوران سوئز کنال اور 1903 تا 1914 کے دوران پناما کنال کے بننے سے دنیا نے سمندروں کو ملتے دیکھا۔ اس طرح قرآن کریم کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان کی آیت 54 میں بھی فرماتا ہے کہ ''اور وہی ہے جو دو سمندروں کو ملا دے گا۔ یہ بہت میٹھا اور یہ سخت کھارا (اور) کڑوا ہے اور اُس نے ان دونوں کے درمیان ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے جو پاٹی نہیں جا سکتی۔'' جدید دور کی سائنس نے یہ دریافت کیا ہے کہ جہاں سمندر ملتے ہیں وہاں پر ایک روک اور جدائی پائی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں بیان شدہ حقیقت Mediterranean اور Atlantic کے جوڑ پر واضح طور پائی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآنی پیشگوئیاں بڑے واضح طور پر پوری ہوئی ہیں۔ پندرہ سو سال قبل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں انسان ایسی باتیں سوچ بھی نہیں سکتا تھا جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔

☆ **اس کے بعد سدرہ حق صاحبہ نے جو یونیورسٹی آف سسکاچوان میں دوسرے سال کی میڈیکل طالبہ ہیں دمہ (Asthma) پر تحقیق پیش کی۔** موصوفہ نے بتایا کہ دمہ ہمارے پھیپھڑوں پر اثر کرتا ہے۔ دمہ بچوں میں زیادہ ہوتا ہے جبکہ بڑوں میں بھی ہوجاتا ہے۔ 4 تا 11 سال کی عمر کے بچوں میں 16% فیصد بچوں کو دمہ ہوتا ہے جبکہ بڑوں میں 9% فیصد تک ہوتا ہے۔ کینیڈا میں تیس لاکھ لوگوں کو دمہ کی تکلیف ہوتی ہے اور ہر سال تقریباً اڑھائی سو افراد دمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ دمہ میں سانس کی دشواری، سینہ کی تنگی اور صبح یا شام کو زیادہ کھانسی ہوتی ہے۔ اکثر اوقات اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا مکمل علاج معلوم ہے۔ اگرچہ ہم علامات کو دیکھ کر پرہیز کے ذریعہ اس کو بڑھنے سے بچا سکتے ہیں۔ اس کا وقتی علاج Puffers یا Nebulizers سے کیا جاتا ہے یا بعض دفعہ لمبے عرصہ تک کے لئے دوائیاں دی جاتی ہیں۔

دمہ کا سدّ باب ایک اور طریقہ سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق جن ماؤں نے حمل کے دوران Fish Oil کھایا تھا ان کے بچوں میں دمہ کی بیماری 63% کم تھی۔ ایک تحقیق کے مطابق Fast Food، موٹاپا، زیادہ نمکین کھانے اور ہر روز 5 گھنٹہ ٹی وی دیکھنے کی وجہ سے دمہ کی شکایت ہونے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ جبکہ زیادہ پھل اور سبزیاں، وٹامن ای اور سی، اومیگا 3، فیٹی ایسڈ، میگنیزیم اور antioxidant کھانے کی وجہ سے دمہ میں بہت حد تک کمی واقع ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ گھر کی صفائی، پالتو جانور کو گھروں میں نہ رکھنے اور سگریٹ نوشی سے پرہیز دمہ ہونے سے بچاتا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ پریشانی سے بچنے، ذہنی سکون، یوگا کرنے سے دمہ کی تکلیف سے بچا جا سکتا ہے۔ اسی طرح نماز کی وجہ سے بھی دمہ کی تکلیف سے بچا جاسکتا ہے۔

مجلس سوال وجواب

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حال ہی میں کینیڈا میں physician assisted suicide کا قانون پاس ہوا ہے۔ ایک مسلمان کو اسلامی تعلیم کے مطابق کیا کرنا چاہئے؟

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اس سے مراد mercy killing ہے تو پھر یہ خودکشی تو نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر مارتا ہے۔ یہ یورپ اور بعض دوسرے ملکوں میں ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص لمبی بیماری میں ہے اور سخت تکلیف کاٹ رہا ہے اور اسے کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے تو مریض کہتا ہے کہ مجھے مار دو۔ تو ڈاکٹر رحم کے نام پر اسے مار دیتے ہیں۔ لیکن اسلام میں اس کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی زندگی دی ہے اور جب تک سانس ہے تو زندہ رہنا چاہئے۔ لیکن بلا وجہ زندگی کو لمبا کرنا بھی درست نہیں ہے۔ اگر کوئی قومہ میں ہے تو بعض اوقات ڈاکٹرز Ventilator لگا کر اس کی زندگی کو لمبا کرتے ہیں۔ یہ زندگی تو ہے مگر کوالٹی آف لائف نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہہ دیتا ہوں کہ 48 گھنٹہ تک Ventilator لگا کر دیکھ لو۔ اُسکے بعد اللہ کی مرضی ہے۔ لیکن از خود انجیکشن دے کر یا کسی اور طریق سے مارنا غیر انسانی (Inhumane) ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں بوڑھوں کو گھروں میں نہیں رکھتے اور تنگ آ کر اولڈ ہاؤس میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جب ان کے بچے انہیں چڑ کر جواب دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اچھا پھر ہمیں مار دو۔ اور کیا ہو سکتا ہے؟ ماں باپ کی خدمت کرنا ہماری روایت ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرنے کا اگلے جہان میں ثواب ملے گا۔

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک طالبہ سے دریافت فرمایا کہ وہ کس یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں اور کیا ان کی یونیورسٹی کا شمار کینیڈا کی پہلی دس یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے؟ نیز سسکاچوان میں کل کتنی یونیورسٹیز ہیں؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ وہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں پڑھ رہی ہیں جو ریٹنگ میں آخری نمبر پر آتی ہے۔ پہلی دس یونیورسٹیز زیادہ تر انٹاریو میں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر یونیورسٹی آف سسکاچوان پہلی دس بہترین یونیورسٹیوں میں نہیں آتی تو اس یونیورسٹی کے ڈگری ہولڈرز کو جماعت کا میڈل نہیں ملنا چاہئے۔ ہم تو صرف پہلی دس یونیورسٹیوں کو ہی دیتے ہیں۔

☆ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبہ نے بتایا کہ سسکاچوان صوبہ میں دو یونیورسٹیز ہیں۔ ایک یونیورسٹی آف ریجائنا اور دوسری یونیورسٹی آف سسکاچوان جو کہ سسکاٹون میں ہے۔ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں تقریباً سارے ڈیپارٹمنٹ ہیں مگر جرنلزم، آرکیٹیکچر اور سوشل ورک یونیورسٹی آف ریجائنا سے ہوتا ہے۔

☆ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں پچیس ہزار کے قریب طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نیز اس یونیورسٹی سے ملحق کئی کالجز بھی ہیں جو چھوٹے شہروں میں ہیں اور بیچلر کی ڈگری دیتے ہیں۔

☆ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک اور طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف ریجائنا میں دس ہزار طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسکے ایک دو کالجز بھی ہیں لیکن خاص شعبے یونیورسٹی کے مین کیمپس میں ہیں اور زیادہ تر پروفیشنل پروگرامز بھی مین کیمپس میں ہوتے ہیں۔

☆ ایک طالبہ نے عرض کیا کہ وہ سوشل ورک میں بیچلر کر رہی ہیں۔ کیا انہیں اس شعبہ میں ماسٹر کرنا چاہئے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وقت ہے تو کر لیں۔ لیکن اگر اچھا رشتہ ہو جائے تو شادی کر لیں۔ جب اچھا رشتہ نہیں آتا تو اس وقت تک پڑھائی کر لیں لیکن جب رشتہ آ جائے تو شادی کر لیں۔

☆ اس کے بعد لجنہ کی ایک ممبر نے عرض کیا کہ وہ Early Childhood Education میں ڈپلومہ کر رہی ہیں اور ان کی تین بیٹیاں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑی اچھی بات ہے کہ ماں بیٹی اکٹھی ہی یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں۔

☆ حضور انور کے استفسار پر ایک طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن موجود ہے۔ یہاں 35 لڑکیاں ہیں جبکہ یونیورسٹی آف ریجائنا میں نہیں ہے کیونکہ وہاں صرف تین احمدی طلباء ہیں۔ نیز احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی پریذیڈنٹ نے بتایا کہ وہ یونیورسٹی میں سیمینارز بھی کرتی ہیں اور نمائشیں وغیرہ بھی لگاتی ہیں۔

☆ حضور انور کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں Behind the Veil کے موضوع پر سیمینار کیا گیا تھا جس میں ہم نے اسلام میں عورتوں کے حقوق پر بات کی تھی اور وہ بہت کامیاب ہوا تھا۔

☆ بعد ازاں ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ویسٹرن سوسائٹی میں لوگوں کے ذہنوں میں یہ ہے کہ cousin marriage نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس سے بچوں میں genetically مسائل ہو جاتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جو ریسرچ کرتے ہیں وہ صرف مسلمانوں پر ہی کرتے ہیں۔ کیا ان کے ہاں genetics کے مسائل نہیں ہوتے۔ یہ مسائل تو کئی نسلوں میں چل رہے ہوتے ہیں۔ کہیں بھی آ کر کسی کو بھی مسئلہ ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے جائز کہا ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے ظلم کیا ہو۔ ہمارے خاندان میں تو چار نسلوں سے cousin marriages ہو رہی ہیں مگر ابھی تک تو اللہ کا فضل ہی ہے۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اکثر جب زندگی میں مشکلات ہوتی ہیں تو دعا میں درد، جوش اور جنون ہوتا ہے۔ مگر جب آسانی آتی ہے تو خدا کا شکر تو پیدا ہوتا ہے لیکن دعا میں وہ درد جوش اور جنون نہیں رہتا۔ اس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا کا صحیح شکر بھی نہیں ہوتا۔ اگر صحیح شکر ہو تو یہی درد پیدا ہو جاتا ہے۔ لوگ جب کسی قریبی یا پیارے سے ملتے ہیں تو نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پیار زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی صحیح شکر گزاری ہو تو اس میں جوش پیدا ہو جانا چاہئے۔ حالات ایک جیسے تو نہیں رہتے۔ اس لئے اچھے حالات میں بھی اللہ کو یاد رکھنا چاہئے۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ موسم کو تبدیلیوں سے بچانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم ماحول کی حفاظت کی طرف توجہ دیں۔ لیکن جماعتی پروگراموں میں Recycling نہیں ہوتی اور Styrofoam کا بہت استعمال ہوتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر گورنمنٹ نے تحریک چلائی ہوئی ہے کہ کلائمیٹ فرنڈلی ہونا چاہئے تو گورنمنٹ اُن فیکٹریز کو کیوں نہیں بَین کر دیتی۔ لیکن سٹائروفوم کا استعمال تو ویسے بھی غلط ہے۔ یہ زہریلی ہوتی ہے اس لئے اس کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

☆ اس پر لجنہ نے عرض کیا کہ ماحول کی حفاظت کے لئے کیا جماعت کو بھی کچھ کرنا چاہئے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے آپ اپنی لجنہ کو توجہ دلائیں۔ ان سے برتن دھلوائیں۔ خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنے اجتماع کیلئے سارے پلاسٹک کے برتن پاکستان سے ایک احمدی کی فیکٹری سے منگوائے تھے جو وہ استعمال کر رہے ہیں۔ یہ پلیٹیں ایک دو مرتبہ دھو کر ایک سال کیلئے استعمال ہو جاتی ہیں اور بعد میں اسے Recycle کر دیتے ہیں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آج کل مریخ پر جانے کی ریسرچ ہو رہی ہے کہ لوگوں کو مریخ پر جانا چاہئے۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ کیا یہ انسانیت کی خدمت ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر انسان وہاں جا کر زندہ رہ سکتا ہے اور نارمل زندگی گزار سکتا ہے تو بے شک چلا جائے۔ کئی Planet ایسے ہیں جہاں آبادیاں ہیں۔ تو اگر انسان وہاں جا کر رہ سکتا ہے تو رہ لے۔ لیکن ابھی کون سا دنیا ختم ہو گئی ہے۔ ابھی تو رہنے کے لئے کینیڈا کا بھی ایک بہت بڑا حصہ پڑا ہوا ہے اس لئے مریخ پر جا کر رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

☆ ایک طالبہ نے عرض کیا کہ کیا آپ سسکاٹون کی مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد کے افتتاح کے لئے تو نہیں آ سکتا۔ مسجد کا افتتاح ہو جائے گا۔ دو مہینہ بعد دوبارہ آنا تو ممکن نہیں ہے۔ پھر کبھی اللہ نے موقع دیا تو آ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کینیڈا کی تاریخ میں یورپین لوگوں کی طرف سے Indigenous لوگوں پر بہت ظلم ہوا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی ثقافت اور مذہبی عقائد کو کھو دیا اور یہ لوگ نشہ وغیرہ میں پڑ گئے اور پھر ان کی طرف سے تشدد میں بھی اضافہ ہو گیا۔ سسکاچوان میں ان لوگوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔ ہم انہیں خدا اور اسلام کی طرف کس طرح بلا سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم ان کو اسلام کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ آج صبح ہی مجھے ایک فیملی ملنے آئی تھی۔ ان کی اپنی روایات اور مذہب بھی ہے۔ ان لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اسلام کیا کہتا ہے۔ اسلام تو ناانصافی نہیں کرتا۔ اس فیملی کا Head قرآن کریم پڑھ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں قرآن کریم کے بہت قریب آ گیا ہوں۔ کہتا ہے کہ عیسائیت نے ہم پر بڑے ظلم کئے ہیں۔ تو اگر آپ اسلام کی صحیح تعلیم بتائیں تو لوگ سمجھیں گے۔ ویسے تو جمہوریت اور انصاف کے بڑے نعرے مارے جاتے ہیں لیکن indigenous کے ساتھ بھی بعض جگہ پر discrimination ہوتی ہے۔ تو ان کے علاقوں میں جا کر اسلام کی تبلیغ کرنی چاہئے۔ افریقہ کے بارہ میں سمجھا جاتا ہے کہ وہاں تو سب افریقن ہیں اس لئے ایک دوسرے کو کچھ نہیں کہتے ہوں گے۔ لیکن وہاں بھی بعض جگہ پر discrimination ہوتی ہے۔ وہاں قبائلی نظام چلتا ہے اور Pygmy جو کہ چھوٹے قد کے لوگ ہوتے ہیں ان کو بڑی نفرت سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ لوگ مذہب کو نہیں مانتے اس لئے وہاں عیسائی بھی نہیں گئے۔ اب ہم نے وہاں جا کر تبلیغ شروع کی ہے اور ان کو پتہ لگنا شروع ہوا ہے اور ان میں سے کئی لوگ، سینکڑوں بلکہ ہزاروں احمدیت قبول کرنا شروع ہو گئے ہیں۔ بلکہ قرآن بھی پڑھ رہے ہیں۔ اسلام بھی سیکھ رہے ہیں۔ تو اگر صحیح طرح اسلامی تعلیم بتائی جائے اور ان کے ساتھ انصاف اور برابری کا سلوک کیا جائے تو وہ مان لیتے ہیں۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ 1947ء میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نے اقوامِ متحدہ میں فلسطین اور اسرائیل کی دو سٹیٹس کا ایک حل بتایا تھا جو ردّ کر دیا گیا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس مسئلہ کا کوئی ممکنہ حل ہے؟ مسلمان اس حوالہ سے کیا کر سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا کوئی حل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ انصاف نہیں کر رہے۔ پہلے ایک حد بناتے ہیں اور اس کے بعد ہر چھ مہینہ یا سال بعد اُن کو ابال چڑھتا ہے اور کچھ نہ کچھ بڑھاتے چلے جا رہے ہیں اور فلسطین پر آہستہ آہستہ قبضہ ہوتا جا رہا ہے۔ ظلم تو نہیں رُک رہا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسرائیلیوں کو یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ آباد کرے گا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم ظلم سے نہیں باز آؤ گے تو پھر تمہارے ہاتھ سے یہ ملک نکل جائے گا۔ دوسری طرف مسلمانوں کو یہ کہا ہے کہ تم ہتھیاروں سے اور بندوقوں سے نہیں جیت سکتے۔ اپنی اصلاح کرو۔ صحیح مسلمان بنو اور دعاؤں سے اور اپنے عمل سے ثابت کرو کہ تم حقیقی مسلمان ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ ملک واپس کر دے گا۔ اس لئے اگر کسی وقت اس مسئلہ کے حل کا کوئی امکان ہے تو صرف ان مسلمانوں کے ذریعہ سے جو صحیح رستے پر چلنے والے ہوں گے۔ اگر احمدی چلتے رہیں گے تو ہو سکتا ہے کسی زمانہ میں احمدیت کے ذریعہ سے یہ ملک دوبارہ واپس مل جائے۔ لیکن اس وقت جو حالات ہیں ان میں تو مسلمان خود ظالم بنے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں تو انہیں یہ ملک واپس نہیں ملے گا اور نہ ہی یہ تلوار کے زور سے ملنا ہے۔ پہلے بھی اسرائیل دو دفعہ تباہ ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہی بادشاہوں کے ذریعہ حملے کروا کر اسے تباہ کروایا ہے۔ اور اب جو ہونا ہے وہ ہتھیاروں سے نہیں ہونا وہ دعاؤں سے ہونا ہے۔ طالبات کی حضور انور کے ساتھ یہ نشست سات بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ (......باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15؍فروری 2017 بروز بدھ نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم سمیع اللہ ناصر صاحب

(ابن مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم. یوکے)

12؍فروری 2017ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب (سابق افسر جلسہ سالانہ یوکے) کے بیٹے تھے۔ آپ 1951 میں لندن آئے۔ آئرلینڈ کی Galway جماعت کے ابتدائی ممبر بھی رہے۔ آپ نے یوکے میں بروک ووڈ قبرستان حاصل کرنے میں بڑی مدد کی۔ نیز شعبہ رشتہ ناطہ سے بھی وابستہ رہے۔ آپ نے اپنے دادا اور اپنے والد کی سیرت پر دو کتابیں بھی تصنیف کیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری فضل الٰہی عارف صاحب

(ریٹائرڈ مربی سلسلہ، ربوہ)

2؍فروری 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت چوہدری خیر الدین صاحب اور دادی حضرت سلطان بی بی صاحبہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ کا خاندان گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد میں آباد ہوا۔ آپ نے جامعہ سے شاہد کا امتحان 1970ء میں پاس کیا۔ 1975ء میں آپ کا سارا خاندان ربوہ منتقل ہوگیا۔ آپ گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سانگھڑ کے علاوہ سیرالیون میں بطور مربی سلسلہ خدمت بجالاتے رہے۔ سیرالیون سے واپسی پر ربوہ میں نظارت اصلاح وارشاد، نظارت امور عامہ اور رشتہ ناطہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بہت دعاگو، شریف النفس، کم گو اور دھیمے مزاج کے مالک تھے۔ غرباء کا خاص خیال رکھتے تھے۔ چندہ جات اور مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم داؤد ساؤ صاحب (لوکل مبلغ، گنی بساؤ، گیمبیا)

20؍جنوری 2017ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ گنی بساؤ کے مبلغین کے پہلے batch میں سے تھے جن کو جامعۃ المبشرین گھانا میں ٹریننگ کے لئے بھجوایا گیا۔ صوم وصلوۃ کے پابند، بہت ملنسار، خوش اخلاق، نیک اور مخلص انسان تھے۔ اپنے کام کی ماہانہ رپورٹ بڑی باقاعدگی سے سب سے پہلے دیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویاں اور چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ طاہرہ اقبال صاحبہ

(اہلیہ مکرم مظفر احمد اقبال صاحب، قادیان)

18؍جنوری 2017 کو حرکت قلب بند ہونے سے 57 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت قاضی زین العابدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پڑپوتی اور مکرم چوہدری صدیق احمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپ حلقہ دارالسلام قادیان میں لجنہ کی سیکرٹری تجنید کی حیثیت سے خدمت بجالاتی رہیں۔ ہر دینی مجلس میں سب سے پہلے حاضر ہوتی تھیں۔ بچوں کی بھی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کی۔ نماز کی پابند اور اچھے اخلاق کی مالک، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرم عبدالشکور بھٹی صاحب

(ابن مکرم عبدالرحمٰن بھٹی صاحب، جرمنی)

31؍جنوری 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، بہت شفیق، ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ رکھتے تھے۔ جرمن لوگ بھی آپ کے کردار سے بہت متاثر تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب سے مل کر آپ نے کئی تبلیغی نشستوں کا اہتمام کیا۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کرتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ آپ کو کئی بیماریاں لاحق تھیں مگر آپ نے بڑے صبر اور حوصلہ سے ان کا مقابلہ کیا اور کبھی شکوہ نہیں کرتے تھے۔ اکثر یہ شعر آپ کی زبان پر جاری رہتا تھا کہ ''ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو۔ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو''۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے سمدھی تھے۔

(5) مکرم الحاج محمود احمد عودہ صاحب (آف کبابیر)

25؍دسمبر 2016ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ ماضی میں صدر جماعت کبابیر رہ چکے ہیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ تبلیغی سفروں کا اہتمام کرتے تھے۔ آپ کو اولاد کی طرف سے شدید ابتلاء آئے مگر بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ انہیں برداشت کیا اور ہمیشہ خلافت کے ساتھ محبت ووفا کا تعلق رکھا۔ تین سال قبل بیماری کے باوجود جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت اختیار کی اور حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ 1981ء میں قادیان کا سفر بھی کیا۔ مرحوم موصی تھے۔

(6) مکرم ملک منور احمد صاحب (اسلام آباد، پاکستان)

31؍اگست 2016ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو 8 سال سے زائد عرصہ بطور معتمد و قائد ضلع سرگودھا خدمت کی توفیق ملی۔ ربوہ میں ہونے والے سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ میں ضلع سرگودھا کی طرف سے شامل ہوکر اوّل انعام حاصل کرتے رہے۔ 1974 کے پُرخطر حالات میں خلیفۂ وقت سے براہ راست راہنمائی حاصل کرتے ہوئے بڑی ہمت اور جوانمردی سے ضلع سرگودھا میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ محبت و وفا کا تعلق تھا۔ اسلام آباد میں دوران ملازمت 15 سال سے زائد عرصہ تک اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، دعاگو، ہمدرد، نہایت خوش مزاج اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(7) مکرم چوہدری محمد رشید صاحب (اسلام آباد، پاکستان)

17؍جنوری 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے عشق کا گہرا تعلق رکھتے تھے۔ اردو، عربی اور فارسی زبانوں پر دسترس رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے اور وصیت کا چندہ بڑی باقاعدگی اور اہتمام کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد بشیر چوہدری صاحب واقف زندگی ہیں اور آجکل گھانا کے ایک احمدیہ ہسپتال میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(8) مکرم محمد ریاض سیفی صاحب (آف جرمنی)

31؍جنوری 2017ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ حضرت میاں جان محمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے نواسے تھے۔ 1976ء میں جرمنی آئے اور پھر کچھ عرصہ کیلئے امریکہ چلے گئے لیکن بعد میں واپس جرمنی آگئے نیشنل سیکرٹری وقف جدید کے علاوہ آپ نے ایڈیشنل سیکرٹری مال اور قائد مال انصار اللہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ جرمنی کی دو جماعتوں Nuernberg اور Eschersheim میں بطور صدر جماعت بھی خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، ایک نیک اور ہردلعزیز انسان تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے علاوہ سلسلہ کے دیگر لٹریچر اور کتب کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرمہ سیدہ امۃ القیوم ظفر صاحبہ

(آف دارالشکر جنوبی، ربوہ)

10؍نومبر 2016ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ 1984ء تک جماعت معین الدین پور ضلع گجرات میں مقیم رہیں۔ ربوہ آنے پر دارالنصر وسطی میں بطور سیکرٹری ناصرات اور معاون سیکرٹری وقف نو خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور چندہ جات کی ادائیگی میں ہمیشہ پہل کیا کرتی تھیں۔

(10) مکرم مبارک احمد صاحب

(ابن مکرم عمر حیات صاحب، ربوہ)

28؍رمضان المبارک کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ تمام چندہ جات باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ 1978ء میں آپ شیخوپورہ سے ننکانہ شفٹ ہوئے اور وہاں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے، ہمدرد، مہمان نواز، بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔ 1984ء سے 1991ء تک ادارہ تعمیرات میں ملازمت کی۔ نو سال جرمنی میں رہے جہاں قیام کے دوران مختلف جماعتی خدمات بجالاتے رہے اور وہاں سے واپسی پر IAAAE کے ربوہ چیپٹر کے فعال ممبر رہے اور جماعت کے مختلف تعمیراتی پراجیکٹس میں خدمت بجالاتے رہے۔ 2008ء میں قادیان میں وقف عارضی کی توفیق پائی اور اس دوران مسجد اقصیٰ کی تعمیر وتوسیع کے کام میں بھی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔

(11) مکرمہ ناصرہ خانم صاحبہ (ربوہ)

اگست 2016ء میں 47 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، باقاعدگی سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے والی، دعاگو، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری ناصرات و ممبر اصلاحی کمیٹی خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ دلی وابستگی تھی۔ چندہ جات میں بہت باقاعدہ تھیں۔

(12) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (گجرات)

13؍ستمبر 2016ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعاگو، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عشق ووفا کا تعلق تھا۔ تقریباً 30 سال بطور سیکرٹری اور پھر بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت خلیق، ملنسار، غریبوں کے ہمدرد، لین دین کے کھرے اور سچے انسان تھے۔

(13) مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ (کراچی)

6؍ستمبر 2016ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعاگو، خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ چندوں کے لئے بہت فکر مند رہتی تھیں اور بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں۔

(14) مکرم رانا بشیر احمد صاحب نون (ملتان)

25؍جون 2016ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ وکالت کے پیشہ سے منسلک تھے اور اس سلسلہ میں احباب جماعت کی ہمیشہ ہرممکن مدد اور راہنمائی کیا کرتے تھے۔ آپ بہت سخی، صفائی پسند، صابروشاکر، مہمان نواز اور غریب پرور انسان تھے۔

(15) مکرم چوہدری بشیر احمد بھٹی صاحب (37 جنوبی، سرگودھا، حال مقیم دارالعلوم غربی صادق، ربوہ)

29؍اگست 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ انتہائی نیک سیرت، بہادر، نڈر اور شفیق انسان تھے۔ 1974ء کے حالات میں آپ نے بہت بہادری سے مخالفین کا مقابلہ کیا۔ ساری زندگی کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے آخر دم تک محبت اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ بچوں کی بہت احسن رنگ میں تربیت کی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مجید احمد بھٹی صاحب وانڈز ورتھ (یو.کے) جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(16) عزیزم منصور احمد (ابن منظور احمد صاحب، طالب علم جماعت پنجم، نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

6؍فروری 2017ء کو چند روز خناق کی بیماری میں مبتلا رہ کر بعمر 11 سال بقضائے الٰہی وفات پاگیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ 2012ء میں نصرت جہاں اکیڈمی میں داخل ہوا۔ عزیزم ایک ہونہار، لائق، خاموش طبع اور اطاعت گزار بچہ تھا۔ اساتذہ کے ساتھ نہایت ادب سے پیش آتا۔ ہر وقت دھیمی مسکراہٹ اس کے چہرے پر بکھری رہتی۔ صاف ستھرا اور اجلی لباس پہنتا اور دھیمے لہجے میں بات کیا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ حفظ کر رکھا تھا اور ہر سال مکمل قصیدہ سنا کر اسناد اور میڈل حاصل کرتا رہا۔ عزیزم ایک بہت خوش خط طالب علم بھی تھا اور ہوم ورک کرنے کے لحاظ سے بھی ایک مثالی بچہ تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ......☆......☆......

وصایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8148: میں انوارہ بیگم، زوجہ مکرم سرور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 45 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالاسلام، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ڈیڑھ تولہ 22 کیرٹ، زیور نقرئی: ڈیڑھ تولہ۔ حق مہر 13500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال   الامۃ: انوارہ بیگم   گواہ: محمد ندیم انور انسپکٹر انصار اللہ

مسل نمبر 8149: میں سرکیہ بیگم، زوجہ مکرم سکندر حسین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 38 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دار الفضل، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک تولہ 22 کیرٹ، زیور نقرئی: 4 بھری۔ حق مہر 16525 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال   الامۃ: سرکیہ بیگم   گواہ: فضل الحق خان مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 8150: میں شیخ لقمان ولد مکرم شیخ ضمیر صاحب، قوم احمدی مسلمان، عمر 46 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالسلام، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت ایک مکان کے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال   العبد: شیخ لقمان   گواہ: فضل الحق خان مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 8151: میں حکیم خان ولد مکرم قربان خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد، کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 125 گنٹھ، ایک مکان۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   العبد: حکیم خان   گواہ: ادریس خان

مسل نمبر 8152: میں فوزیہ رحمٰن، زوجہ مکرم داؤد محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 6 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 520 گرام، حق مہر: -/99,999 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   الامۃ: فوزیہ رحمٰن   گواہ: فضل الحق خان

خطبہ نکاح

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14/فروری 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا: خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عائشہ نور سلطان بنت مکرم انور سلطان صاحب کا ہے جو عزیزم اسد احمد تنویر ابن مکرم مبارک احمد تنویر صاحب امریکہ کے ساتھ پچاس ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ اسد تنویر مکرم شیخ روشن دین تنویر صاحب کے پوتے ہیں جو بڑا لمبا عرصہ ایڈیٹر الفضل رہے۔ یہ خود احمدی ہوئے تھے۔ بڑے علمی آدمی تھے۔ یاد ہے مجھے باقاعدہ انکا الفضل میں یہ ایڈیٹوریل بھی لکھا کرتے تھے اداریہ۔ شعر ان کے باقاعدہ آیا کرتے تھے۔ میرے خیال میں اس کے بعد الفضل میں اس طرح باقاعدگی سے کسی ایڈیٹر کے شعر اور اداریہ نہیں آیا اور دنیا چھوڑ کے یہ دین کیلئے آئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کا حق نبھایا۔ اللہ کرے کہ ان کی نسلوں میں بھی خادم دین پیدا ہوتے رہیں۔ اسی طرح عزیزہ عائشہ بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی چوہدری نور محمد صاحب کی پڑ پوتی ہیں۔ تو دونوں خاندان ایسے ہیں جو پیدائشی احمدی، دین سے تعلق رکھنے والے، دین کی خدمت کرنے والے ہیں۔ ظاہر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں انہوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا، مانا، ایمان لائے، تو اس زمانہ میں تو جو مقام تھا قبول کرنے والوں کا بہت اعلیٰ تھا اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے تھے جو کم علم والے بھی تھے وہ بھی آج کل کے بہت علم رکھنے والوں سے بہت آگے تھے۔

پس اس موقع پر ان قائم ہونے والے رشتوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دین ہمیشہ دنیا پر مقدم رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جو نصائح فرمائی ہیں ان کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عائلی زندگی، میاں بیوی کی زندگی، رشتوں کو نبھانے کے اصول و اسلوب جو ہیں بڑے احسن طریقہ سے پورے ہوں گے اور گزریں گے۔ تقویٰ ہمیشہ پیش نظر رہے، ایک دوسرے پر اعتماد ہونا ضروری ہے یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور اعتماد قائم ہوتا ہے سچائی سے۔ آج کل ہمارے ہاں رشتے ٹوٹنے کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور وہ صرف اسلئے کہ سچائی سے کام نہیں لیا جاتا اور سچائی سے کام نہ لینے کی وجہ سے اعتماد نہیں رہتا۔ پس یہ بنیادی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی کہ اگر رشتوں کو قائم رکھنا ہے تو ایک دوسرے پر اعتماد قائم کرو اور وہ سچائی سے قائم کرو۔ اور پھر یہ کہ شادی صرف شادی کی غرض سے نہ کرو بلکہ تقویٰ پیش نظر رہے اور یہ پیش نظر رہے کہ ہم نے اپنی زندگی کو بھی اس نہج پہ گزارنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں ہمیں بتایا ہے۔ اور آئندہ نسلوں کی بھی تربیت کرنی ہے۔ وہ اولاد اور نسل پیچھے چھوڑ کر جانی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے والی ہو، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والی ہو۔ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر جن مشکلات میں سے ہمارے بڑے گزرے ان کی قربانیوں کو ہم نے آئندہ زندہ رکھنا ہے۔ جو بیتتیں ہوئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بڑی تکالیف میں سے گزرے ہیں وہ لوگ بھی۔ اسی طرح جو بچے کے دادا ہیں، لڑکے کے، انہوں نے بھی احمدیت قبول کر کے قربانی دی۔ اور خدمت دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کیا اور پھر آخر دم تک نبھایا۔

اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے اپنے رشتہ کو احسن رنگ میں قائم کرنے والے بھی ہوں، اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو یاد رکھنے والے اور انکے عہدوں کو نبھانے والے بھی ہوں اور آئندہ نسل کی تربیت کرنے والے بھی ہوں۔ ان چند الفاظ کے بعد اب مَیں نکاح کا اعلان کروں گا۔ اسکے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتے مبارک کرے، اب دعا کر لیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3/مارچ 2017)

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association . USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
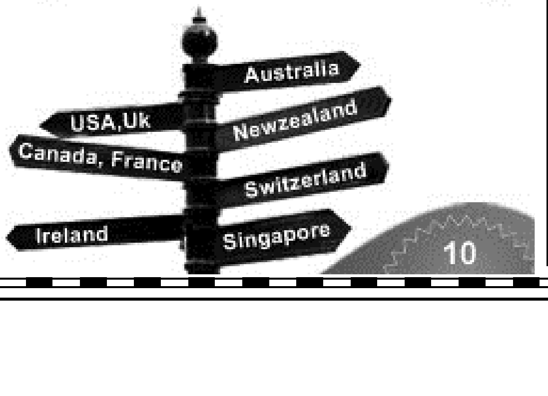

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 6 April 2017 Issue No. 14

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

مسجد صرف احمدیوں کی عبادتگاہ نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کیلئے امن کا مرکز ہے

❁ قرآن کریم مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ کشیدہ ترین حالات میں بھی بدلہ یا انتقام کی بجائے شرافت اور ہر ممکن اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کریں۔اس لئے یہ واضح ہو کہ حقیقی مساجد سے خائف ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کوئی نفرت یا انتقام لینے کی جگہ نہیں بلکہ مساجد تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے امن، ہم آہنگی اور اتحاد کی آماجگاہ کے طور پر تعمیر کی جاتی ہیں ❁ یقیناً جب بھی اور جہاں بھی احمدی مسلمان مساجد تعمیر کرتے ہیں ان کے دو ہی مقاصد ہوتے ہیں۔ایک تو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی دائیگی کی جائے اور دوسرا انسانیت کے حقوق کی ادائیگی کی جائے۔ ❁ جہاں کہیں بھی ہم نے مساجد تعمیر کی ہیں یا جماعتیں قائم کی ہیں وہاں ہم نے مقامی لوگوں کی تکالیف دُور کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کی ادائیگی کو بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ وابستہ کر رکھا ہے۔ ❁ مجھے کامل یقین ہے اور انشاء اللہ آپ لوگ خود دیکھیں گے کہ یہ مسجد صرف احمدیوں کی عبادتگاہ نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کیلئے امن کا مرکز ہے۔آپ خود اس بات کا مشاہدہ کریں گے کہ اس علاقہ میں رہنے والے احمدی مسلمان پہلے سے زیادہ اپنے ہمسایوں اور معاشرہ کی خدمت کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

مسجد بیت الامان (لائڈ منسٹر) کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

جماعت احمدیہ اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے

❁ میرے خیال میں یہاں آج تک کوئی اس بلند پائے کا مذہبی رہنما نہیں آیا اور ہمارے شہر کو اس بات کی قدر کرنے کی ضرورت ہے کہ خلیفہ جن چیزوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں ہم ان پر عمل کریں (ڈاکٹر مائیکل ڈائیچک) ❁ یہ لائیڈ منسٹر کا اعزاز ہے کہ اسے اتنی عظیم شخصیت کی میزبانی کرنے کا موقع مل رہا ہے۔میرے لئے اور یہاں پر موجود دوسروں کیلئے اسلامی تعلیمات کے متعلق جاننے کا یہ بہترین موقع تھا (ایک مہمان ڈیرل رائٹ) ❁ موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب بار بار سننے کی ضرورت ہے (ایک مہمان انتھونی ہنڈرسن) ❁ جماعت احمدیہ اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔یہ وہ اسلام ہے جو کینیڈا کی تہذیب کے عین مطابق ہے اور امن کا ضامن ہے۔احمدی محب وطن ہیں اور معاشرہ میں مثبت اثرات ڈالتے ہیں (سابق منسٹر برائے امیگریشن اینڈ ڈیفنس جیسن کینی) ❁ مجھے خلیفہ کی شخصیت میں امن ہی امن نظر آیا۔ انہوں نے بڑی وضاحت سے اپنے اور جماعت کے عقائد بیان کئے (ایک مہمان اینا گستاک)

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب سننے کے بعد مہمانان کرام کے تأثرات

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 5، 6 اور 7 نومبر 2016 کی مصروفیات

5 نومبر 2016ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد محمود میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ریجائنا سے روانگی اور لائیڈ منسٹر میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق ریجائنا سے لائیڈ منسٹر کے لئے روانگی تھی۔ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ سے ہوٹل کی لابی میں تشریف لے آئے جہاں ریجائنا جماعت کی عاملہ کے ممبران اور مختلف جماعتی عہدیداران اور کارکنان نے حضور انور کے ساتھ درج ذیل آٹھ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

(1) مجلس عاملہ جماعت ریجائنا (2) مجلس عاملہ انصار اللہ ریجائنا (3) مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ریجائنا (4) مجلس عاملہ Winnipeg جماعت (5) مجلس عاملہ انصار اللہ Winnipeg جماعت (6) مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ Winnipeg جماعت (7) مسجد محمود کے تعمیراتی پراجیکٹ کی مینیجمنٹ ٹیم (8) مسجد محمود کی تعمیر میں کام کرنے والے والنٹیئرز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت ریجائنا مرد و خواتین ہوٹل کے باہر جمع تھے۔گیارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور بعد ازاں اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ پولیس کے Escort میں لائیڈ منسٹر کے لئے روانہ ہوا۔پولیس شہر کی حدود سے باہر تک قافلہ کے ساتھ رہی۔ بعد ازاں موٹروے پر سفر شروع ہوا۔ریجائنا سے لائیڈ منسٹر کا فاصلہ 495 کلومیٹر ہے۔ پروگرام کے مطابق راستہ میں سسکاٹون شہر میں کچھ دیر کے لئے رک کر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔مقامی جماعت نے یہ انتظام ہوٹل Comfort Suites کے ایک حصہ میں کیا ہوا تھا۔قریباً 260 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد موٹروے پر سسکاٹون شہر کی پولیس موجود تھی جس نے قافلہ کو Escort کیا اور پولیس کا یہ اسکواڈ ہوٹل پہنچنے تک ساتھ رہا۔دو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ہوٹل کے ایک ہال میں نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی اور کھانے کے پروگرام کے بعد تین بجکر پینتیس منٹ پر یہاں سے آگے لائیڈ منسٹر کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے لائیڈ منسٹر کا فاصلہ 235 کلومیٹر ہے۔قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد جب قافلہ لائیڈ منسٹر شہر کی حدود میں داخل ہوا تو موٹروے پر شہر کی مقامی پولیس کی گاڑیاں قافلہ کو Escrot کرنے کے لئے موجود تھیں۔ یہاں سے پولیس نے قافلہ کو Escort کیا اور پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Meridian Inn تشریف آوری ہوئی۔ جہاں نائب امیر کینیڈا عبدالباری ملک صاحب، مقامی صدر جماعت مکرم انور منگلا صاحب اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

لائیڈ منسٹر شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس شہر کا نصف حصّہ صوبہ البرٹا میں ہے اور دوسرا نصف حصہ صوبہ سسکاچوان میں واقع ہے۔اس شہر کی آبادی 31 ہزار سے زائد ہے۔اس علاقہ میں بڑی کثرت سے تیل کے کنویں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سال 2005 میں اپنے دورہ کینیڈا کے دوران 20 جون کو ایڈمنٹن سے سسکاٹون جاتے ہوئے لائیڈ منسٹر بھی تشریف لے گئے تھے اور قریباً چار گھنٹے یہاں قیام فرمایا تھا۔ جماعت نے یہاں مسجد کی تعمیر کیلئے ایک عمارت خریدی۔ جولائی 2014 میں Land Title جماعت کے نام منتقل ہوا۔ مئی 2015ء میں تعمیراتی کام شروع کیا گیا۔ فروری 2016ء میں مسجد کی رینویشن مکمل کی گئی۔رینوویشن سے قبل جب دوسرے کنٹریکٹر سے تخمینہ لگوایا گیا تو چار لاکھ چالیس ہزار ڈالر تھا۔لیکن مسجد کی تعمیر میں رضا کاروں نے حصہ لیا۔جس کی وجہ سے دو لاکھ ڈالر سے زائد رقم بچائی گئی اور دو لاکھ 40 ہزار ڈالر میں رینوویشن کا کام مکمل کر لیا گیا۔لوکل جماعت کے رضا کاروں کے علاوہ سسکاٹون سے بھی کچھ خدام خدمت کیلئے آتے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام مسجد بیت الامان رکھا۔ آج اس مسجد کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے پولیس Escort میں مسجد بیت الامان کیلئے روانہ ہوئے۔ دس منٹ کے سفر کے بعد

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad